خزائن الرزق

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ.

بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، قوّت والا، قدرت والا ہے۔





امجد علی خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

هُوَ اللّٰهُ جل جلالہ وہ اللہ	اَلَّذِیْ لَآ اِلٰہَ جل جلالہ کہ نہیں کوئی معبود	اِلَّا هُوَ جل جلالہ مگر وہ	اَلرَّحْمٰنُ جل جلالہ بڑا مہربان	اَلرَّحِیْمُ جل جلالہ نہایت رحم والا	اَلْمَلِكُ جل جلالہ بادشاہ
اَلْقُدُّوْسُ جل جلالہ پاک	اَلسَّلَامُ جل جلالہ سلامت رکھنے والا	اَلْمُؤْمِنُ جل جلالہ امن دینے والا	اَلْمُهَيْمِنُ جل جلالہ نگہبان	اَلْعَزِیْزُ جل جلالہ غالب	اَلْجَبَّارُ جل جلالہ زبردست
اَلْمُتَكَبِّرُ جل جلالہ بڑائی والا	اَلْخَالِقُ جل جلالہ پیدا کرنے والا	اَلْبَارِئُ جل جلالہ عالم کا بنانے والا	اَلْمُصَوِّرُ جل جلالہ صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ جل جلالہ بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ جل جلالہ زبردست
اَلْوَهَّابُ جل جلالہ بہت دینے والا	اَلرَّزَّاقُ جل جلالہ رزق دینے والا	اَلْفَتَّاحُ جل جلالہ کھولنے والا	اَلْعَلِیْمُ جل جلالہ جاننے والا	اَلْقَابِضُ جل جلالہ بند کرنے والا	اَلْبَاسِطُ جل جلالہ کھولنے والا
اَلْخَافِضُ جل جلالہ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ جل جلالہ بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ جل جلالہ عزت دینے والا	اَلْمُذِلُّ جل جلالہ خوار کرنے والا	اَلسَّمِیْعُ جل جلالہ سننے والا	اَلْبَصِیْرُ جل جلالہ دیکھنے والا
اَلْحَكَمُ جل جلالہ حاکم	اَلْعَدْلُ جل جلالہ عدل کرنے والا	اَللَّطِیْفُ جل جلالہ باریک بین	اَلْخَبِیْرُ جل جلالہ خبردار	اَلْحَلِیْمُ جل جلالہ بردبار	اَلْعَظِیْمُ جل جلالہ بزرگ
اَلْغَفُوْرُ جل جلالہ بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ جل جلالہ شکر پسند	اَلْعَلِیُّ جل جلالہ بلند	اَلْكَبِیْرُ جل جلالہ بڑا	اَلْحَفِیْظُ جل جلالہ نگہبان	اَلْمُقِیْتُ جل جلالہ قوت دینے والا
اَلْحَسِیْبُ جل جلالہ کافی	اَلْجَلِیْلُ جل جلالہ بزرگ	اَلْكَرِیْمُ جل جلالہ سخی	اَلرَّقِیْبُ جل جلالہ نگہبان	اَلْمُجِیْبُ جل جلالہ قبول کرنے والا	اَلْوَاسِعُ جل جلالہ فراخی دینے والا

اَلْحَکِیْمُ جلّ جلالہٗ — حکمت والا
اَلْوَدُوْدُ جلّ جلالہٗ — دوست بڑا
اَلْمَجِیْدُ جلّ جلالہٗ — بزرگ
اَلْبَاعِثُ جلّ جلالہٗ — اٹھانے والا
اَلشَّھِیْدُ جلّ جلالہٗ — گواہ
اَلْحَقُّ جلّ جلالہٗ — سچا

اَلْوَکِیْلُ جلّ جلالہٗ — کارساز
اَلْقَوِیُّ جلّ جلالہٗ — طاقت والا
اَلْمَتِیْنُ جلّ جلالہٗ — مضبوط
اَلْوَلِیُّ جلّ جلالہٗ — دوست
اَلْحَمِیْدُ جلّ جلالہٗ — قابلِ تعریف
اَلْمُحْصِیُ جلّ جلالہٗ — گھیرنے والا

اَلْمُبْدِئُ جلّ جلالہٗ — پہلے پیدا کرنیوالا
اَلْمُعِیْدُ جلّ جلالہٗ — دوبارہ پیدا کرنیوالا
اَلْمُحْیِیْ جلّ جلالہٗ — زندہ کرنے والا
اَلْمُمِیْتُ جلّ جلالہٗ — مارنے والا
اَلْحَیُّ جلّ جلالہٗ — زندہ
اَلْقَیُّوْمُ جلّ جلالہٗ — ہمیشہ رہنے والا

اَلْوَاجِدُ جلّ جلالہٗ — پانے والا
اَلْمَاجِدُ جلّ جلالہٗ — بزرگی والا
اَلْوَاحِدُ جلّ جلالہٗ — ایک
اَلْاَحَدُ جلّ جلالہٗ — اکیلا
اَلصَّمَدُ جلّ جلالہٗ — بے نیاز
اَلْقَادِرُ جلّ جلالہٗ — قدرت والا

اَلْمُقْتَدِرُ جلّ جلالہٗ — صاحبِ قدرت کا
اَلْمُقَدِّمُ جلّ جلالہٗ — پہلا
اَلْمُؤَخِّرُ جلّ جلالہٗ — پچھلا
اَلْاَوَّلُ جلّ جلالہٗ — اوّل
اَلْاٰخِرُ جلّ جلالہٗ — آخر
اَلظَّاھِرُ جلّ جلالہٗ — آشکارا

اَلْبَاطِنُ جلّ جلالہٗ — پوشیدہ
اَلْوَالِیُ جلّ جلالہٗ — کارساز
اَلْمُتَعَالِیُ جلّ جلالہٗ — برتر
اَلْبَرُّ جلّ جلالہٗ — احسان کرنے والا
اَلتَّوَّابُ جلّ جلالہٗ — توبہ قبول کرنیوالا
اَلْمُنْتَقِمُ جلّ جلالہٗ — بدلہ لینے والا

اَلْعَفُوُّ جلّ جلالہٗ — معاف کرنے والا
اَلرَّءُوْفُ جلّ جلالہٗ — بہت مہربان
مَالِکُ الْمُلْکِ جلّ جلالہٗ — مالک ملک کا
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جلّ جلالہٗ — صاحبِ بزرگی اور بخشش کا
اَلْمُقْسِطُ جلّ جلالہٗ — عدل کرنے والا
اَلْجَامِعُ جلّ جلالہٗ — جمع کرنے والا

اَلْغَنِیُّ جلّ جلالہٗ — بے پرواہ
اَلْمُغْنِیُ جلّ جلالہٗ — دولتمند کرنے والا
اَلْمَانِعُ جلّ جلالہٗ — منع کرنے والا
اَلضَّآرُّ جلّ جلالہٗ — ضرر دینے والا
اَلنَّافِعُ جلّ جلالہٗ — نفع دینے والا
اَلنُّوْرُ جلّ جلالہٗ — روشنی والا

اَلْھَادِیُ جلّ جلالہٗ — راہ دکھانے والا
اَلْبَدِیْعُ جلّ جلالہٗ — نیا پیدا کرنیوالا
اَلْبَاقِیُ جلّ جلالہٗ — ہمیشہ رہنے والا
اَلْوَارِثُ جلّ جلالہٗ — مالک
اَلرَّشِیْدُ جلّ جلالہٗ — راہنما
اَلصَّبُوْرُ جلّ جلالہٗ — بڑا تحمل والا

انتساب

میں اس کتاب کو انتہائی عاجزی وانکساری کے ساتھ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں

ہدیۃً پیش کرتا ہوں

اور

اسے نام کرتا ہوں ان رزق حلال کمانے والوں کے

جو

اللہ ربّ العالمین کو ہی

اپنا رازق حقیقی مانتے ہیں۔

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يَّدْعُوْ إِلَى الْغَيِّ، وَيُضِلُّ عَنِ الرُّشْدِ، وَيُقِلُّ الْوَفْرَوَيَمْحَقُ التَّالِدَةَ، وَيُخْمِلُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ الْعَدَدَ.

اے اللہ میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ان سبھی گناہوں کی جو گمراہی کی جانب بلائیں اور سیدھے راستے سے بہکا دیں۔اور زیادتی مال کو کم کر دیں اور خاندانی مال و دولت کو تباہ و برباد کر دیں۔اور نیک نامی کو ختم کر دیں۔اور میرے دوست احباب کو مجھ سے دور کر دیں۔

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

پس آپ رحمت نازل فرمایئے اے میرے پروردگار اور سلامتی اور برکت نازل فرمایئے۔ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور میرے گناہ معاف فرما دیجئے۔ اے سب سے بہتر معاف کرنے والے

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۞ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۞ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۵ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۞

ترجمہ: - سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا۔ روز جزا کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ تو ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ نہ ان کے جن پر غضب ہوا۔ اور نہ بھکے ہوؤں کا

حرف دعا

یا ارحم الرّاحمین ! جو اہل ایمان اس دار فانی سے کوچ فرما گئے آپ کے حکم کے مطابق ، نبی کریم ﷺ کے وسیلہ جمیلہ سے ان کی نیکیاں قبول فرما۔ ان کی سہواً یا عمداً فکری و جسمانی لغزشوں کو معاف فرما اور ان کے ساتھ عفو و در گزر فرما۔ کیونکہ تیری رحمت تیرے غضب پر حاوی ہے۔ اور جو اہل ایمان زندہ ہیں۔ ان کے دلوں میں خشیّت الٰہی اور عشق رسول ﷺ کو زندہ و جاوید فرما۔ انھیں ظاہری و باطنی آلائشوں اور بیماریوں سے محفوظ و مامون فرما۔ اور ان کے قلوب واذہان میں ایک دوسرے کے لئے ایثار و محبت کا جذبہ پیدا فرما۔ اس حیاتِ فانی میں انھیں نیک اعمال کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہم سب کا خاتمہ بالا یمان فرما۔ آمین یاربّ العالمین

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ أَصۡلِحۡ لِیۡ دِیۡنِیَ الَّذِیۡ جَعَلۡتَہٗ لِیۡ عِصۡمَۃً وَأَصۡلِحۡ لِیۡ دُنۡیَایَ الَّتِیۡ جَعَلۡتَ فِیۡھَا مَعَاشِیۡ ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَعُوۡذُ بِرِضَاكَ مِنۡ سَخَطِكَ، وَأَعُوۡذُ بِعَفۡوِكَ مِنۡ نِقۡمَتِكَ، وَأَعُوۡذُبِكَ مِنۡكَ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعۡطَیۡتَ وَلَا مُعۡطِیَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَیۡتَ ، وَلَا یَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ ۞

”اے اللہ ! میرے لیے میرا وہ دین سنوار دے، جس کو تونے میری حفاظت کا سبب بنایا ہے اور میری دنیا (بھی) سنوار دے، جس میں تونے میری روزی پیدا کی ہے۔ اے اللہ ! میں تیری خوشنودی کے ساتھ تیرے غصہ سے اور تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے اور تیرے (کرم کے) ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں جس چیز کو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس چیز کو تو روکے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔“ (سنن النسائی)

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۞

ترجمہ : اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تونے درود نازل فرمایا سیدنا ابراھیم علیہ السلام پر اور آل سیدنا ابراھیم علیہ السلام پر۔ اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تونے سیدنا ابراھیم علیہ السلام پر اور سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی اولاد پر برکت نازل فرمائی سارے جہانوں میں بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔ سلام ہو آپ ﷺ اے نبی ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اللہ تعالیٰ کی برکت آپ ﷺ پر نازل ہو .

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰهُمَّ اقۡسِمۡ لَنَا مِنۡ خَشۡيَتِكَ مَا يَحُوۡلُ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ مَعَاصِيۡكَ ، وَمِنۡ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ ، وَمِنَ الۡيَقِيۡنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيۡنَا مَصَائِبِ الدُّنۡيَا ، وَمَتِّعۡنَا بِأَسۡمَاعِنَا وَأَبۡصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحۡيَيۡتَنَا وَاجۡعَلۡهُ الۡوَارِثَ مِنَّا ، وَاجۡعَلۡ ثَأۡرَنَا عَلٰى مَنۡ ظَلَمَنَا ، وَانۡصُرۡنَا عَلٰى مَنۡ عَادَانَا ، وَلَا تَجۡعَلۡ مُصِيۡبَتَنَا فِيۡ دِيۡنِنَا ، وَلَا تَجۡعَلِ الدُّنۡيَا أَكۡبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبۡلَغَ عِلۡمِنَا ، وَلَا تُسَلِّطۡ عَلَيۡنَا مَنۡ لَّا يَرۡحَمُنَا۞

ترجمہ : اے اللہ ! ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرما جو ہمارے اور گناہوں کے درمیاں حائل ہو جائے ، اور اپنی ایسی اطاعت

گزاری نصیب فرما جس کی بدولت تو ہمیں جنت میں داخل فرمادے، اور یقین کی وہ دولت عطا فرما جس کی برکت سے تو ہم پر دنیاوی مصیبتوں کا آسان فرمادے، اور ہمارے کانوں، آنکھوں اور طاقت کو ہماری زندگی کے لیے فائدہ مند بنا اور اسے ہمارے بعد بھی جاری فرما، اور ہم پر ظلم اور دشمنی کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما، اور ہماری مصیبتوں کو ہمارے دین میں داخل نہ فرما، اور ہم پر دنیاوی غموں کو حاوی نہ فرما، اور ہم پر ایسے لوگوں کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ ,وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا ، وَاجْعَلْ غِنَانَا فِيْ أَنْفُسِنَا ،وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ ۔ (سنن اصفہانی، جلد: ۳ ، صفحہ: ۲۵۹)

اے اللہ ہمیں اپنے فضل سے رزق عطا فرما، اور اپنا رزق ہم سے مت روک اور جو رزق آپ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں برکت عطا فرما۔ اور ہمیں دل کی تونگری (دل کا غنی ہونا) عطا فرما اور ہمارے دل میں ان نعمتوں کی رغبت ڈال دے جو آپ کے پاس ہیں۔

فہرست

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْوَعْدِ الْأَمِيْنِ، اَللّٰهُمَّ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا، إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ، اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا ، وَعَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا ، وَزِدْنَا عِلْمًا إِلٰى عِلْمِنَاوَأَرِنَا الْحَقَّ حقًّا وَارْزُقْنَا اِتْبَاعَهُ، وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهُ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ، وَأَدْخِلْنَا بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، أَخْرِجْنَا مِنْ ظُلُمَاتِ الْجَهْلِ وَالْوَهْمِ إِلٰى أَنْوَارِ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ، وَمِنْ حَوْلِ الشَّهَوَاتِ إِلٰى جَنَّاتِ الْقُرْبَاتِ.

بھوک، ڈر اور خوف ایسی چیزیں ہیں جو ہر انسان کو یک گونہ پریشانی و گھبراہٹ میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ ان سے نجات پانے کے لئے وہ جائز و ناجائز ذرائع اپنانے لگتا ہے۔ حرص و طمع ایسی آرزوئیں اس کے من میں انگڑائیاں لینے لگتی ہیں، وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس مال و دولت کے انبار ہوں اور عمر خضر اسے عطا ہو جائے۔

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ، الْمَوْتُ ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ ؛ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ."

(قال الہیثمی فی مجمع الزوائد : رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح ... / والألبانی فی "السلسلۃ الصحیحۃ" ۲ / ۴۷۱)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں کہ جنہیں ابن آدم ناپسند ہی کرتا ہے (حالانکہ ان میں اس کے لئے بڑی خیر اور بھلائی ہی چھپی ہوتی ہے) ایک ہے موت جسے وہ پسند نہیں کرتا حالانکہ موت اس کیلئے فتنے سے بہتر ہے اور دوسرا وہ مال کی قلّت (کمی) کو پسند نہیں کرتا حالانکہ مال کا کم ہونا آخرت کے حساب کو کم (آسان) کر دینے کا باعث بن جاتا ہے۔

رزق میں واقع ہونے والی تنگی اور فراخی کا معاملہ مشیت ایزدی کے تابع ہے ،انسان چونکہ جلد باز اور ناشکرا واقع ہوا ہے۔ لہٰذا معمولی سی تنگی اور ترشی کا سامنے ہوتے ہی شکوہ وشکایات کے دفتر کھول دیتا ہے۔ اور جب فراخی اور وسعت نصیب ہو جائے تو ناشکرے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے غرور و تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسے اللہ جل شانہ کی عطا کردہ نعمت کی بجائے اپنے زورِ بازو کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔

سیّدنا حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سامانِ زیست (زندگی کا ساز و سامان) اتنا ہی اچھا ہے جتنے میں (انسان کے اندر) سرکشی اور لاابالی پن نہ آئے۔ پھر فرماتے ہیں: وہ (اللہ) ایک اندازے سے رزق پہنچا رہا ہے، ہر انسان کی استعداد اور صلاحیت کا اسے علم ہے، غنا اور فقیری کے مستحق (حق دار) سے وہ خوب واقف ہے۔

ایک حدیث قدسی میں ہے: إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْغِنَى وَلَوْ أَفْقَرْتُهُ لَأَفْسَدْتُ عَلَيْهِ دِيْنَهُ وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ أَغْنَيْتُهُ لَأَفْسَدْتُ عَلَيْهِ دِيْنَهُ"

(ابن ابی الدنیا فی کتاب الأولیاء والحکیم وابن مردویہ حل فی الأسماء وابن عساکر عن انس).

میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن کی صلاحیت دولت مندی میں ہے اگر میں انہیں فقیر بنادوں تو ان کا دین (ایمان) بگڑ جائے اور میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ افلاس (غربت) ہی ان کے دین کو درست رکھ سکتا ہے۔ اگر میں انھیں مال دار بنادوں تو اس حالت میں، میں گویا ان کا دین فاسد (خراب) کردوں"

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ» صحیح مسلم (۲/ ۷۳۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاح (کامیابی) پاگیا وہ بندہ جو اسلام لایا (قبول کیا) اور اس کو روزی بھی بقدر کفایت ملی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس قدر قلیل روزی پر قانع بھی بنادیا۔

تقریباً ہر انسان اپنے رزق کے لئے جدوجہد کرتا ہے اور بعض اوقات اس کے حصول میں جائز و ناجائز کی تمیز بھی کھو دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے مقدّر میں جو رزق لکھ رکھا ہے وہ اسے بہر صورت مل کر رہے گا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ ، كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ" .

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بلاشبہ رزق انسان کو ویسے ہی تلاش کرتا ہے جیسے اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے"۔ (صحیح ابن حبان: ۳۲۳۸، رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ . (متفق علیہ))

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)):لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ هَرَبَ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَهْرَبُ مِنَ الْمَوْتِ؛ لَأَدْرَكَهُ رِزْقُهُ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ.

(السلسلۃ الصحیحۃ: ۹۵۲ قال المنّاوی ـــ رحمہ اللہ- فی فیض القدیر (۵/ ۳۸۹)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-
اگر انسان اپنے رزق سے بھی اس طرح بھاگے جس طرح وہ اپنی موت سے بھاگتا ہے تو یقینا اس کارزق بھی اس کو اسی طرح پالے جس طرح کہ اس کی موت اس کو پا لیتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّقُوا اللهَ ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا ، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا ، فَاتَّقُوا اللهَ ، وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ ، خُذُوْا مَا حَلَّ ، وَدَعُوْا مَا حَرُمَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! تقوی اختیار کرو، خوش اسلوبی سے رزق طلب کرو، بلاشبہ کسی انسان کو اس وقت تک موت نہیں آسکتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنا پورا رزق نہ کھالے، اگرچہ رزق اس تک پہنچنے میں دیر کردے، لہٰذا اللہ سے ڈرو اور خوش اسلوبی سے مانگو (یعنی اعتدال کا راستہ اختیار کرو)، جو حلال ہے اس کو لے لو اور جو حرام ہے اس کو چھوڑ دو"۔ (سنن ابن ماجہ: ۲۱۴۴)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں رزق حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے اور حرام اور مشتبہ رزق سے محفوظ و مامون رکھے۔ کیونکہ انسان پر جب کوئی آزمائش افلاس و غربت کی شکل میں نازل ہو

جاتی ہے۔ تو اکثر و بیشتر وہ حلال و حرام کی پرواہ کئے بغیر رزق کے حصول میں مگن ہو جاتا ہے۔ دوسرا نکتہ یہ کہ جیسے جیسے انسان کی عمر بڑھتی ہے اس کے اندر دو تمنائیں شدّت کے ساتھ پروان چڑھنے لگتی ہیں۔

عن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ" :يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ:الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔" آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں، ایک زندگی کی حرص اور دوسری مال کی حرص۔" (مسلم : کتاب الزکوٰۃ)

رزق تو انسان کو اس کے مقدّر کے مطابق ہی ملتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے جو رزق اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے انسان اسے حرص یا اپنی قوّت کے بل بوتے پر زیادہ نہیں کر سکتا۔ سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

لِلنَّاسِ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا بِتَدْبِيرٍ

وَصَفْوُهَا لَكَ مَمْزُوجٌ بِتَكْدِيرٍ

لَمْ يُرْزَقُوْهَا بِعَقْلٍ حِيْنَ مَا رُزِقُوْا

لَكِنَّمَا رُزِقُوْهَا بِالْمَقَادِيْرِ

لَوْ كَانَ عَنْ قُوَّةٍ أَوْ عَنْ مُغَالَطَةٍ

طَارَ الْبُزَاةُ بِأَرْزَاقِ الْعَصَافِيْرِ

لوگ دنیا پر اس قدر حریص (لالچی) ہیں کہ اسے حاصل کرنے میں تکلیفیں برداشت کرتے ہیں، حالانکہ ان کا رزق اور روزی ابتدا ہی سے مقرر ہے اور جو ان کی قسمت میں لکھا ہے وہی ان کو ملے گا اگر یہ چیز زور اور قوت کے بل بوتے پر حاصل ہوتی تو چڑیوں کا رزق دوسرے پرندے ہوا میں لے کر اڑ جاتے۔

یا اللہ ! ہمارے صغیرہ و کبیرہ، کردہ و ناکردہ سبھی گناہ معاف فرما دیجئیے اور ہمیں حقیقی معنوں میں دین کی سمجھ بوجھ اور اخلاص کے ساتھ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیے۔اور ہر ایک مسلمان کے جان و مال اور نیک اعمال میں برکت اور اضافہ فرمائیے۔آمین یارب العالمین۔

اس کتاب کو ترتیب و تزئین کرتے وقت ہر ممکن احتیاط کی گئی ہے لیکن انسانی کاوش کبھی بھی کاملیّت کے درجہ تک نہیں پہنچ پاتی کہیں نہ کہیں کچھ کمی رہ جاتی ہے۔ اس کتاب کو ترتیب دیتے ہوئے جو بھی خطا مجھ سیاہ کار سے سرزد ہوئی ہو اس کے لئے میں اپنے رحیم و کریم پروردگار سے عفو و درگذر کا طالب

ہوں کہ وہ مجھے اپنے ازحد پیارے محبوب اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہر طرح کی ندامت وشرمندگی سے بچالے۔

آمی ن! ثم آمین!! بحرمتہ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ

طالب دعا

امجد علی خان

جمعرات ۱۶/ رجب المرجب ۱۴۳۸ھ، ۱۳/ اپریل ۲۰۱۷ء

رزق کے حقیقی معانی

اللہ رب العالمین کے بے شمار صفاتی نام ہیں جن میں سے ایک اسم " الرزاق" بھی ہے، جس کے معانی رزق دینے والا کے ہیں اور مسلمان ہونے کے ناطے ہم اس بات سے احسن طریقے سے آگاہ ہیں کہ خالق کائنات نے قرآن مجید میں بارہا مقامات پر ارشاد فرمایا ہے کہ صرف اور صرف اللہ ہی رزق عطا کرنے والا ہے۔اور انسان کو رزق کے محض ظاہری اسباب کو ہی مدّ نظر نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ اسے حقیقی مسبّب الاسباب پر کامل یقین ہونا چاہیئے کہ اللہ ہی خیر الرازقین ہے اور وہی ہر ذی روح کو بے حساب رزق دینے والا ہے۔ وہ جس کا چاہے رزق کشادہ کرے اور جس کا چاہے کم کر دے یہ اسی کا ہی کامل اختیار ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کے اس اختیار میں شراکت اور مداخلت کا تصوّر بھی کر سکے۔

کائنات کی ہر شے کا رزق اسی کے دستِ قدرت میں ہے۔سورۃ الذاریات میں ارشاد ہوتا ہے:

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾ (سورۃ الذریات)

اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے (یعنی تمہارا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں) ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ ہود میں ارشاد فرماتے ہیں :-

وَ مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا وَ یَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّہَا وَ مُسۡتَوۡدَعَہَا ؕ کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۶﴾ سورۃ ہود

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ ٔکرم پر نہ ہو اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہو گا سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔

اس آیت مبارکہ سے ہم پر اچھی واضح کر دیا گیا کہ زمین پر چلنے والے ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری اللہ جل شانہ نے اپنے ذمہ میں لے لی ہے۔دابۃ کا لفظ ہر ذی روح کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اللہ جل جلالہ نے انسان اور دوسری مخلوقات کو تخلیق کرنے کے بعد انہیں یونہی لاچار اور بے بس نہیں چھوڑا بلکہ ان کی زندگی اور موت کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں رکھتے ہوئے ان کے رزق کا ذمہ بھی لیا۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا

وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ دَآبَّۃٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَہَا ٭ۖ اَللّٰہُ یَرۡزُقُہَا وَ اِیَّاکُمۡ ۫ۖ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۶۰﴾ (سورۃ عنکبوت)

ترجمہ :اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں اور وہی سنتا جانتا ہے.

اللہ جل شانہ جو رب العالمین ہے اس نے کمالِ ربوبیّت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر ذی روح کے رزق کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ جتنی بھی مخلوقات تخلیق کی گئیں ان سب کا رزق اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ یونس

تم فرماؤ تمہیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رزق کے حقیقی معانی کیا ہیں۔ کیا اس سے کھانا پینا ہی مراد ہے۔ یا اس سے بڑھ کر کچھ اور بھی اس دائرہ کار میں آسکتا ہے۔ عام انسان کی دانست میں کھانا پینا اور پہناوا ہی رزق ہے۔ رزق کے یہ معانی انتہائی محدود ہیں، کیونکہ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی اتنی بڑی عنایت اور عطا کو انتہائی محدود معنوں پہ پرکھ رہے ہیں اگر ایسا ہی ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہ کیوں فرماتے:- اِنِّیْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا. ”مجھے ان کی محبت (ربّ العالمین کی طرف سے) عطا کی گئی ہے“.

معلوم ہوا کہ میاں بیوی میں پائی جانے والی انسیت و محبت بھی ایک رزق ہی ہے۔

یاد رکھئے رزق محض دنیاوی نعمتوں ہی کا نام نہیں بلکہ اس سے مراد روحانی و معنوی رزق بھی لی جاتی ہے۔ ہم اپنی دعاؤں میں رزق کا لفظ انہی معانی میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم اللہ رب العزّت کی بارگاہِ اقدس میں ہم دعا کرتے ہیں۔

۱۔اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ۔

۲۔اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ، وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ۔

۳۔اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ طَاعَةَ الْخَاشِعِيْنَ۔

۴۔اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ عِلْماً نَافِعاً۔

بخاری شریف میں آتا ہے کہ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا کی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ.

یااللہ ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت نصیب فرما۔

گویا ہمارے رزق کی کئی ایک صورتیں ہو سکتی ہیں، علم و دانش کی صورت میں، پیار اور وفا سے گندھے ہوئے رشتوں کی چاشنی و مٹھاس کی صورت لئے ہوئے ، معاشرے میں رہتے ہوئے عزّت وو قار کی شکل میں، دعاؤں کی قبولیّت ، صحت و تندرستی اور زندگی کی راحت و آسانی اور

اطمینان قلب کی صورت میں ۔آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کے گردونواح میں کئی ایک گھروں میں دنیا بھر کا آسائش وآرام میّسر ہونے کے باوجود ،آپس میں پیار وانس مہرومرّوت کا فقدان نظر آتا ہے ، دلوں میں پائی جانے والی بےاطمینانی و بے سکونی چہروں پہ نقش دکھائی دیتی ہے، دولت کی ریل پیل ہونے کے باوجود اپنا من پسند کھانا کھانے سے قاصر نظر آتے ہیں، اولاد کی نافرمانی نے ان کی دنیا اندھیر کر رکھی ہوتی ہے، رشتوں کی آپسی چپقلش اور میاں بیوی کی ہر روز کی کِل کِل ان کی زندگیوں کو عذاب کئے ہوتی ہے، لیکن ان کی دولت ان کے مسائل حل نہیں کر پاتی گویا رزق محض روپے پیسے یا مادی مال ومتاع اور سامانِ عیش و عشرت کا ہی نام نہیں۔

رزق کے اصل معانی تو یہ ہیں کہ ہر وہ شے ، جس کی ہر ذی نفس کو ضرورت ہے، اس میں زندگی بسر کرنے کے علاوہ، وہ سبھی لوازمات شامل ہیں جن کے بغیر زندہ رہنے کا تصّور ہی محال ہے۔چاہے وہ سازگار ماحول (آب وہوا، مناسب درجہ حرارت) ہونے کی بات ہو ، خوراک اور پہناوے کا سوال ہو، یا زندگی کو لاحق خطرات سے بچاؤ کی بات ہو رہی ہو ، یہ سب کچھ رزق ہی کے دائرہ کار میں آتا ہے۔اللہ کریم کی کمالِ ربوبیّت تو دیکھو کہ ہر ذی روح کو اس کے ظرف ومکان اور نوع خلق کے اعتبار سے رزق کی بلاروک ٹوک فراہمی ازل سے جاری وساری ہے، اور ابدالآباد جاری رہے گی ، کسی بھی جاندار کے لباسِ فانی میں پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کے رزق کا دائمی انتظام کردیا گیا۔ کسی کے نصیب میں کتنا رزق مقسوم کیا گیا یہ بات خالق حقیقی ہی کے علم میں ہے۔انسان کو پروردگار حقیقی پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے۔

ایک لمحے کے لئے فرض کر لیجئے کہ اللہ جو خیر الرازقین ہے اگر اس نے تمام مخلوقات کے رزق کی ذمہ داری انسان پر چھوڑ دی ہوتی تو کیا ہوتا؟ وہ انسان جو بات بے بات اپنا آپا کھو دیتا ہے، کیا اپنی خود غرضی و تسکینِ انا کی خاطر دوسروں پر روزی روٹی کے سبھی دروازے بند نہ کر دیتا؟ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی ہستی انسانی ضروریات نہ تو خیال رکھ سکتی ہے اور نہ ہی پورا کرنے کی طاقت اور سکت، یہ ہستی فقط اللہ رب العالمین ہی کی ہے جو انسان اور دوسری مخلوقات کو نہ صرف رزق عطا فرماتا ہے بلکہ اضطراب و بے قراری کے لمحوں میں ان کے لئے راحت و تسکین کا سامان بھی مہیا کرتا ہے۔ کائنات میں جتنی بھی مخلوقات کی تخلیق کی گئی ان کے رزق میں کمی وبیشی کا اختیار بھی اسی وحدہ لاشریک کے ہاتھ میں ہی ہے، جس کے لئے وہ چاہے اپنے رحم و کرم کے دروازے کھول دے اور جس کے لئے چاہے سبھی در بند کردے۔ کسی کی مجال نہیں جو اس کے حکم میں ذرا بھر تبدیلی لا سکے۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَ مَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲ (سورۃ فاطر)

ترجمہ: اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھولے اس کا کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں، اور وہی عزت و حکمت والا ہے.

اللہ عزوجل ہی قادر مطلق ہے اور اس کے دائرہ کار واختیار میں کسی کی مجال نہیں جو مداخلت کا تصوّر بھی کر سکے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: "كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظْ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظْ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاَللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَإِنْ اجْتَمَعُوْا عَلَى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے " اور اس بات پر یقین کر لو کہ اگر ساری امّت جمع ہو کر تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے، اور اگر پوری امّت جمع ہو کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے۔"

(ترمذی شریف :۲۵۱۶)

سورہ یونس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنۡ يُّرِدۡكَ بِخَيۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهٖ ؕ يُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۷﴾ (سورۃ یونس)

ترجمہ: اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا، اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کے رد کرنے والا کوئی نہیں اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے، اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

کسی بھی ذی روح کے رزق میں کمی بیشی ہونا اللہ رحیم و کریم ہی کے ہاتھ میں ہے جسے اپنے علم و حکمت کی بنیاد پر اسے تقسیم کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں رزق کی کمی یا کشادگی کے بارے اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان انتہائی واضح ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ﴿۳۰﴾ (اسرا:۳۰)

ترجمہ: بیشک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ دیتا ہے اور جسے چاہے کم دیتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا (اور اُن کے احوال کو) دیکھتا ہے۔

دوسری آیتِ کریمہ میں فرمایا۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾ (سبا:۳۶)

ترجمہ: اے محبوب! فرمادیجئے کہ بے شک میرا رب رزق وسیع کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے (جس کے لیے چاہے) لیکن زیادہ تر لوگ نہیں جانتے۔

رزق کے لغوی و شرعی معانی

لغوی معنی

لغت میں رزق ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے نفع اٹھایا جائے۔

رزق کی شرعی تعریف

اصطلاح شریعت میں رزق ہر اس شے کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ذی روح کو نفع اٹھانے کے لیے حاصل ہو جائے، یہ چیز حلال بھی ہو سکتی ہے،اور حرام بھی، بہر حال دونوں صورتوں میں رزق ہی کہلائے گی۔ ایک بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو رزق عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے لیکن اسے حلال طریقے سے کمانے کا حکم بھی دیا،اب اگر کوئی انسان اپنا رزق حرام ذرائع سے کماتا ہے تو اس کے وبال کا ذمہ دار بھی انسان خود ہی ہو گا۔

عربی زبان اپنے اندر انتہائی فصاحت و بلاغت لئے ہوئے ہے اور اسی سبب بعض اوقات ایک لفظ کے اندر بے پناہ مفاہیم و معانی پنہاں ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ رزق کا لفظ محض روزی روٹی کے معنی ہی نہیں رکھتا بلکہ معنی و مفاہیم کا اک جہاں اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔اس سے مراد ہر قسم کا مال و متاع، عنایات اور رشد وہدایت بھی ہے۔اس کا اطلاق ہر عطائے ربانی پر کیا جاتا ہے جو فضل ربّی کے صدقے سبھی چرند پرند اور نباتات کو عطا ہوتی ہے۔

مفردات الراغب الأصفہانی میں رزق کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے

"الرِّزْقُ يقال للعطاء الجاري تارةً، دنيويّاً كان أم أخرويّاً، و للنّصيب تارةً، و لما يصل إلى الجوف و يُتغذّى به تارةً" يُقَالُ: أَعْطَى السُّلْطَانُ رِزْقَ الْجُنْدِ، ورُزِقْتُ عِلْمًا۔(الاصفہانی، المفردات فی غریب القرآن: جلد:ا، صفحہ:۳۵۱)

ایسی عطا جو جاری ہو خواہ دنیوی ہو یا اخروی اور رزق نصیبہ کے معنوں میں بھی آجاتا ہے۔اور بعض اوقات اس چیز کو بھی رزق کہا جاتا ہے جو جاندار کے پیٹ میں پہنچ کر غذا بنتی ہے۔ بادشاہ نے فوج کو راشن عطا کیا، مجھے علم عطا ہوا۔

وعِنْدَ ابْنُ فارِسٍ الرَّازِيِّ: فالرِّزْقُ: عَطاءُ اللهِ جَلَّ ثَنَاؤهُ ويُقالُ: رَزَقَهُ اللهُ رِزْقًا، وَاسْمُ: الرِّزْقِ. [وِالرِّزْقُ] بِلُغَةِ أَزْدِ شَنُوءَةَ: الشُّكْرِ، مِنْ قَوْلِهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: ﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ﴾]الواقعة: ۸۲[، وَفَعَلْتُ ذَلِكَ لِمَّا رَزَقْتَنِي؛ أي: لمَّا شَكَرْتَنِي. القزويني الرازی ابن فارس، "مقاييس اللغة."

ما في" (المعجم الوسيط): "(الرِّزْق) بالفتح مصدر، وبالكسر اسم الشيء المرزوق، وهو كل ما يُنتفَع به، ويجوز أن يوضَع كل منهما مَوضِع الآخر، وما يُنتفع به مما يؤكَل ويُلبَس، وما يصل إلى الجوف ويُتغذّى به، وفي التنزيل العزيز: ﴿فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِنْهُ﴾]الكهف: ۱۹[، والمطرُ؛ لأنه سبب الرزق، والعطاءُ أو العطاء

الجاري؛ يُقال: كم رِزقك في الشهر؟ : كم راتبك؟" المعجم الوسيط، "مجمع اللغة العربية"، دار الدعوة.

مرادفات كلمة رِزق (اسم): کچھ یوں ہیں

بَخْتٌ , جَدٌّ , حَظٌّ , حُظْوَةٌ , حِصَّةٌ, رَجْعٌ , سَهْمٌ , طُعْمَةٌ , عائِدَةٌ, فائِدَةٌ, قِسْمٌ, كَسْبٌ, كِفْلٌ, مَرْفِقٌ, مَعاشٌ, مَعِيْشَةٌ, مَنْفَعَةٌ, نَصِيْبٌ, نَفْعٌ

إضداد كلمة رِزق (اسم):

الحِرْمانث , المَنْعُ, أَذًى , إساءَةٌ , إعوازٌ , إِعْوازٌ , افتقارٌ , تَعاسَةٌ , حَاجَةٌ , خسارةٌ , خسرانٌ , دُوْنَ أَجْرٍ , سُخْرَةٌ , سُوءٌ , شحٌّ , شَظَفٌ , شُؤْمٌ , شِدَّةٌ , ضَرٌّ , ضُرٌّ , فَقْدٌ , فَقْرٌ , نَحْسٌ

إضداد كلمة رَزق (فعل) : حَرَمَ ، مَنَعَهُ

الجمع : أَرْزَاقٌ

لفظ (الرزق) القرآن الكریم میں ۱۲۳ مقامات پر آیا ہے جن میں اکسٹھ (٦١) بار صیغۃ الفعل کی صورت میں ، جیسا کہ سورہ مائدہ میں ارشاد ہوتا ہے۔:۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ (المائدۃ:۸۸)

اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔

اور باسٹھ (۶۲) مقامات پر صیغۃ الاسم کی صورت میں :۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ ۔۔۔ ﴿٦٠﴾ (البقرۃ:۶۰)

کھاؤ اور پیؤ خدا کا دیا۔

رزق کی کچھ مختلف صورتیں بزبان قرآن مجید

رزق کی مختلف اقسام واحوال ہیں جن کے بارے سب سے زیادہ علم ہمیں قرآن مجید سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ انبیاء علیہم السّلام ا، آئمہ اکرام اور صالحین امّت نے بھی ہمیں سمجھانے کے لئے رزق کے موضوع واقسام پر روشنی ڈالی تاکہ بنی نوع انسان رزق کی صورت میں عطا ہونے والے فضل وکرم کے بارے آگاہ ہوسکے اور یہ بات نسل انسانی اچھی طرح جان لے کہ حقیقی رازق صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔۔ ارض و سماء کا خالق و مالک وہی ہے۔ رزق کے تمام خزانوں کا مالک ہے۔ جسے چاہے اور جب چاہے اور جس قسم کا رزق چاہے عطا کرسکتا ہے اور جب چاہے اسی رزق میں تنگی کرسکتا ہے یا روک سکتا ہے۔

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآىِٕنُهٗ ۫ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ الحجر

اور ہمارے ہاں ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم ان کو بمقدار مناسب اُتارتے رہتے ہیں۔

تمام انسان فطری طور پر ایک دوسرے سے جسمانی و روحانی اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان کی جسمانی اور ذہنی صلاحیتّوں میں بھی بے شمار فرق پایا جاتا ہے۔ ان کے حالات و واقعات، خواہشات و مقاصد بھی ایک دوسرے سے الگ الگ ہوتے ہیں۔ کمانے کے لئے ذہنی و جسمانی

توانائیاں اور قوّتیں بھی ہر اعتبار سے اپنے اندر واضح فرق لئے ہوئے ہوتی ہیں۔ انہی فطری اختلافات کی بناپر رزق کے معیار میں بھی اونچ نیچ دکھائی دیتی ہے۔

وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾ النحل

اور خدا نے رزق (ودولت) میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے تو جن لوگوں کو فضیلت دی ہے وہ اپنا رزق اپنے مملوکوں کو تو دے ڈالنے والے ہیں نہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ لوگ نعمت الٰہی کے منکر ہیں۔

وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾ الانعام

اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی بیشک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ جل شانہ نے انسانی صلاحیّتوں اور کوششوں کو انتہائی اہمیّت دیتے ہوئے اسے کوشش کرنے کا حکم دیا۔ لیکن کسے کب، کہاں سے کتنا اور کیسا رزق دینا ہے اس کا اختیار اللہ عزّوجل کے ہی دست قدرت میں ہے۔

اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰىؕ‏ ﴿۴﴾ سورہ الیل

کہ تم لوگوں کی کوشش طرح طرح کی ہے۔

وَاَنۡ لَّيۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰىۙ‏ ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعۡيَهٗ سَوۡفَ يُرٰىۖ‏ ﴿۴۰﴾ النجم

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ ربّ العالمین کس طرح اپنی مخلوقات بالخصوص انسان کو رزق کی مختلف اقسام سے نوازتے ہیں۔

مادی رزق

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِىۡ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ‌ ؕ وَاِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ‏ ﴿۱۵﴾ سورۃ الملک

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام (تابع) کر دی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے

معنوی رزق

وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ۔۔۔۔۔﴿۸۸﴾ سورۃ ہود

اوراس نے مجھے اپنے پاس سے اچھی روزی دی۔

معنوی ومادی رزق

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ الذاریات

بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے.

الرزق بمعنی (العطاء)

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ البقرہ

اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ ﴿۲۵۴﴾ البقرہ

اے ایمان والو ! جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ ۔۔۔۔۔﴿۱۰﴾ (المنافقون : ۱۰)

اور جو رزق ہم نے عطا کیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو۔

الرزق بمعنی (الطعام)

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۔۔۔﴿۲۵﴾

جب انہیں ان باغات میں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا۔

(الرزق) بمعنی (النفقۃ)

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ ۔۔۔﴿۲۳۳﴾ البقرہ

اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے۔

وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ ۔۔۔۔﴿۵﴾ النساء

اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ۔

(الرزق) بمعنی (النصیب)

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ ۔۔۔۔﴿۵﴾ سورہ جاثیہ

اور جو رزق خدا نے آسمان سے نازل کیا ہے۔

(الرزق) بمعنی (الثواب)

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ‌ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ ۙ﴿۱۶۹﴾ آل عمران

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہر گز انہیں مردہ نہ خیال کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

يُرۡزَقُوۡنَ فِيۡهَا بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ غافر

وہاں بے گنتی رزق پائیں گے۔

وَلَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ مریم

اور انہیں اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام

(الرزق) بمعنی (الجنتہ)

وَرِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى ﴿۱۳۱﴾ طٰہٰ

اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے دیر پا ہے۔

وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

اور ہم نے اُن کے لئے (جنّت میں) باعزّت رزق تیار کر رکھا ہے۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ یٰس

اہل جنت اس روز عیش ونشاط کے مشغلے میں ہوں گے وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں ان کے لئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہوگا) پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا)

(الرزق) بمعنی (الشکر)

وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ الواقعہ

اور تم نے اپنا رِزق (اور نصیب) اسی بات کو بنا رکھا ہے کہ تم (اسے) جھٹلاتے رہو۔

(الرزق) بمعنی (الفاکہہ یعنی پھل وغیرہ)

وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۔۔ ﴿۱۱﴾ ق

اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا، بندوں کی روزی کے لیے۔

وَ هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ مریم

اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔

پاکیزہ وطیّب رزق

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ (البقرة:۱۷۲)

اے اہل ایمان جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائیں ہیں ان کو کھاؤ اور اگر خدا ہی کے بندے ہو تو اس (کی نعمتوں) کا شکر بھی ادا کرو۔

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ المائدہ

اور جو حلال طیّب روزی خدا نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو۔

فَكُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ اشۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾ النحل

پس خدا نے جو تم کو حلال طیّب رزق دیا ہے اسے کھاؤ۔ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو۔ اگر اسی کی عبادت کرتے ہو۔

انگنت اور بے شمار رزق

تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَ تُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ ۡ وَ تُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَ تُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَيِّ ۡ وَ تَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ (آل عمران: ۲۷)

توہی رات کو دن میں داخل کرتا اور توہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے توہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور توہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور توہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔

رزق کریم یعنی آبرو عزّت والی روزی

فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۵۰﴾ (الحج: ۵۰)

توجو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے بخشش اور آبرو کی روزی ہے۔

الرزق حسن یعنی بہتر روزی

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (الحج:۵۸)

اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں ہجرت کی پھر مارے گئے یا مر گئے۔ ان کو خدا اچھی روزی دے گا۔ اور بے شک خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

رزق معّین یعنی مقرّر و معلوم روزی

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ (الصافات: ۴۱)

یہی لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر ہے۔

اللہ کی عطا خاص رزق

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (القصص: ۵۷)

اور کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے اُچک لئے جائیں۔ کیا ہم نے اُن کو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں (اور یہ) رزق ہماری طرف سے ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

بہشتی اور دوزخی لوگوں کا رزق

وَ نَادٰۤی اَصۡحٰبُ النَّارِ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ اَنۡ اَفِیۡضُوۡا عَلَیۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۵۰﴾ الاعراف

اور وہ دوزخی بہشتیوں سے (گڑگڑا کر) کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے ان میں سے (کچھ ہمیں بھی دو) وہ جواب دیں گے کہ خدا نے بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کر دیا ہے۔

پاکیزہ اور حلال جانوروں کا گوشت

وَ مِنَ الۡاَنۡعَامِ حَمُوۡلَۃً وَّ فَرۡشًا ؕ کُلُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۴۲﴾ الانعام

اور چار پایوں میں بوجھ اٹھانے والے) یعنی بڑے بڑے (بھی پیدا کئے اور زمین سے لگے ہوئے) یعنی چھوٹے چھوٹے (بھی) پس (خدا کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

وَلَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۲۱﴾ الواقعه

اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔

بارش کا برسنا اور رزق کا سبب بننا

وَفِي السَّمَآءِ رِزۡقُكُمۡ وَمَا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ الذاریات

اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اس بات کو بالصراحت بیان فرمادیا گیا ہے کہ ارض و سما میں پائی جانے والی سبھی مخلوقات کا حقیقی رازق ایک ہی ہے ،اور اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی اور رزق دینے والا نہیں ہو سکتا،

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّةِ الۡمَتِيۡنُ ﴿۵۸﴾ الذاریات

بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے۔

وَجَعَلۡنَا لَـكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ وَمَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ بِرٰزِقِيۡنَ ﴿۲۰﴾ الحجر

اور تمہارے لیے اس میں روزیاں کردیں اور وہ کردیے جنہیں تم رزق نہیں دیتے۔

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ النحل

اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو انہیں آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ کر سکتے ہیں۔

رزق کی اقسام

مشائخ اکرام نے رزق کو چار اقسام میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ رزق مقسوم

۲۔ رزق مضمون

۳۔ رزق مملوک

۵۔ رزق موعود

رزق مقسوم

رزق مقسوم سے مراد وہ رزق ہے جو ازل ہی ہر ذی روح کے مقدّر میں لکھ دیا گیااور لوح محفوظ میں لکھا گیا ہے کہ اس کی قسمت میں جس قدر رزق لکھا ہے اس کو ضرور مل جائے گا اس کے حصول کے کیا اسباب ہوں گے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس میں کھانا، پینا اور پہننا وغیرہ سب کچھ شامل ہے، ہر ایک کے رزق کی مقدار اور وقت معین ہے، اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی، وقتِ معین سے پہلے مل سکتا ہے نہ اس سے مؤخّر ہو سکتا ہے۔ مسلمان ہونے کے ناطے اس بات پر ایمان رکھیں کہ اللہ قادر مطلق ہے اور اپنے لکھے ہوئے پہ قادر ہے، جب چاہے اور جیسے چاہے اس میں تبدیلی لے آئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَالرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ وَهُوَ آتٍ ابْنِ آدَمَ عَلَى أَيِّ سِيْرَةٍ سَارَهَا ، لَيْسَ تَقْوَى تَقِيٍ بِزَائِدِهِ وَلَا فُجُوْرِ فَاجِرٍ بِنَاقِصِهِ ،"رزق تقسیم ہوچکااور قلم اسے لکھ کر فارغ ہوگیااب کسی پرہیزگار کی پرہیزگاری اسے زیادہ نہیں کر سکتی اور نہ کسی فاسق وفاجر کا فسق وفجور اسے کم کر سکتا ہے۔" (المجروحین لابن حبان، ۲/۴۸۶، رقم: ۱۲۲۸، یوسف بن السفر۔ المقاصد الحسنۃ، صفحہ: ۱۲۱، تحت الحدیث: ۲۲۴، کشف الخفاء ط القدسی: صفحہ: ۲۲۹)

رزقِ مضمون

رزقِ مضمون سے مراد غذااور ہر وہ شے ہے جس سے انسان کا بدن قائم رہے، کھانا پانی اور جو کچھ بھی ضروریات زندگی ہوں اسے فراہم کی جاتی ہیں۔ لیکن انسان صبر نہیں کر پاتا۔ حالانکہ اس کی ضمانت خود اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نے دی ہے۔

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶﴾ ہود

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔

رزق مملوک

رزق مملوک سے مراد وہ رزق ہے کہ روپیہ پیسہ اور کپڑے اور اجناس وغیرہ کو جمع کریں اور دوسرے سامان سے تجارت کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کاموں سے رزق کی صورت پیدا ہو جائے۔

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِیۡ مَنَاکِبِهَا وَ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ ؕ وَ اِلَیۡهِ النُّشُوۡرُ ﴿۱۵﴾ الملک

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام (تابع) کر دی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

رزق موعود

رزق موعود سے مراد اس رزق کو لیا جاتا ہے جس کا وعدہ اللہ عزّوجل نے صالحین اور عابدوں سے کیا ہے۔

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ ۔۔۔۔۔ ﴿۳﴾ (الطلاق: ۳-۲)

اسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

کچھ علماء کے نزدیک رزق کی دو اقسام ہیں۔ پہلا رزق اصغر اور دوسرا رزق اکبر

رزقِ اصغر سے مراد انسان کے اہل و عیال، اس کا کھانا پینا اور پہناوا، دنیاوی مال و اسباب، صحت و تندرستی، جاہ و منصب اور عزّت و شہرت وغیرہ لی جاتی ہے۔ اسی رزق اصغر کو پھر دو حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ رزقِ عام اور رزقِ خاص

رزقِ عام سے مراد اللہ کے عطا کئے ہوئے دنیاوی ذرائع و وسائل ہیں جیسے ہوا اور پانی، صبح و شام نباتات و جمادات دریا اور سمندر، پہاڑ و میدان، دھوپ اور بارش وغیرہ۔ اس سے سبھی یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اَمَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَ مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ‌ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ‌ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۶۴

النمل

یا وہ جو خلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے، تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

رزقِ خاص سے مراد وہ رزق ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ ہر انسان کو اسکی انفرادی حیثیّت میں عطا فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ﴿۳۷﴾ العمران

بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

اب آیئے رزقِ اکبر کی جانب ، اس سے مراد انسان کو عطا ہونے والے فہم وادراک ، عقل و دانائی ، خیر و شر میں تمیز کرنے کی صلاحیّت ، تقویٰ وایمان ، رشدو ہدائت ، صدق و صفا ، جودو سخاوت کا مظاہرہ کرنا وغیرہ ہے۔ ان سبھی پر عمل پیرا ہونے کا نتیجہ اخروی کامیابی و کامرانی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اور انسان اس حقیقی اور دائمی رزق کو پالیتا ہے۔ جس کا وعدہ مومن مرد و عورت سے منعم حقیقی نے کیا ہے۔

رزق میں تنگی و بے برکتی کیونکر ہوتی ہے اور رزق میں وسعت و برکت کیسے ممکن ہو۔ ہم اس بات کا مرحلہ وار جائزہ لیتے ہیں تا کہ ہم ان اعمال وافعال سے کماحقہ آگاہ ہو جائیں جن کے سبب انسان رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کا تدارک کیسے ممکن ہو کہ رزق میں فراخی در آئے۔

رزق میں بے برکتی و تنگی کے اسباب

قرآن و سنت کی روشنی میں

راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کے ناطے اس بات پر ہمارا پختہ ایقان و یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رزق نہیں دے سکتا۔ کسی بھی ذی روح کے رزق میں کمی و بیشی اسی کے قبضہ ء اختیار میں ہے۔ اس کے لئے اس نے قوانین فطرت وضع کر دیے کہ جو ان پر عمل پیرا ہو گا اس کے لئے رزق اور دنیاوی و سماوی برکات کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور جو ان قوانین سے اغماض برتے گا تو اس کا نتیجہ بھی بھگتے گا۔ عموماً رزق کی تنگی سے مراد روپے پیسے اور مادی مال و اسباب میں کمی کے واقع ہو جانے کو ہی لیا جاتا ہے۔ حالانکہ رزق کی تنگی یا اس میں رکاوٹیں دُر آنے کی کئی ایک صورتیں ہو سکتی ہیں۔ رزق میں تنگی و ترشی کی ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ مال و متاع اتنا ہی میّسر ہو کہ ضروریات زندگی بھی احسن طریقے پر پوری نہ ہو سکیں۔ دوسری صورت یہ ممکن ہو سکتی ہے کہ مال و دولت تو وافر مقدار میں مہیا ہو رہا ہے لیکن فضول خرچی و اسراف جیسی عادات قبیحہ کے سبب ضائع ہو تا رہے اور انسان مزید کے چکر میں بینک وغیرہ کے قرض کی اتھاہ دلدل میں دھنستا ہی چلا جائے۔ جیسے کہ آج کل کریڈٹ کارڈ وغیرہ کا بلاوجہ استعمال زیادہ ہو چکا ہے۔ رزق میں کمی اور تنگی و ترشی کی تیسری صورت بخل اور کنجوسی کی شکل میں پائی جا سکتی ہے

کہ مال واسباب تو وسیع مقدار میں پاس ہوں لیکن انسان کے دل و دماغ پر اسے جمع کرنے کا ایسا بھوت سوار ہو جائے اور جو آخر کار بخل کی وہ صورت دھار لے کہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی حوائج ضروریہ پہ بھی روپیہ پیسہ خرچ کرنے سے اس کی جان پہ بن آتی ہو۔ رزق میں تنگی اور ترشی کی چوتھی صورت طمع و حرص کا پیدا ہو جانا ہے کہ لاکھوں روپیہ پیسہ ہاتھ میں آرہا ہے لیکن انسان اس پر حمد و شکر کرنے کی بجائے اس کی کمی کا ہی رونا روتا رہے۔ رزق میں میں کمی کی پانچویں صورت یہ ہو سکتی ہے کہ انسان کے پاس یوں تو ڈھیروں مال و دولت پایا جاتا ہے مگر مزید مال و متاع کے حصول کی تمنّا میں چونے مٹی گارے پہ خرچ کرتا رہے یعنی دکانات اور عمارتیں بناتا چلا جائے کہ گھر بیٹھے کرایہ وغیرہ آتا رہے گا اور اسی فکر میں مبتلا رہنے کے سبب اپنے ہی مال سے خود کو آسائش و آرام سے محروم رکھے۔ انسانی رزق میں تنگی و کمی اور بے برکتی کے یوں تو بیسیوں اسباب ہو سکتے ہیں لیکن اپنی آسانی کے لئے ہم انہیں دو اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ طبیعی اسباب اور معنوی اسباب

طبیعی اسباب و وجوہات سے مراد وہ عادات و افعال ہیں جو انسان کے رزق میں سختی اور تنگی لانے کا موجب بنتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:-

ا۔ سستی و کاہلی

کاہلی و کسل مندی کس قدر نقصان دہ ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ مسنون دعاؤں میں بھی سستی اور کاہلی سے پناہ مانگی گئی ہے۔ عقل مند انسان کو چاہئے کہ اپنے ذمہ داری کو جانے اور اپنے کام کو بلا تاخیر سرانجام دینے کی عادت کو اپنانا چاہئے۔اگر کوئی شخص کسی کام کاج کے سلسلے میں کوشش ہی نہیں کرے گا تو پھر اس کے رزق میں تنگی کا واقع ہو جانا ایک فطری عمل ہو گا۔ سستی الوجودی نہ صرف ناکامی و نامرادی کا پہلا زینہ ہے بلکہ یہی سستی اور کاہلی فقر و فاقے کا سبب بھی ہے .ایسا کاہل اور سست الوجود انسان نہ صرف معاشرے پر بلکہ اپنے اہل و عیال پر بھی ان چاہا بوجھ ہوتا ہے ۔ حضرت امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔" (عدو العمل الکسل) یعنی کسی بھی عمل کا سب سے بڑا دشمن سستی و کاہلی ہے."

کاہلی اور آرام طلبی ایک ایسی آفت اور بلا ہے جو انسان کی ذہنی و جسمانی بالیدگی اور ترقی میں رکاوٹ کا سبب بنتی ہے۔انسان کو بے کار رہنے کی عادت قبیحہ میں مبتلا کر کے اس کی عقل اور شعور کی تباہی کا موجب بن جاتی ہے جس کے نتیجے ایسا انسان وہم و بدگمانی جیسے امراض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

سستی و کاہلی کی مذمت کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:- "........وَاعْلَمْ أَنَّ فِيكُمْ خُلُقَيْنِ الضَّحِكَ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ وَالْكَسَلَ مِنْ غَيْرِ سَهْوٍ."

اور جان لو ! تم (لوگوں) میں دو ناپسند صفات ہیں: ان میں سے ایک بلاوجہ ہنسنا اور دوسرا جان بوجھ کر سستی اور کاہلی کرنا۔

(مکارم الأخلاق للعلامۃ الطبرسی : الفصل الخامس، فی وصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ، لأبی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ صفحہ :۵۸۸)

سست الوجود انسان اپنی ذمہ داری سے صرف نظر کرتے ہوئے کہہ دیتا ہے کہ ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے، اس لئے مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، میرے مقدّر میں لکھا ہوا رزق مجھ تک پہنچ کر رہے گا اس لئے مجھے بس دعا ہی کرنا ہے۔ ایسا انسان یہ دلیل دیتے وقت اس بات کو فراموش کر دیتا ہے کہ بلاشک و شبہ اللہ رب العزّت ہی رازق ہے اور اس نے ہی رزق عطا کرنا ہے لیکن اس نے اس کے لئے انسان کو جدوجہد کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اس نے اس کائنات میں اسباب حیات پیدا فرمائے ہیں اور ان وسائل رزق میں ہر ذی روح کا حصہ بھی متعین فرما دیا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۔۔۔ ﴿٢٩﴾ البقرہ

وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰ الاعراف

اور ہم ہی نے زمین میں تمہارا ٹھکانہ بنایا اور اس میں تمہارے لیے سامان معشیت پیدا کئے۔ (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کی گئ دعاؤں سے ہمیں اس بات کی واضح دلیل ملتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سستی وکاہلی سے اللہ تعالیٰ کی ہی پناہ طلب کی ہے۔اگر سستی وکاہلی ایک بلا و مرض نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بچنے کی دعا کیوں مانگتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولاتِ زندگی کو ہی دیکھ لیجئے کہ اپنا ہر کام اپنے دستِ مبارک سے سرانجام دیتے تھے۔ بکریوں کی نگہبانی کی، جوانی میں تجارتی سفر کئے، بلکہ ہر ایک شعبہء زندگی میں بنی نوع انسان کی نہ صرف رہنمائی فرمائی بلکہ عملی طور اس کا مظاہرہ بھی کیا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ، وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ. (البخاری:٢٧٣٦)

سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح دعا فرمایا کرتے: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں' فکر سے، کم ہمتی سے، کاہلی اور بزدلی سے اور کنجوسی اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔"

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ((دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ أُمَامَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا أُمَامَةَ مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ، وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمَّكَ، وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ

الدَّيْنِ، وَقَهْرِ الرِّجَالِ، قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمِّيْ، وَقَضَى عَنِّيْ دَيْنِيْ)- (سنن ابی داوُد / ٨ - باب تفریع ابواب الوتر / باب فی الاستعاذة / حدیث رقم : ١٥٥٥)

سیّدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک انصاری صحابی حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا 'کیا بات ہے ؟ تم اس وقت جبکہ کسی نماز کا وقت نہیں مسجد میں بیٹھے ہو ؟ انہوں نے عرض کیا مجھ پر قرضوں کا بہت بوجھ ہے اور فکروں نے مجھے جکڑ رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ایسا دعائیہ کلمہ نہ بتادوں جس کے ذریعے دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں ساری فکروں سے نجات دے دے اور تمہارے قرضے بھی ادا کر دے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ضرور بتا دیجئے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم صبح وشام یہ دعا اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ.

" اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے " سستی اور کاہلی سے ". بزدلی اور کنجوسی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرض کے غالب آنے سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔"

سیّدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری ساری فکریں ختم ہو گئیں اور میرا قرض بھی ادا ہو گیا۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ، وَالْمَأْثَمِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ"۔

(سنن النسائی » کتاب الاستعاذۃ، : ۵۴۹۰، تحقیق الالبانی: حسن، صحیح الإسناد)

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں سستی و کاہلی، بڑھاپے، قرض اور معصیت (گناہ)

سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور مسیح دجال کے شر و فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَانَ يَقُوْلُ: " اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ "۔ (سنن النسائی» کتاب الاستعاذۃ، تحقیق الألبانی: صحیح الإسناد)

سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے: '' اے اللہ! میں سستی وکاہلی، بڑھاپے، بزدلی و کم ہمتی، بخیلی و کنجوسی، بڑھاپے کی برائی، دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاہلی و سستی کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”کاہلی آخرت کو تباہ کر دیتی ہے اور جو دائمی طور پر سست رہتا ہے وہ اپنی آزادی میں ناکام رہتا ہے۔“

سستی و کاہلی نہ صرف دنیاوی زندگی میں خسارے کا باعث ہے بلکہ آخرت بھی تباہ و برباد کرنے موجب بن سکتی ہے۔ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں اس شخص سے سخت ناراض ہوں جو اپنے دنیاوی امور میں کاہلی برتتا ہے، کیونکہ جو اپنے دنیاوی امور میں کاہلی سے کام لیتا ہے، وہ اخروی امور کے بارے میں تو اور بھی زیادہ کاہل ہوتا ہے۔ (فروع کافی)

نماز کے سلسلہ میں سستی و کاہلی کرنا منافقین کی علامت ہے، جیسا کہ منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ﴿۱۴۲﴾ (سورۃ النساء : ۱۴۲)

منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے دکھانے کو اور خدا کی یاد ہی نہیں کرتے مگر بہت کم۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ارشاد عالیہ ہے کہ "تلاش معاش میں سستی کا مظاہرہ نہ کرو، کیونکہ ہمارے بزرگ اس سلسلے میں بڑی دوڑ دھوپ سے کام لیتے اور روزی تلاش کرتے تھے۔"

حضرت امام رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "انسان کے پاس معاش کو بہتر بنانے کے لئے سوائے تلاش و کوشش کے کوئی راستہ نہیں ہے، پس تلاش و کوشش کو مت چھوڑو۔"

سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا" اے بچے ! سست نہ بن کیونکہ کاہل ہمیشہ محروم اور ندامت سے دست بگریباں رہتا ہے "

۲۔ کنجوسی اور بخل سے کام لینا

قرآن مجید میں بخل کی مذمت کیلئے کتنی شدید آیاتِ وعید آئی ہیں بے شک مال ودولت اللہ رب العالمین کے فضل وکرم سے ہی ملتے ہیں لیکن ان میں ہمارے عزیز واقارب کے علاوہ دوسرے مساکین اور فقراء کا بھی حق ہے کہیں ایسانہ ہو کہ ہم اس حق کی ادائیگی سے تساہل برتنے لگیں اور یہی مال ودولت آزمائش بن کر ہمیں فتنہ وابتلا میں مبتلا کردیں۔

بخل کے لغوی معانی کنجوسی کرنا کے ہیں یعنی جہاں خرچ کرنا، شرعاً لازم ہو، وہاں خرچ نہ کرنا ہی بخل کہلاتا ہے۔ یا جس جگہ مال واسباب خرچ کرنا ضروری ہو، وہاں خرچ کرنے سے گریز کرنا بھی بخل ہی کے زمرے میں آئے گا۔ جیسا کہ اپنی انتہائی ذاتی ضروریات اور اہل خانہ کے مصارف وغیرہ۔ بخل ایک قبیح ومذموم فعل ہے جو انسان کو ظلم اور بے رحمی کی طرف راغب کرتا ہے، وہ اسے جفاکار اور بے مرّوت بنادیتا ہے۔ جس کی بناپر وہ دوسروں کی جائز ضروریات پوری کرنے سے گریزپا ہونے لگتا ہے اور یوں بدسلوکی اور پست اخلاقی جیسی بری عادات کا شکار ہو جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے اس فعل ناپسند کرتے ہوئے ہمیں بتادیا۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ آل عمران

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گزا سے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:-

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۳۷ النساء

جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لئے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۝۲۳ الحدید

تاکہ تم اس چیز پر غم نہ کرو جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی (یعنی بخل سے کام نہ لو) اور اس چیز پر نہ اتراؤ جو اس نے تمہیں عطا کی، اور اللہ کسی تکبّر کرنے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۝۸ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۰ وَ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱ ؕ الیل

اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا۔ اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے اور اس کا مال اسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑے گا۔

بخیل شخص نہ تو خود پر خرچ کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے ضرورت مند کے کام آتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس طرح اس کا مال بڑھ رہا ہے اور کم نہیں ہوگا حالانکہ وہ اس عادت کی ہلاکت خیزی سے بے خبر ہے جو اسے بالآخر تباہ و بربادی میں دھکیل دے گی۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۗ وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۳۴﴾ التوبہ

مومنو! (اہل کتاب کے) بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے اور (ان کو) راہ خدا سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے رستے میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کو اس دن عذاب الیم کی خبر سنادو۔

بخل کرنا منافقین کا شیوہ ہوا کرتا ہے۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۠﴿۳۸﴾ سورہ محمد

ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ﴿۷۵﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ﴿۷۷﴾ التوبہ

اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے تو جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس

میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے، تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﴿عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ .﴾ (صحیح مسلم : ۲۵۸۸)

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور جب بندہ کسی کو معاف کردے تو اس کی عزت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا .

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے صبح اٹھتے ہیں تو (آسمان سے) دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ دعا

کرتا ہے اے اللہ ! خرچ کرنے والے کو عطا فرما اور دوسرا فرشتہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ ! خرچ نہ کرنے والے کا مال ضائع کردے۔(صحیح البخاری : ۱۴۴۲، کتاب الزکاۃ، صحیح مسلم : ۱۰۱۰، الزکاۃ)

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ کرو اور گن گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم کو گن گن کر دے گا اور جمع کرکے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارا حصہ جمع کرکے رکھے گا۔ (صحیح بخاری۔ جلد اول۔ ہبہ کرنے کا بیان۔ حدیث : ۲۴۸۴ ، صحیح مسلم حدیث : ۱۰۲۹)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" : السَّخَاءُ شَجَرَةٌ مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ ، أَغْصَانُهَا مُتَدَلِّيَاتٌ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا قَادَهُ ذَلِكَ الْغُصْنُ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَالْبُخْلُ

شَجَرَةٌ مِنْ شَجَرِ النَّارِ ، أَغْصَانُهَا مُتَدَلِّيَاتٌ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا قَادَهُ ذَلِكَ الْغُصْنُ إِلَى النَّارِ ." وَفِي رِوَايَةِ السَّلَمِيِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : "سخاوت جنت میں ایک درخت ہے، جس کی شاخیں دنیا تک پھیلی ہوئی ہیں جو سخی ہوگا، اس درخت کی شاخ پکڑ کر جنت میں داخل ہو جائے گا اور بخل دوزخ میں ایک درخت ہے، جس کی شاخیں (بھی) دنیا تک پھیلی ہوئی ہیں جو بخیل ہوگا، اس درخت کی شاخ اس کو دوزخ میں پہنچا دے گی."

(شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۷/ ۴۳۵، حدیث: ۱۰۸۷۷)

ومنه الحديث : مَا مَحَقَ الْإِسْلَامُ شَيْئًا ما مَحَقَ الشُّحُّ۔

اخرجه ابو يعلى فى " مسنده " (۲/ ۸۸۲ - ۸۸۳ - مخطوطة الهند " والطبرانى فى " الأوسط " (۴۸۷ - حرم)

ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے :-

"اسلام نے کسی چیز کو اتنا نہیں مٹایا جتنا بخل کو مٹایا ہے۔"

(معجم اوسط، من اسمہ ابراهیم، ۲/۱۵۱، حدیث: ۲۸۴۳)

إِنَّمَآ أَمۡوَٰلُكُمۡ وَ أَوۡلَٰدُكُمۡ فِتۡنَةٞۚ وَ ٱللَّهُ عِندَهُۥٓ أَجۡرٌ عَظِيمٞ ﴿١٥﴾ فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ مَا ٱسۡتَطَعۡتُمۡ وَ ٱسۡمَعُواْ وَ أَطِيعُواْ وَ أَنفِقُواْ خَيۡرٗا لِّأَنفُسِكُمۡۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفۡسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ﴿١٦﴾

التغابن

تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو، اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا الظُّلْمَ ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن (ظالموں کے لئے) اندھیروں کی شکل میں ہوگا (یعنی عذاب کا سبب ہوگا) اور بخل (کنجوسی) سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں

کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔ بخل نے انہیں اس بات پر اکسایا کہ انہوں نے مسلمانوں کا (ناحق) خون بہایا اور ان کی حرمتوں کو حلال بنالیا" (حرام کردہ چیزوں کو حلال ٹھہرالیا)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ : الْبُخْلُ , وَسُوءُ الْخُلُقِ.

(الکتب» شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث : ۱۰۱۰۴)

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ مومن کے اندر دو خصلتیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں ایک بخل اور بداخلاقی۔

وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيلِ "

(الکتب» شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث : : ۱۰۱۲۲)

اور جاہل سخی یقیناً اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا ہے عابد بخیل سے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ ، وَلَا خَبٌّ ، وَلَا خَائِنٌ۔۔۔۔

(الکتب» مساوی الاخلاق للخرائطی رقم الحدیث : ۳۴۷)

سیّد نا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔ بخیل، مکّار اور احسان جتلانے والا جنت میں نہیں جائیں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ , قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللهِ , قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ , بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ ، وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللهِ , بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ , قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ ، وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْبَخِيْلِ الْعَابِدِ . (الکتب» شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث : ۱۰۱۲۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخی آدمی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے، اور بخیل اللہ سے دور، جنت سے دور، جہنم سے قریب ہے، اور نادان سخی اللہ کے نزدیک زیادہ پیارا ہے اس عابد سے جو بخیل ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا.

(اخرجہ احمد فی المسند ۲: ۴۴۱ برقم: ۹۶۹۱، والنسائی فی الجہاد برقم: ۳۱۱۰)

سیّد نا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" حرص و بخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں ہر گز جمع نہیں ہو سکتے۔"

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ؛ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلٰى تَرَاقِيْهِمَا, فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهِ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهُ, وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ. وَأَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۱۴۴۳، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۰۲۱).

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-"بخیل اور صدقہ دینے والوں کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنھوں نے لوہے کی زرہیں پہن رکھی ہوں، ان دونوں کے ہاتھ سینے اور حلق تک جکڑے ہوئے ہیں، صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ دیتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ دینے کا خیال کرتا ہے تو وہ زرہ مزید تنگ ہو جاتی ہے اور زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ مجھے تعجب ہوتا ہے بخیل پر کہ وہ جس فقر و ناداری سے بھاگنا چاہتا ہے, اس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اور جس ثروت و خوش حالی کا طالب ہوتا ہے وہی اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے وہ دنیا میں فقیروں کی سی زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں دولت مندوں کا سا اس سے محاسبہ ہوگا۔

سیّدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے سخاوت کی عزت پائی اور جس نے بخل کیا ذلت اٹھائی۔

۳۔ اسراف و فضول خرچی کرنا

ارشادِ ربّانی ہے:-

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ ۔۔۔ ﴿۱۴۳﴾ البقرہ

اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ معتدل بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزماں) تم پر گواہ بنیں۔

اعتدال انسانیت کے اعلیٰ ترین اوصاف حمیدہ میں سے ایک ہے دینِ اسلام اعتدال کی طرف رغبت دلاتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو ہر شعبہ حیات میں اعتدال ،سادگی اور میانہ روی اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ اسراف و فضول خرچی، عیش و عشرت اور نمود و نمائش سے گریز کا حکم دیتا ہے اور اس کے بر عکس عمل کرنے والوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ روزمرّہ کے اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا آدھی خوشحالی ہے۔ افراط و تفریط کا شکار انسان اپنے آپ کو بدحالی کے جہنم میں دھکیل دیتا ہے۔

شریعت اسلام میں افراط و تفریط دونوں کی گنجائش نہیں ہے۔ اسراف و فضول خرچی حکم الٰہی اور سنت کے خلاف ہیں اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو ناپسند فرماتے ہیں ان میں فضول خرچ بھی شامل ہیں۔ارشاد ہوتا ہے:-

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۠ ﴿۳۱﴾ الاعراف

اے آدم کی اولاد ! اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو، بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

اسراف و فضول خرچی کے مرتکب لوگوں کو شیطان کے بھائی قرار دیتے ہوئے ایسے لوگوں کی شدید مذمّت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ الاسراء

اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو۔ اور فضول خرچی سے مال نہ اُڑاؤ کہ فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے.

وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ۙ الانعام

اور بے جانہ خرچو بیشک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ غافر

اور یقیناً حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں۔

دین اسلام انسان کو معتدل راہ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ارشاد ہوتا ہے:-

وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ الاسراء

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور پہنو، جب تک اس میں فضول خرچی یا تکبر کی آمیزش (ملاوٹ) نہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ : كِتَابُ اللِّبَاسِ (بَابُ الْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ : حکم حسن : ۳۶۰۵)

سیّدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار وضو کرتے وقت زیادہ پانی بہار ہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے سعد! تم فضول خرچی کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وضو میں زیادہ پانی بہانا بھی فضول خرچی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اگرچہ تم دریا کے بہتے ہوئے پانی میں وضو کرو۔ (سنن ابن ماجہ: ۴۲۵، مشکوۃ، ص: ۴۷)

سیّدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فضول خرچی کے معنی یہ ہیں کہ مال کو باطل اور ناجائز جگہوں میں خرچ کیا جائے اگر نیکی کے کام میں خرچ کیا جائے تو وہ فضول خرچی نہیں۔ (زادالمسیر)

اعتدال کی راہ اختیار کرنے والا ہی حقیقی زندگی میں کامیاب وکامران ٹھہرتا ہے۔ ایسے لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند بھی ہیں۔

وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝۶۷ الفرقان

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ "

(صحیح البخاری/ کتاب الزکاۃ، حدیث: ۱۴۷۷)

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا' ان سے ابن اشوع نے' ان سے عامر شعبی نے۔ کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی وراد نے بیان کیا۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ انہیں کوئی ایسی حدیث لکھئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتیں پسند نہیں کرتا۔: "فضول بحث و مباحثہ، مال کو ضائع کرنا (فضول خرچی) اور زیادہ سوال کرنا (لوگوں سے بہت مانگنا)"

فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : "إِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ رِفْقَهُ فِي مَعِيْشَتِهِ"

سیّدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”کسی شخص کی دانائی میں سے یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنی معیشت میں اعتدال اختیار کرے۔“

(قال الالبانی فی "السلسلة الضعیفة و الموضوعة" (۲ / ۳۳) : ضعیف . رواه احمد (۵ / ۱۹۴) و من طریقه الثعلبی فی "تفسیره" (۳ / ۱۴۶ ، رواه امام الطبرانی، التفسیر الکبیر، ۱۹/ ۴۲)

امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مرفوع روایت نقل کی ہے کہ مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ ، وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ ، وَ مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ.

یعنی وہ شخص نامراد نہیں ہو سکتا جس نے استخارہ کیا، وہ شخص نادم وشرمندہ نہیں ہو سکتا جس نے مشورہ کیا اور وہ شخص محتاج نہیں ہو سکتا جس نے میانہ روی اختیار کی۔

(رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فی الأوسطِ والصغیرِ من طریقِ عبدِ السلامِ بن عبدِ القدوسِ وکِلَاہُمَا ضعیفٌ جدًّا، کَمَ الشَّیْخُ الالبَانِیُّ عَلَی الحَدِیثِ بِأَنَّہُ مَوضُوعٌ؛ حدیث رقم : ۵۰۵۶ فی "ضَعِیفِ الجَامِعِ")

عَنِ ابْنِ عَباسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ":إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ، وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ"(سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث : ۱۳۷۳، حکم الالبانی: حسن، الروض النضیر (۳۸۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ چال چلن، عمدہ اخلاق اور میانہ روی، نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " الِاقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ۔۔۔۔۔

(بیہقی، شعب الإیمان، ۵ : ۲۵۴، رقم : ۶۵۶۷ ،الطبرانی، المعجم الأوسط، ۷ : ۲۵، رقم : ۶۷۴۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- خرچ میں میانہ روی آدھی معیشت ہے۔

حضرت امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :جو شخص اعتدال کو اپنائے میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ کبھی بھی فقیر نہیں ہو گا۔ (وسائل جلد ۲: صفحہ :۴۱)

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو شخص معاشی زندگی میں اعتدال اور آمدنی و خرچ کا صحیح حساب و کتاب نہ رکھتا ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔ (وسائل جلد ۲ ص ۴۳)

۴۔ نظم و ضبط سے عاری زندگی

یہ کائنات اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم الشّان منصوبہ بندی کا شاہکار ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے ازل سے لے کر ابد تک وقوع پذیر والے حالات و واقعات اور ضروریات کو ایک انتہائی بے عیب منصوبے کے تحت رکھ دیا ہے۔ اس بات کا اظہار خود اللہ تعالیٰ نے قران مجید فرمایا ہے۔

الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَ خَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا ﴿۲﴾ الفرقان

وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ اور اس کی سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ کُلُّ اُنۡثٰی وَ مَا تَغِیۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَ مَا تَزۡدَادُ ؕ وَ کُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَہٗ بِمِقۡدَارٍ ﴿۸﴾ الرعد

خدا ہی اس بچے سے واقف ہے جو عورت کے پیٹ میں ہوتا ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی (واقف ہے)۔ اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے۔

یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ ازل سے نظامِ کائنات نظم و ضبط کے اٹوٹ انگ میں بندھا ہوا ہے۔ کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں جو اس دائرہ کار باہر ہو ،اس کائنات کاذرّہ ذرّہ نظم و ضبط میں بندھا ہوا ہے۔ اجرامِ فلکی سے لے کر خشکی و آبی مخلوقات تک سبھی نظم وضبط کی اک ڈور میں بندھے ہوئے ہیں۔

وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ۝۳۳ الانبیاء

اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو بنایا۔ (یہ) سب (یعنی سورج اور چاند اور ستارے) آسمان میں (اس طرح چلتے ہیں گویا) تیر رہے ہیں۔

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ۝۴۰ یٰس

نہ تو سورج ہی سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے۔ اور سب اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ یُکَوِّرُ الَّیۡلَ عَلَی النَّہَارِ وَ یُکَوِّرُ النَّہَارَ عَلَی الَّیۡلِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اَلَا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفَّارُ ﴿۵﴾ الزمر

اسی نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ (اور) وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو بس میں کر رکھا ہے۔ سب ایک وقت مقرر تک چلتے رہیں گے۔ دیکھو وہی غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

یُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّہَارِ وَ یُوۡلِجُ النَّہَارَ فِی الَّیۡلِ ۙ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ۫ۖ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ لَہُ الۡمُلۡکُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ مَا یَمۡلِکُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِیۡرٍ ﴿ؕ۱۳﴾ فاطر

وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور (وہی) دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے۔ ہر ایک ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے۔ اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی تو (کسی چیز کے) مالک نہیں۔

نجی زندگی ہو یا اجتماعی زندگی کی کامیابی تو نظم و ضبط کے اصول و قوانین کی تعمیل کرنے میں ہی پنہاں ہے۔ کوئی فرد واحد ہو یا قوم اگر وہ نظم و ضبط اور قوانین سے انحراف کریں تو پستی و ذلّت ہی ان کا مقدّر ٹھہرتی ہے۔

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اسلام ایک مکمل دین الٰہی کی حیثیت سے انسان کو اپنی زندگی میں عملی منصوبہ بندی پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کرتا ہے۔دینی فرائض کی انجام دہی کا معاملہ ہو یا دنیاوی معاملاتِ زندگی کی بات ہو۔ ہمارے دین نے ہماری مکمل رہنمائی فرمادی ہے۔ اور دین اسلام کی مکمل عملی تصویر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیّبہ سے دیکھی جا سکتی ہے۔ جو نظام حیات آپ لائے اس کے اعتدال اور اصول و ضبط کا عکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل سے روز روشن کی طرح واضح ہے۔

انسانی زندگی میں نظم وضبط کی اسی اہمیت کے پیش نظر سیّدنا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نصیحت فرماتے ہیں کوشش کرو کہ تمہاری زندگی کے اوقات چار حصوں میں تقسیم ہوں۔ ایک حصہ اللہ تعالیٰ سے مناجات (دعاؤں) کے لئے ، ایک حصہ کسب معاش کے لئے، اور ایک حصہ اپنے ان بھائیوں سے معاشرت کے لئے ،جو تمہارے عیوب سے تمہیں آگاہ کریں اور تم سے ظاہر و باطن میں مخلصانہ رویہ اپنائیں ، اور بعض اوقات کو اپنی جائز خوشی سے مختص کرو۔ اور جان لو کہ اس حصے کے ذریعے سے تم دیگر تین حصوں پر بھی تسلط حاصل کرلوگے۔ (بحارالانوار)

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ ﴿١١﴾ الرعد

بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِی الْاُمُوْرِ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ امور کو پسند کرتے ہیں)"۔

(صححہ الألبانی فی "الصحیحۃ" (۳۸۴/۱) برقم: ۱۸۹۰)

اس کے معانی یہ ہیں کہ مومن کی زندگی کا ہر ایک لمحہ بیش قیمت ہے۔ اسے چاہئے کہ اس حیات فانی کو اعلیٰ پائے کے کار خیر میں صرف کرے نہ کہ فضول اور بیکار کاموں میں ضائع ہونا چاہیے۔

اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵ الرحمٰن

سورج اور چاند حساب سے ہیں۔

وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ۝۸ وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ۝۹ الرحمٰن

اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ۔

وَ مِنۡ رَّحۡمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ لِتَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ القصص

اور اس نے اپنی مہر سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم حق مانو۔

روزے کو ہی لے لیجئے جس کا مقصد ہی مسلمانوں کے اندر تقویٰ اور نظم و ضبط پیدا کرنا ہے۔ سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات طیّبہ کے آخری لمحات میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے دیگر فرزندوں و دیگر جن تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصیت نامہ پہنچے، کو یوں نصیحت فرمائی ہے: میں تمہیں تقویٰ الٰہی اور تمام کاموں میں نظم و نسق کی تلقین کرتا ہوں۔

اس نصیحت سے ہی نتیجہ اخذ کر لیجئے کہ سماجی و معاشی نمو و ترقی کے لئے ہر انسان کو اعلیٰ پائے کی منصوبہ بندی اور نظام الاوقات کی ضرورت ہے۔

معنوی اسباب

انسانی رزق میں کمی واقع ہو جانے کے کچھ معنوی اسباب بھی ہیں جن کو کرنے یا نہ کرنے کے باعث انسان اپنے رزق کو حاصل کرنے سے محروم کردیا جاتا ہے۔ اب ہم انہی اسباب کا ذکر کرتے ہیں۔

توبہ واستغفار نہ کرنا

انسانی زندگی پر گناہوں کے اثرات کئی ایک طرح سے مرتّب ہوتے ہیں جن میں سے ایک اثر کا نتیجہ انسانی رزق میں کمی و تنگی کا واقع ہو جانا ہے۔انسان کے گناہ اس کے لئے نحوست و عذاب کا سبب بن جاتے ہیں۔

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:-

وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ طہ

اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ تقویٰ اختیار کیا جائے تو وہ برکات نازل فرمائے گا۔ لیکن سرکشی کرنے والے عذابِ الٰہی کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ معاذاللہ

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝۹۶ (سورۃ الاعراف، آیت: ۹۶)

ترجمہ :اور اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقوی اختیار کرتے، تو ہم آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے ان پر کھول دیتے، لیکن انھوں نے جھٹلایا اس لیے ہم نے ان کی کمائی کی پاداش میں ان کو پکڑ لیا۔

عَنْ ثَوْبَانَ , قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ , وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ , وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِذَنْبٍ يُصِيْبُهُ."

(سنن ابن ماجہ » کتاب الفتن، باب العقوبات، رقم الحدیث: ۴۰۲۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیکی عمر کو زیادہ کر دیتی ہے، اور تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز نہیں لوٹاتی، اور آدمی (حلال) رزق سے اپنی اس گناہ کی وجہ سے محروم کر دیا جاتا ہے جسے وہ کر بیٹھتا ہے۔

ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ بِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِی النَّاسِ لِیُذِیۡقَهُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۱﴾ الروم

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تاکہ خدا اُن کو اُن کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں۔

انسان اپنے رزق میں واقع ہو جانے والی تنگی کا ذمہ دار تقدیر کو ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بتادیا کہ انسانی مصائب کا اصل ذمہ دار کون ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَ مَاۤ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿ؕ۳۰﴾ الشوریٰ

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پہ ناشکری کرنے والے بھوک اور خوف ایسے مصائب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرۡیَۃً کَانَتۡ اٰمِنَۃً مُّطۡمَئِنَّۃً یَّاۡتِیۡهَا رِزۡقُهَا رَغَدًا مِّنۡ کُلِّ مَکَانٍ فَکَفَرَتۡ بِاَنۡعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الۡجُوۡعِ وَ الۡخَوۡفِ بِمَا کَانُوۡا یَصۡنَعُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ النحل

اور خدا ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ (ہر طرح) امن چین سے بستی تھی ہر طرف سے رزق بافراعنت چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے ان کے اعمال کے سبب ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا۔

يَخَافُ عَلٰى نَفْسِهِ مَنْ يَّتُوْبُ

وہ ڈر رہے ہیں جو ہمہ وقت توبہ واستغفار میں مصروف رہتے ہیں۔

فَكَيْفَ بِحَالَةِ مَنْ لَّا يَتُوْبُ

توان کا کیا حال ہوگا جو سرے سے ہی توبہ واستغفار سے غافل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ النحل

جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) اُن کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے.

اور توبہ و استغفار نہ کرنا رزق میں کمی کا باعث بنتا ہے ؛امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: إِذَا أَبْطَأَتِ الْأَرْزَاقُ عَلَيْكَ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يُوَسِّعْ عَلَيْكَ فِيْهَا" (بحار الانوار ۷۷:۰۷ ۲، تحف العقول : ۱۷۴)

جب تم پر رزق کی کمی ہو جائے تو اپنے گناہوں سے توبہ کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے رزق میں برکت دے گا۔

رازق حقیقی پر توکّل نہ رکھنا

اپنے نیک اور صالح بندوں کو حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے :-

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ المائدہ

اور خدا سے ڈرتے رہو اور مومنو کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

کیا اس بات میں کوئی شبہ ہے کہ جس قدر بھی مخلوقات اللہ جل شانہ نے تخلیق کی ہیں ان سب کا رزق اپنے ہی دست قدرت میں رکھا۔ آسمانوں کی وسعتوں سے لے کر سمندر کی گہرائیوں اور زمین کی پہنائیوں تک کوئی ایسا ذی روح نہیں جسے رزق اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے نہ ملتا ہو۔ چرند ہو یا پرند سبھی اس پر توکّل کرتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ نے انسان اور دوسری مخلوقات کے لئے رزق کے حصول میں مدد معاون ہونے والے کچھ طبیعی اور معنوی اسباب بھی پیدا فرمائے ہیں جنہیں اختیار کرکے سبھی اپنا اپنا حصّہ پاتے ہیں۔ لیکن ان اسباب کے باوجود انسان کو اس بات پر کامل یقین رکھنا چاہئے کہ رازق حقیقی صرف اللہ ربّ العالمین ہی ہے، سبھی اس کے در کے فقیر ہیں۔ اللہ جو خیر الرازقین ہے اس پر توکّل رزق میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ یونس

اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر بھروسہ کرو اگر مسلمان ہو۔

سورہ مائدہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ المائدہ

اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم مومن ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امّت مسلمہ کو اللہ جل شانہ پر بھروسہ کرنے کی ہدائت فرمائی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفاً بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ هُمَ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) (صحیح بخاری: ۵۲۷۰، صحیح مسلم: ۳۲۱)

"میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے، بدفالی نہیں لیتے، آگ سے نہیں دغواتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

جب کہ مخلوق خدا کو رازق ماننے والا اپنا رزق گنوا بیٹھتا ہے۔ اولیاء اللہ کا یہ وصف ہے کہ وہ اللہ عزّوجل پر ہی توکل کرتے ہیں۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٤ الممتحنة

اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

تُلّہ بَنھ توکّل والا، ہو مردانہ تریئے ھو
جِس دُکھ تھیں سُکھ حاصل ہووے، اُس دُکھ تھیں نہ ڈریئے ھو
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا آیا، چِت اُسے وَل دھریئے ھو
اوہ بے پرواہ درگاہ ہے باہو، اوتھے رورو حاصل بھریئے ھو

اپنے ان پنجابی ابیات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکّل کرکے مردانہ وار، فقر کے راستے میں چلنا چاہیے۔ جس دکھ کے بعد سکھ حاصل ہونا ہو اس دکھ کا سامنا کرتے ہوئے ہرگز خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔ انسان کو قرآنِ مجید کے اس حکم کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر دکھ سکھ ساتھ ساتھ ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تو بے نیاز اور بے پرواہ ہے اس سے رورو کر "وصال" یعنی اپنی مراد طلب کرنا چاہیے۔

اگر کوئی انسان یہ سمجھ لے کہ مادی اسباب ہی اس کے رزق کے ماوی وملجا ہیں تو ایسے شخص میں کچھ بھلائی نہیں۔ چاہے وہ لاکھوں دلیلیں اپنے ساتھ لیے پھر رہا ہو۔ حصول رزق کے لئے اسباب اختیار کرنا عقل مندوں کا شیوہ ہے لیکن ان نظر ہمیشہ رازق حقیقی پر ہی رہتی ہے۔ اور وہ قال وقیل اور دلیل کے پھندوں میں نہیں جکڑے جاتے۔

دلیلاں چھوڑ وجودوں، ہو ہشیار فقیرا ھُو

بَنھ توکل پنچھی اُڈدے، پلّے خرچ نہ زیرا ھُو

روز روزی اُڈ کھان ہمیشہ، نہیں کردے نال ذخیرا ھُو

مولا خرچ پہنچاوے باھو، جو پتھر وچ کیڑا ھُو

سلطان باھو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انسان کو نصیحت فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیاوی حاجات اور ضروریات کے لئے دکھی اور غم زدہ نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہارے نصیب میں لکھ دیا ہے وہ تمہیں مل کر رہے گا۔ پرندے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ہی بھروسے اور توکّل پر اڑتے پھرتے ہیں اور ایک ذرہ بھی رزق کا اپنے ساتھ نہیں لیے پھرتے اور جب شام ڈھلے اپنے آشیانوں کی راہ لیتے ہیں تو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں اور جمع جتھّا کرنے کے لئے ایک دانہ بھی اپنے ساتھ نہیں لاتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ تو وہ رازق ہے جو پتھر کے اندر موجود کیڑے کو بھی رزق عطا فرماتا ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا:-

رزق نہ پلے باندھتے پنچھی اور درویش

جن کا تکیہ رب ہے ان کا رزق ہمیش

عَنْ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ": يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: مَا مِنْ مَخْلُوقٍ يَعْتَصِمُ بِمَخْلُوقٍ دُونِي إِلَّا قَطَعْتُ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ دُونِهِ, فَإِنْ سَأَلَنِي لَمْ أُعْطِهِ، وَإِنْ دَعَانِي لَمْ أُجِبْهُ, وَمَا مِنْ مَخْلُوقٍ يَعْتَصِمُ بِي دُونَ خَلْقِي إِلَّا ضَمَّنْتُ السَّمَاوَاتِ والْأَرْضَ رِزْقَهُ, فَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَإِنْ دَعَانِي لَأَجَبْتُهُ, وَإِنِ اسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ."

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص بھی میری مخلوق پر بھروسہ کرے اور مجھ سے نہ مانگے میں آسمان اور زمین کے اسباب کو اس کے لئے قطع کر دیتا ہوں، اس کے بعد اگر مجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو میں اسے نہیں عطا نہیں کرتا اور اگر مجھے پکارے تو میں اسے جواب نہیں دیتا، لیکن اگر کوئی میری مخلوق پر نہیں بلکہ خود مجھ پر بھروسہ کرے، تو میں آسمان اور زمین کو اس کے رزق کا ضامن

قرار دوں گا، اور وہ اگر مجھے پکارے گا تو میں اس کی پکار کا جواب دوں گا اور اگر مجھ سے کوئی چیز مانگے گا تو میں اسے عطا کروں گا اور اگر مجھ سے مغفرت و بخشش چاہے تو میں اسے معاف کروں گا۔"

(اعلام الدین فی صفات المومنین ؛ تالیف: الشیخ الحسن بن ابی الحسن محمد الدیلمی ص: ۲۱۳ ،امالی ، شیخ طوسی: ۱۲۱۰، ص: ۵۸۵)

قال صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَتَحَ عَلٰى نَفْسِهِ بَاباً مِنَ السَّؤالِ فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ بَاباً مِنَ الْفَقْرِ۔

(قال العراقی: رواہ الترمذی من حدیث إبی کبشۃ الانماری بلفظ ولا یفتح عبد باب مسألۃ إلا فتح اللہ علیہ باب فقر او کلمۃ نحوہا و قال حسن صحیح.)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:-

جو شخص اپنے لئے لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے، اللہ تعالیٰ فقر کے ستّر دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

أتطلُبُ رِزْقَ اللهِ من عند غيْرِه

کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا غیر یعنی دوسروں سے رزق مانگتے پھرتے ہو

وتُصْبِحُ من خوْفِ العواقِبِ آمنا

اور اس طرح تم زمانے کے مصائب و عواقب سے محفوظ ہونے کی خام خیالی میں مبتلا ہو

وترضى بصَرّافٍ وإنْ كان مُشرِكاً

حیف کہ تم ایک مشرک صراف کے ضامن بننے پر راضی ہو جاتے ہو

ضَميناً ولا تَرْضى بربّكَ ضامنا

لیکن اپنے پروردگار کی ضمانت پر تمہیں بھروسہ نہیں۔

كأنك لم تقرأ بما في كتابه

گویا تم نے رزق کے متعلق قرآنی آیات کو پڑھا ہی نہیں

فأصبحت منحول اليقين مباينا

اس لئے تم راہ حق سے جدا اور یقین سے منحرف معلوم ہوتے ہو

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ، حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے والا قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا، یعنی نہایت بے آبرو ہو کر۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ، باب کراہۃ المسالۃ للناس، رقم الحدیث: ۱۰۴۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کیا وہ یقیناً آگ مانگ رہا ہے تو کم کر لے یا زیادہ کر لے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب النھی عن المسئلہ: ۱۰۴۱، سنن ابن ماجہ، الزکاۃ: ۱۸۳۸، مسند احمد بن حنبل: ۲۳۱/۲).

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {سَلُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ مِنْ فَضْلِهِ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ}۔ الفرج بعد الشدۃ لابن ابی الدنیا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اے ابن آدم ! اس دن کی فکر (یعنی اپنے آنے والے کل کا) کا بوجھ جو ابھی آیا نہیں، آج کے اپنے دن پر نہ ڈال کہ جو آچکا ہے۔ اس لیے کہ اگر ایک دن بھی تیری زندگی کا باقی ہوگا، تو اللہ تیرا رزق تجھ تک پہنچائے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ,قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدَيِ اللهِ أَوْثَقَ مِنْهُ بِمَا فِي يَدَيْهِ ."

الکتب « مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ سب سے طاقتور ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔اور جو شخص یہ چاہے کہ سب سے عزّت دار ہو جائے تو اسے چاہئے کہ تقویٰ کو اختیار کرے اور جو یہ چاہے کہ سب لوگوں سے دولت مند ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود ہر شے سے زیادہ اس شے پر بھروسہ جو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے۔

دانا و عقل مند شخص وہی ہے جو اپنے ہر معاملے میں اللہ جل شانہ پر ہی توکل اور بھروسہ کرے اور اسی کے حکم کے مطابق جہد مسلسل کو اپنا شعار بنائے۔ کیونکہ اسباب اختیار کرنے حکم بھی

اسی خالق حقیقی نے دیا ہے جس نے رزق عطا کرنا ہے۔ مومن بندے ہر حال میں اپنے ربّ کریم پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

قطع رحمی یعنی رشتے ناطے توڑنے کا مرتکب ہونا

قطع رحمی کی مذمّت میں اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتے ہیں :-

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا۝۱ النساء

اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بیشک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

سورہ رعد میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ۝۲۵ رعد

اور جو لوگ خدا سے عہد واثق کرکے اس کو توڑ ڈالتے اور (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو قطع کردیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں۔ ایسوں پر لعنت ہے اور ان کے لیے گھر بھی برا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : "میرے خلیل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ رشتہ دار میرے ساتھ بے رخی کا برتاؤ (سلوک) ہی کیوں نہ کریں "۔(معجم طبرانی کبیر)

رزق کم ہونے اور فقروفاقہ میں گھر جانے کے عوامل واسباب میں سے ایک سبب انسان کا اپنے عزیز واقرب سے سے قطع تعلّقی کو اختیار کرلینا ہے، جس طرح کسی انسان کے جلدی مرجانے میں قطع رحم مؤثر ہے اسی طرح فقراور غربت و تنگ دستی میں بھی مؤثر ہے اور صلہ رحمی کا مظاہرہ انسانی رزق میں وسعت وفراخی لانے کا موجب بنتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل ہے: صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْاَعْمَالَ وَ تُنْمِي الْاَمْوَالَ؛ صلہ رحم انسانی اعمال کو پاکیزہ اور اس کے مال ودولت میں برکت پیدا کرتا ہے۔

وعن حذیفۃ فی حدیث الشفاعۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : "وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا." صحیح مسلم ۱-/کتاب الایمان ۸۴-/ باب ادنی اہل الجنتہ منزلۃ فیہا / حدیث رقم : ۱۹۵

صحیح مسلم کی ایک روایت میں آتا ہے کہ صلہ رحمی اور امانت پل صراط کے دونوں اطراف میں موجود ہونگے جس نے بھی انہیں ضائع کیا ہوگا یہ اسے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔

صدقہ وخیرات نہ کرنا

کوتاہ عقل لوگ سمجھتے ہیں ہیں کہ صدقہ و خیرات کرنے سے ان کے مال واسباب میں کمی واقع ہو جائے گی۔ حالانکہ حقیقت اس کے بر عکس ہے اللہ جل شانہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرنے سے انسان کے رزق میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دنیاوی مال و دولت سے محبت انسان کی فطرت میں رچی بسی ہوئی ہے اور اس کی اسی شدید محبت کو قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے:

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨ العادیات

وہ تو مال سے سخت محبت کرنے والا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ....((صحیح مسلم باب استحباب العفو، صحیح البخاری، کتاب البر والصلۃ، باب استجاب العفو والتواضع، رقم: ۲۰۸۸)

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد مبارک نے انسان کے باطل خیال کو رد کر دیا کہ صدقہ اس کے مال کو کم کرتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے:- اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.

صدقہ کے ذریعہ رزق کو اپنے اوپر نازل کراؤ۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، وفیض القدیر للمناوی عن جبیر بن مطعمِ

استعینوا علی الرزق بالصدقۃ. تخریج السیوطی (فر) عن عبداللہ بن عمرو المزنی.

تحقیق الالبانی (ضعیف) رقم الحدیث : ۸۱۸ فی ضعیف الجامع.

استنزلوا الرزق بالصدقۃ. تخریج السیوطی (ہب) عن علی (عد) عن جبیر بن مطعم (ابو الشیخ) عن ابی ہریرۃ. تحقیق الالبانی (ضعیف) رقم الحدیث :۸۳۱ فی ضعیف الجامع.

حضرت امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مِفْتَاحاً وَمِفْتَاحُ الرِّزْقِ الصَّدَقَةُ۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہر چیز کی ایک چابی ہے اور رزق وروزی کی چابی صدقہ دینا ہے۔

زنا کا مرتکب ہونا

زنا کرنے سے انسان کے رزق میں واقع ہوتی ہے۔

رواہ ابن عمر رضی اللہ عنہما: ((الزِّنَا يُوْرِثُ الْفَقْرَ)) (الجامع الصغیر عن ابن عمر وسندہ منکر، شعب الایمان للبیھقی، باب فی تحریم الفروج، الحدیث: ۵۴۱۸، ج۴، ص: ۳۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "زنا تنگ دستی (غربت) لاتا ہے۔"

عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه نقل عن النبي صلى الله عليه وسلم قوله: ((في الزنا ست خصال، ثلاث في الدنيا وثلاث في الآخرة، أما اللواتي في الدنيا فيذهب ببهاء الوجه، ويورث الفقر، وينقص العمر، وأما اللاتي في الآخرة فيورث السخط وسوء الحساب والخلود في النار)) (الطبرانی فی الأوسط عن ابن عباس، وفی إسنادہ مقال کبیر)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"زنا سے بچو اس لئے کہ اس میں چھ نقصان پائے جاتے ہیں: تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔

دنیا کے تین نقصان یہ ہیں:

۱۔(زانی مرد و عورت کے) چہرے کا نور ختم ہو جاتا ہے۔۲۔ فقری اور تنگدستی پیدا کرتا ہے۔۳۔ زانی کی عمر کو کم کر دیتا ہے۔

آخرت میں تین نقصان یہ ہونگے۔

۱۔اللہ کے غضب کو لازم کرتا ہے۔۲۔حساب کتاب کی خرابی کا موجب ہے۔۳۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔

زنا کرنا ایک سخت جرم اور قبیح فعل ہے اس سے بچنا ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ دین اسلام اپنے پیروکاروں پاکیزہ زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔ اور زنا کو ایک بے حیائی اور بدترین راہ قرار دیتا ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ الاسراء

زنا کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ

...... ﴿۳۰﴾ النّور

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

۔﴿۳۱﴾ النّور

اور اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں،
اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ
بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا
يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا يَعْصِيْنَكَ
فِىْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

الممتحنۃ

اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی **اور نہ بدکاری** اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ (رواہ البخاری رقم: ۲۴۷۵، ومسلم: ۵۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زانی زناکاری کے وقت مومن نہیں رہتا۔

رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ - (جامع ترمذی۔ جلد دوم۔ ایمان کا بیان۔ حدیث: ۵۳۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے اور اس پر سائے کی طرح رہتا ہے جب وہ اس گناہ سے نکلتا ہے تو ایمان واپس لوٹ آتا ہے۔

زنا کو شرک کے بعد سب سے بڑا جرم اور گناہ کہا جاتا ہے یہی وجہ ہے شریعت نے اس کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے انتہائی سخت سزائیں مقرر کی گئیں ہیں۔

قال الامام احمد بن حنبل - رحمہ اللہ تعالیٰ -: لَيْسَ بَعْدَ قَتْلِ النَّفْسِ أَعْظَمَ مِنَ الزِّنَا.

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ قتل کے بعد زنا سے بڑھ کر کوئی اور گناہ ہو۔

قرآن وحدیث نے اس مذموم فعل کی بڑی مذمت فرمائی ہے، جو اس سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا اور جس نے عمل وبیجہ کو اختیار کر لیا اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قہر اور غضب کا خود کو مستحق ٹھہرالیا۔

وَرُوِيَ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ لَيَلْعَنَّ الشَّيْخَ الزَّانِيَ وَإِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاةِ لَيُؤْذِيُ أَهْلَ النَّارِ نَتَنُ رِيْحِهَا۔ (ضعیف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ساتوں آسمان ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتے ہیں اور فرمایا بے شک زنا کرنے والوں کی شرم گاہوں کی بدبو سے جہنمیوں کو تکلیف دی جائے گی۔ (رواہ البزار عن بریدہ رضی اللہ عنہ، زواجر ص: ۲۲۲ج: ۲ ، مظہری)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِيَّاكُمْ وَ الزِّنَا فَإِنَّ فِيْهِ سِتَّ خِصَالٍ ثَلَاثاً فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثاً فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا الَّتِيُ فِي الدُّنْيَا فَذَهَابُ الْبَهَاءِ وَ دَوَامُ

الْفَقْرِ وَ قِصَرُ الْعُمُرِ وَ أَمَّا الَّتِيْ فِي الْآخِرَةِ سَخَطُ اللهِ وَ سُوْءُ الْحِسَابِ وَ الْخُلُوْدِ فِي النَّارِ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ :(أَنَّ سَخَطَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُوْنَ)۔

فهذا إسناد ضعيف مسلمة بن على الخشنى متروك و إبو عبد الرحمٰن الكوفى مجهول الآية فى التخليد إنما وردت فى الكفار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : "زنا سے بچتے رہو کیونکہ یہ جسم کی تازگی کو ختم کرتا ہے اور طویل تنگدستی کا باعث بنتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی، حساب میں سختی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جلنے کا سبب ہے۔"

(شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، رقم الحدیث: ۵۴۷۵)

زنا اس قدر غلیظ عمل ہے جس کے اثرات نہ صرف نفسیاتی و جسمانی ساخت کو بگاڑ کے رکھ دیتے ہیں بلکہ انسان کی معاشی حالت کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ آپ کے قرب و جوار میں کئی ایک ایسے لوگ ہوں گے جنھوں نے اس لت کا شکار ہو مال و دولت ، گھربار اور رشتے ناطے سب گنوا دیے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔

أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْخَطِيبِ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ الْحَسَنِ الْخَلَال، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَاسِ الْخَزَازِ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيِّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى: أَنَا قَاتِلُ الْقَتَّالِينَ، وَمُفْقِرُ الزُّنَاةِ.

وَفِي الأَثَرِ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: "أَنَا مُهْلِكُ الطُّغَاةِ، وَمُفْقِرُ الزُّنَاةِ."

(ضَعِيفٌ)

حدیث قدسی میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کہ میں سرکشوں کو ہلاک اور زانیوں کو فقیر کر دیتا ہوں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "زنا تنگدستی پیدا کرتا ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتا ہے۔" اللہ عزوجل فرماتا ہے: "میں نے عہد کر رکھا ہے کہ میں زانی کو فقیر کردوں گا چاہے کچھ عرصہ بعد ہی سہی۔"

(کنزالعمال، کتاب الحدود، الباب الثانی فی انواع الحدود، رقم ۱۳۰۱۸، ج ۵، ص ۱۲۶)

"زنا کبیرہ گناہوں میں سے بہت بڑا گناہ ہے اور زانی پر قیامت تک اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت برستی رہے گی اور (ہاں) اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیں گے۔" (رواہ النسائی طرفہ الاخیر فی السنن، کتاب قطع السارق، باب تعظیم السرقۃ، رقم: ۴۸۷۶، ص: ۲۴۰۳)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيثًا وَقَالَ فِيهِ" : مَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الزِّنَا وَالرِّبَا إِلَّا أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عِقَابَ اللهِ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-جب کسی قوم میں سود اور زنا عام ہوجائیں تو وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا حق دار بنالیتی ہے۔ (المستدرک: ۲/۳۷)

وَقَالَ اِبْنُ أَبِي الدُّنْيَا حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ»: مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا رَجُلٌ فِي رَحِمٍ لَا يَحِلُّ لَهُ۔

شرک کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ایک آدمی کا اس عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنا ہے جو اس کے لئے حلال نہ تھی۔ (ابن ابی الدنیا عن الہیثم بن مالک الطائی، زواجر ص: ۲۳۵، ج: ۲)

رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین اشخاص جنت میں داخل نہ ہوں گے: (۱) بوڑھا زانی (بوڑھا ہو جانے کے باوجود زنا کرنے والا) (۲) جھوٹا امام اور (۳) مغرور فقیر۔"

(البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند سلمان الفارسی، الحدیث: ۲۵۲۹، ج۶، ص ۴۹۳)

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ" : إِنَّ الزُّنَاةَ تَشْتَعِلُ وُجُوهُهُمْ نَارًا.

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زانیوں کے چہروں میں آگ بھڑک رہی ہوگی۔ (الترغیب والترہیب ج ۳ رقم الحدیث : ۳۵۲۴، مجمع الزوائد ج: ۶ ص: ۲۵۵)

زناکاری کو بطور پیشہ اپنانا انتہائی رذالت کا کام ہے جیسا کہ آج کل ہم دنیا کے کئی ایک ممالک میں اس کا اثر دیکھتے ہیں کہ وہاں اسے باقاعدہ قانونی تحفظ کی چھتری فراہم کر دی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زناکاری کو روزگار کا ذریعہ بنانے سے سخت منع فرمایا اور اس کی اجرت کو ناجائز قرار دیا

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

(وروی البخاری: ۲۸۰۳، ومسلم: ۲۹۳۰)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کہانت کا معاوضہ لینے سے منع فرمایا ہے"۔

ایک دوسری روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یوں بیان کئے گئے ہیں:

(شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ)۔

سب سے بری کمائی زنا کی کمائی اور کتے کو فروخت کرکے حاصل کی گئی آمدنی ہے اور حجامت کے ذریعہ کمائی کرنا ہے۔" (صحیح مسلم: ۸۶۵۱)

نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک سونا

بنی نوع انسان پر اللہ ربّ العزّت کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے صبح کے اوقات میں برکت نصیب فرمادی۔ فجر کا وقت کتنا قدر و منزلت والا اور بابرکت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ فجر کی قسم اٹھاتا ہے۔اور فرماتا ہے:-

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۭ﴿۵﴾ الفجر

اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب چل دے کیوں اس میں عقلمند کے لیے قسم ہوئی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:-«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِيْ بُكُوْرِهَا» رواہ ابوداؤد فی سننہ (کتاب: الجہاد، باب: فی الابتکار فی السفر، رقم: (۲۶۰۶)، (۵۷/۳)

یااے اللہ! میری امّت کے صبح کے وقت میں برکتیں نازل فرما۔

اکثر مسلمان بہن بھائی نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سو جاتے ہیں حلانکہ یہ وقت حصولِ فیوض وبرکات کے لیے ہے۔ حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صبح کے وقت سونا بدبختی اور نحوست ہے، اس وقت کا سونا رزق کو روکتا اور (انسانی) بدن کی رنگت کو پیلا

(زرد) کر دیتا ہے اس وقت میں سونا بد قسمتی کا سبب بنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع شمس تک رزق کی تقسیم فرماتا ہے پس ایسے وقت میں سونے سے پرہیز کرو۔

أَلا إنّ نَوْماتِ الضحى تُورثُ الفَتَى

خَبالاً و نوماتُ العُصير جنون

رزق میں بے برکتی، کمی اور تنگی کا ایک سبب صبح صادق سے لے کر طلوع شمس کے دوران سونا ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَن صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ....) اِخرجہ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، (۱/ ۴۵۴)، برقم: (۶۵۷)

جس نے نماز فجر (باجماعت) ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ (امان) میں ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ»

(الترغیب: ۲/۵۳۰، مسند احمد: ۵۲۹۰، شعب الایمان: ۴۴۰۲، اسنادہ ضعیف جداً)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے وقت سونا رزق سے محروم کردیتا ہے۔

آئمہ اکرام اور فقہائے اکرام کے نزدیک بھی صبح کے وقت سونا مکروہ ہے۔

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "مصنف": (۲۲۲/۵) حدیث نمبر: (۲۵۴۴۲) میں عروہ بن زبیر سے صحیح سند کیساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹوں کو صبح کے وقت سونے سے منع فرماتے تھے۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے:-لَا تَنَامُوْا عَنْ طَلَبِ أَرْزَاقِكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

(دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵ : ۳۵، رقم الحدیث : ۷۳۸۰ ، عجلونی، کشف الخفاء، ۲ : ۲۶، رقم الحدیث : ۱۵۸۸)

”فجر کی نماز سے لے کر سورج کے طلوع تک رزق کی جد و جہد کئے بغیر سویا نہ کرو۔“

صبح کے وقت میں لاتعداد خیر و برکات اور رحمتیں عطا کر رکھی ہیں۔اب یہ اس انسان کی ہی بد قسمتی اور حرماں نصیبی ہی ہو گی کہ وہ ان خیر و برکات سے خود کو محروم کر لے۔بہتر یہی ہوگا کہ نماز فجر کو ادا کرنے کے بعد اذکارِالٰہی میں وقت صرف کیا جائے اور اگر ممکن ہو تو نماز چاشت ادا کرکے اپنے کاروبار یا ملازمت کے گھر سے نکلا جائے۔

عَنْ أَبِيْ الدَّرْدَاءِ و أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ : (ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِيْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، أَكْفِكَ آخِرَهُ) رواہ الترمذی (۴۳۷) ، وصححہ الشیخ الالبانی

حضرت ابو درداء اور حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ : (اے ابن آدم ! میرے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعات پڑھو، (دن کے) آخری حصہ میں مَیں تمہیں کافی ہو جاؤنگا)۔ یعنی جو تمہاری ضروریات ہیں پوری کرونگا۔

ایک روایت میں یوں بیان فرمایا گیا ہے: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُقَسِّمُ أَرْزَاقَ النَّاسِ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

(شعب الایمان، ۴۴۰۵، فصل فی النوم الذی نعمۃ اللہ الخ، إسنادہ ضعیف)

کہ اللہ عزّوجل صبح صادق سے لے کر طلوع شمس تک مخلوق کے لیے رزق تقسیم کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔رزق کے حاصل کرنے میں دن کی ابتداء کا وقت اختیار کرو، کیونکہ دن کے اوّل وقت میں برکت اور کامیابی ہے۔'' (مجمع الزوائد : ۴/۶۴)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک ذکر خدا میں لگے رہنا رزق کے حصول میں زیادہ باعثِ نفع ہے اس بات سے کہ دنیا کے کونے کونے میں پھرتا رہے۔" (کنزالعمال: ۴/۴۸)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات منسوب ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :- سورج کی کرنیں زمین پر پڑنے سے پہلے نیند سے اٹھ جاؤ - کیونکہ اس وقت (مخلوق میں) رزق تقسیم کیا جارہا ہوتا ہے.

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی ارشاد ہے کہ صبح سویرے رزق وروزی کے لئے نکلنا روزی میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں " ہمیشہ تلاش اور کوشش کیا کرو ! جب بھی صبح کی نماز سے فارغ ہو کر (مسجد سے) واپس آجاؤ تو اسی وقت صبح سویرے روزی اور حلال کمائی کے لئے نکل جاؤ، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں رزق وروزی عطا کردیں اور تمہاری مدد فرمائیں."

یتیم و مسکین کی حق تلفی اور دولت کی اندھی محبت

کچھ لوگ دولت کی ہوس میں اس قدر اندھے ہو جاتے ہیں کہ یتیموں کی میراث اور مال و جائیداد پر قبضہ کرکے ان کو گھروں سے نکال دیتے ہیں اور اس طرح ان مجبور و بے کس بچوں کو در بدر ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ یہ ظالم لوگ ذرا سے دنیاوی فائدے کے لیے اللہ قہار وجبّار کے عذاب کو دعوت دے رہے ہوتے ہیں۔ ایسے ناعاقبت اندیش لوگوں کو اللہ تعالیٰ خبردار کرتے ہوئے فرما رہا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝١٠ النساء

جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں در حقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝٢ النساء

یتیموں کے مال اُن کو واپس دو، اچھے مال کو برے مال سے نہ بدل لو، اور اُن کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ ۙ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِ ۚ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلۡ لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الۡيَتِيۡمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ۙ﴿۱۸﴾ وَ تَاۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ اَكۡلًا لَّمًّا ۙ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ﴿۲۰﴾ الفجر

لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے، جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی، اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے، تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا، یوں نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے، اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو۔

اللہ جل جلالہ نے یتیم و مسکین کے مال و میراث کی حفاظت کا حکم دیتے فرمایا:-

وَ لَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ

--------﴿۱۵۲﴾ الانعام

اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے۔

دوسرے مقام پہ ارشاد فرمایا:-

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ النساء

اور یتیموں کو بالغ ہونے تک کام کاج میں مصروف رکھو پھر (بالغ ہونے پر) اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کردو اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے (یعنی بڑے ہو کر تم سے اپنا مال واپس لے لیں گے) اس کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ اڑا دینا۔ جو شخص آسودہ حال ہو اس کو (ایسے مال سے قطعی طور پر) پرہیز رکھنا چاہیئے اور جو بے مقدور ہو وہ مناسب طور پر (یعنی بقدر خدمت) کچھ لے لے اور جب ان کا مال ان کے حوالے کرنے لگو تو گواہ کر لیا کرو۔ اور حقیقت میں تو خدا ہی (گواہ اور) حساب لینے والا کافی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ:

«الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۲۷٦٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سات ہلاک کر ڈالنے والے گناہوں سے بچو، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ میں پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔"

امانت میں خیانت کرنا

ایمان کے اجزاء میں سے ایک اہم جزو لوگوں کی امانتوں کو ادا کرنا ہے، قران مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ ۔۔ ﴿۲۸۳﴾ البقرہ

تو امانت دار کو چاہیئے کہ صاحبِ امانت کی امانت ادا کردے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ الانفال

اے ایمان والو ! اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

وَ لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

العنکبوت

اور ضرور اللہ ظاہر کر دے گا ایمان والوں کو اور ضرور ظاہر کر دے گا منافقوں کو۔

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو اپنے پیروکاروں کو اعلیٰ ترین انسانی اوصاف سے مزّین دیکھنا چاہتا ہے۔ جو دوسرے انسانوں کے حقوق کی پاسداری کرنے میں قیل و قال سے کام نہ لیتے ہوں۔ دوسروں کا حق نہ صرف پہنچاتے ہوں بلکہ ان کا حق ان تک پہنچانے میں ذرا برابر بھی تردّد نہ کرتے ہوں۔ دین اسلام تقاضا کرتا ہے کہ اس کے ماننے والے امانت و دیانت کا اعلیٰ پیکر بنیں۔ اور دھوکہ دہی اور خیانت سے کوسوں دور رہیں۔ کسی انسان میں امانت و دیانت داری کے وصف کا پایا جانا اس کے اعلیٰ کردار پر دلالت کرتا ہے۔ ہر طرح کی فلاح و کامیابی اور دائمی سعادت کے حصول کی کنجی ہے۔ جس گھر میں خیانت ہو وہاں سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔ اور برکت کے اُٹھ جانے سے رزق میں تنگی و ترشی کا واقع ہو جانا کسی عذاب سے کم نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امانت کی ادائیگی کرنے کو مومن کے حسن اخلاق اور ایمان کی دلیل قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

: "لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ وَلَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ".

وَرَوَى الإِمَامُ احمدُ وابنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيثِ اِنَسٍ

اس شخص کا کوئی دین نہیں جو وعدے کا پکا نہیں اور اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس کے اندر امانت کا پاس و لحاظ نہیں "

»لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ«

(بیہقی، احمد، ابن حبان و صححہ فی الجامع الصغیر)

جو امانت کی ادائیگی نہیں کرتا، وہ ایمان دار نہیں، اور جو عہد کو پورا نہیں کرتا، وہ دین دار نہیں۔

امانت میں خیانت کرنا اور وعدہ خلافی کرنا انسان کے منافق ہونے کی واضح دلیل ہے۔اسلام نے امانت کی حفاظت کرنے اور اسے اس کے حق دار تک پہنچانے پر بہت زور دیا ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۔ ۵۸ النساء

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

اور اللہ جل شانہ نے امانت کو اس کے حق دار پہنچانے کو ایمان کی سب سے بڑی علامت یعنی نشانی قرار دیا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۸ المومنون

اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

امانت کتنی بڑی ذمہ داری اور بوجھ ہے جسے انسان کے علاوہ کائنات کی کسی چیز نے بھی اٹھانے سے معذوری ظاہر کی۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۷۲

الاحزاب

بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی، بیشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

انسان کو نادان شائد اسی بنا پر قرار دیا گیا کہ امانت کی ادائیگی ایک انتہائی مشکل کام ہے اور اس سے عہدہ براہونا بڑے دل گردے کا کام ہے۔ اس کی ادائیگی میں چوک ہو جانے کا مطلب اپنی اخروی زندگی کو خراب کرنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں امانتوں کی ادائیگی کے بارے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ " .

(ترمذی، شعب الایمان، ابوداؤد وصححہ فی الجامع الصغرا، الراوی: ابوہریرۃ المحدث: الألبانی۔ المصدر: السلسلۃ الصحیحۃ۔ الصفحۃ او الرقم: ۴۲۳ خلاصۃ حکم المحدث: صحیح لغیرہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے تیرے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت کو ادا کرو اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی اس کے ساتھ خیانت مت کرو"۔

امانت داری کا وصف انبیاء و رسل علیہم السّلام کے اوصاف میں سے ہے۔ قرآن مجید میں ٦ بار اس کا ذکر آیا ہے جن میں پانچ بار سورہ الشعراء میں اور ایک بار سورہ الدخان میں۔ سورۃ الشعراء : آیت مبارکہ ١٠٧ میں حضرت نوح علیہ السّلام کے بارے میں ، : آیت مبارکہ ١٢٥ میں حضرت ہود علیہ السّلام کے بارے میں،: آیت مبارکہ ١٤٣ میں حضرت صالح علیہ السّلام کے بارے میں،: آیت مبارکہ ١٦٢ میں حضرت لوط علیہ السّلام کے بارے میں،: آیت مبارکہ ١٧٨ میں حضرت شعیب علیہ السّلام کے بارے میں ، جبکہ سورہ الدخان کی آیت مبارکہ ١٨ میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں۔

اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۰۷﴾ الشعراء

بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں۔

اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۲۵﴾ الشعراء

بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں.

اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۴۳﴾ الشعراء

بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانتدار رسول ہوں۔

اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۶۲﴾ الشعراء

بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانتدار رسول ہوں.

اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۷۸﴾ الشعراء

بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانتدار رسول ہوں.

اَنۡ اَدُّوۡۤا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ ؕ اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۸﴾ الدخان

کہ اللہ کے بندوں کو مجھے سپرد کردو بیشک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں۔

انبیاء علیہم السّلام زمین پر اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے امین تھے۔ بعثت نبوت سے پہلے مکہ کے لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور امین کے القاب سے پکارتے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السّلام کو روح الامین کہا جاتا ہے کہ وحی الٰہی لانے کے سبب وہ اس وحی کے امین تھے۔

یاد رہے امانت سے مراد فقط دنیاوی مال واموال کو ہی نہ لیا جائے۔ یہ ایک انتہائی جامع اور ہمہ گیر اصطلاح ہے۔

امام قرطبیّ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

الأمانة تعم جميع وظائف الدين. (تفسیر القرطبیّ " (۱۷/ ۲۴۴)

اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کرنا اور حقوق العباد کو ادا کرنا بھی امانت کی ادائیگی کے زمرے میں آتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان ان حقوق کی ادائیگی نہیں کرتا تو وہ بھی خائن ہی کہلائے گا۔ دو افراد کے

درمیان مجلس میں کی گئی بات بھی امانت کا ہی درجہ رکھتی ہے۔ بغیر اجازت کے اسے کسی تیسرے فرد کو بتانا خیانت ہی کہلاتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوْ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ).

(سنن ابوداوٗد: ۴۸۶۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجلسیں امانت ہیں مگر تین موقعوں پر، کسی کے ناحق قتل کی، یا آبرو ریزی کی یا کسی کا مال ناجائز طور پر لے لینے کی سازش ہو۔

سچّا مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے راز کی حفاظت کرتا ہے، اس میں خیانت نہیں کرتا، اور اسے افشاء نہیں کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ»: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ (ابوداود

سنن الترمذی/ ۲۵ - ابواب البر والصلۃ/ باب ما جاء إن المجالس امانۃ / حدیث رقم: ۱۹۵۹،[حکم الالبانی] : صحیح، الصحیحۃ (۱۰۸۹)

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب آدمی بات کرے پھر (بات کے دوران) اپنے آس پاس دیکھے (کہ کوئی سن نہ سکے)، تو اس کی بات امانت ہے"۔

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ ، عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا " ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ : إِنَّ أَعْظَمَ .

(صحیح مسلم ۱۲۴-۱۴۳۷)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت قابل مؤاخذہ یہ ہے کہ انسان اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس سے لطف اندوز ہو اور پھر شوہر عورت کے راز کو دوسروں کے سامنے ظاہر کردے"

حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹ بات بیان کرو، جب کہ وہ تم کو اسے بیان کرنے میں سچا سمجھتا ہو۔

(سنن ابی داوٗد)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

صحیح البخاری: ۳۴، الایمان، صحیح مسلم: ۵۸ الایمان۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار خصلتیں ہیں، جس شخص میں وہ پائی جائیں گی وہ خالص منافق ہوگا، اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی جائے گی حتی کہ اسے ترک کردے، [وہ خصلتیں یہ ہیں] جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، جب کوئی عہد کرے تو بے وفائی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

(صحیح مسلم، ا، رقم الحدیث: ۲۱۰)

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ, أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ؛ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ, وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ, وَأَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ, وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ, وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ, وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ.)

(رواہ احمد: ۵/ ۳۲۳، وحسنہ الألبانی رحمۃ اللہ فی (صحیح الجامع، صحیح لغیرہ ۱۹۰۱ الترغیب والترہیب)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم چھ باتوں کے ضامن ہو جاؤ اور ان کی ذمہ داری لے لو تو میں تمہارے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں (وہ چھ باتیں یہ ہیں) جب بات کرو تو ہمیشہ سچ بولو، جب کسی سے وعدہ

کرو تو اسکو پورا کرو، جب کوئی امانت سپرد کی جائے تو اسکو ٹھیک ادا کرو، اور حرام کاری سے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو، اور جن چیزوں کی طرف نظر کرنے سے منع کیا گیا ہے انکی طرف سے آنکھیں بند کرو، (کوشش کرو کہ ان پر نظر نہ پڑے)، اور جن موقعوں پر ہاتھ روکنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں ہاتھ روک لو (یعنی کسی کو مت مارو اور ظلم نہ کرو اور کسی کا حق مت چھینو)۔

(مسند احمد، شعب الایمان للبیھقی)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مومن کے اندر ہر عادت ہو سکتی ہے جھوٹ اور خیانت کے سوا"۔ (رواہ احمد عن ابی امامہ ورواہ البزار)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :"إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" , قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ: "إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امانتوں میں خیانت ہونے لگے تو بس قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امانت میں خیانت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امانت میں خیانت یہ ہے کہ معاملات نااہل لوگوں کے حوالے کر دیے جائیں۔ (صحیح بخاری)

احسان جتلانا اور ریاکاری کرنا

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ناپسندیدہ لوگوں میں سے ایک احسان جتلانے والا بھی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ البقرہ

اے ایمان والوں اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے، تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے، اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تین قسم کے لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو نظر کرم فرمائے گا، نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا، بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ (ان میں سے ایک) احسان جتلانے والا (بھی ہے)۔" (ترمذی: رقم الحدیث: ۱۱۳۲)

مزید فرمایا:۔"احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔" (النسائی: رقم الحدیث: ۵۵۷۷)

احسان جتلانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے ایسا کرنے والوں کے لئے سخت وعید آئی ہے:-

لا یدخل الجنة عاق ولا منان ولا مکذب بالقدر۔ مسند طیالسی: ۱۲۱۴

حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: -

"اللہ تعالیٰ ان بندوں کو جنت میں داخل نہیں کریں گے: والدین کا نافرمان احسان جتلانے والا اور تقدیر کا انکار کرنے والا۔"

(ثَلَاثَةٌ لَايَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ [الْمُتَشَبِهَةُ بِالرِّجَالِ] وَالدَّيُوْثُ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَةِ: الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ الْخَمْرَ وَالْمَنَانُ بِمَا أَعْطَى)۔

(سنن النسائی: ۲۵۱۵، مسند احمد: ۲؍۱۳۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نہیں دیکھیں گے: والدین کا نافرمان، مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت، اور دیوث (بے غیرت انسان) مزید فرمایا کہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: والدین کا نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا، اور احسان جتلانے والا۔"

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكَ الْأَصْغَرَ))، قَالُوْا: وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ((الرِّيَاءُ، يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِىَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً.

(مسند احمد: ۵/۴۲۸ ــ شرح السنۃ: ۴۱۳۵ ــ الطبرانی الکبیر: ۴۳۰۱)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شرک اصغر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دکھلاوا، جب قیامت کے دن لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جارہا ہوگا تو ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دنیا میں جن کو دکھانے کے لئے عمل کرتے تھے انہیں کے پاس جاؤ پھر دیکھو کیا ان کے پاس کچھ بدلہ ملنے والا ہے۔ (مسند احمد، شرح السنہ، الطبرانی)

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ).

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے، جس نے دکھاوے کیلئے نماز پڑھی اُس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کیلئے روزہ رکھا اُس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کیلئے صدقہ خیرات کیا اُس نے شرک کیا۔

(مسند احمد)

ریاکاری کے بہت سے نقصانات ہیں ان میں سے ایک ہلاکت خیز نقصان یہ ہے کہ ریاکاری کی وجہ سے فقر پیدا ہوتا ہے اور ایسا شخص فتنوں میں گھر کر رہ جاتا ہے۔

ضبط تولید کرنا

دور جاہلیّت میں لوگ اپنی اولاد بالخصوص بیٹیوں کو اس لئے قتل کر دیا کرتے تھے کہ ان کے نان و نفقہ کا ذمہ دار بننا پڑے گا۔ ان کے اس ظالمانہ فعل کی اللہ تعالیٰ شدید مذمّت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ ۔۔۔۔۔ ﴿١٥١﴾

الانعام

اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث، ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کی نادانی و جہالت کو واضح کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ ان کے رزق کی فکر کرنے والے تم کون ہوتے ہو جو اللہ تمہیں رزق عطا کر رہا ہے وہی ان کے رزق کا بھی ضامن ہے اس لئے تم اپنی اولاد کو قتل کر کے گناہ عظیم کیوں کماتے ہو۔ رزق کا معاملہ تو خالصتاً اللہ رب العالمین کے ہاتھ میں ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ الاسراء

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا۔ (کیونکہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔

اس لئے یہ بات واضح ہو گئی کہ فقر و افلاس یا اقتصادی بدحالی کے ڈر کی وجہ سے ضبط تولید کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔ جان لیجئے کہ جس رازق حقیقی نے پیدا ہونے سے پہلے ہی بچے کو اس کی ماں کے پیٹ میں رزق عطا کیا اور جس رزق کے سبب بچے کی نشو و نما ہوئی۔ وہی رازق حقیقی اس بچے کو اس کے پیدا ہونے کے بعد بھی رزق عطا فرمائے گا چاہے یہ بچہ چار دن جئے یا سینکڑوں سال۔

اولاد تو اللہ کا انمول عطیہ ہے۔ جس کی قدر کرنی چاہیئے کیونکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ نوح

اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

غرور اور تکّبر کرنا

انسان کے اندر تکبر پیدا ہو جانے کا ایک سبب اپنے مال و دولت پر غرور اور گھمنڈ ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں دو آدمیوں کے واقعہ کا ذکر موجود ہے:-

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ أَبَدًا ﴿٣٦﴾ الكهف

اور ان سے دو شخصوں کا حال بیان کرو جن میں سے ایک ہم نے انگور کے دو باغ (عنایت) کئے تھے اور ان کے گردا گرد کھجوروں کے درخت لگا دیئے تھے اور ان کے درمیان کھیتی پیدا کردی تھی دونوں باغ (کثرت سے) پھل لاتے۔ اور اس (کی پیداوار) میں کسی طرح کی کمی نہ ہوتی اور دونوں میں ہم نے ایک نہر بھی جاری کر رکھی تھی اور (اس طرح) اس (شخص) کو (ان کی)

پیداوار (ملتی رہتی) تھی تو (ایک دن) جب کہ وہ اپنے دوست سے باتیں کررہا تھا کہنے لگا کہ میں تم سے مال ودولت میں بھی زیادہ ہوں اور جتھے (اور جماعت) کے لحاظ سے بھی زیادہ عزت والا ہوں اور (ایسی شیخیوں) سے اپنے حق میں ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا۔ کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہو اور نہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہو۔ اور اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو (وہاں) ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤں گا۔ (الکھف)

اللہ تعالیٰ متکبّر (انسان ہو یا کوئی قوم) کو انتہائی ناپسند کرتے ہیں۔

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ۝۵۸ القصص

اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کردیے جو اپنے عیش پر اترا گئے تھے تو یہ ہیں ان کے مکان کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم اور ہمیں وارث ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ۔ (صحیح مسلم: ۹۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: -وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی اپنی بڑائی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : متکبر (گھمنڈ اور غرور کرنے والے) لوگوں کو قیامت کے دن حشر کے میدان میں چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کے مانند لوگوں کی صورتوں میں لایا جائے گا، ذلت نے ان پر ہر طرف سے گھیرا ڈال رکھا ہوگا، پھر وہ جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہنکائے جائیں گے جسے بولس کہا جاتا ہے، اس میں انہیں بھڑکتی ہوئی آگ ابالے گی، وہ اس میں دوزخیوں کے زخموں کی پیپ پئیں گے جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں. (سنن الترمذی : ۲۴۹۲ ، صحیح الجامع : ۸۰۴۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :- (لَیْسَ لِلْمُتَکَبِّرِ صَدِیْقٌ) متکبر شخص کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔

ارشاد ربّانی ہے :-

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ النساء

خدا چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان (طبعًا) کمزور پیدا ہوا ہے.

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:-

مَا لِابْنِ آدَمَ وَالْفَخْرِ أَوَّلُهُ نُطْفَةٌ وَآخِرُهُ جِيفَةٌ وَلَا يَرْزُقُ نَفْسَهُ وَلَا يَدْفَعُ حَتْفَهُ۔

بنی آدم کو تکّبر اور فخر فروشی سے کیا کام ! اس کا آغاز، نطفہ ہے اور انجام مردار، نہ اپنے آپ کو رزق دے سکتا ہے اور نہ ہی اپنی موت کو اپنے سے دور کر سکتا ہے ۔

مال و دولت ، جاہ و حشمت پہ غرور و تکبّر کرنا غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ کتنی ہی اقوام اور اشخاص اس دنیا میں آئے لیکن اسی مذموم تکبر کی بنا پر مٹی میں مل کر رہ گئے۔

حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا' اے لوگو ! غرور کو چھوڑ دو اپنی قدر کو معلوم کرو اور دلی تواضع اختیار کرو "

ذکر الٰہی سے غفلت اور دعا مانگنے سے گریز کرنا

جو لوگ دنیاوی مال و اسباب کی چاہ میں اس قدر کھو جاتے ہیں کہ اپنے دینی فرائض کی ادائیگی تک فراموش کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ در حقیقت خسارے کا سودا کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی یاد سے منہ موڑنے والوں کے مال و اسباب سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ المنافقون

اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝٣٧

النّور

وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

اللہ کے ذکر سے غفلت انسانی دل کو زنگ آلود کر دیتی ہے جس کے نتیجے میں انسان کے اندر ناسپاسی اور ناشکری کا مادہ جنم لے لیتا ہے اور پھر یہی کفران نعمت انسانی مال واموال کو برکت سے خالی کرنے کا باعث بن کر اسے تباہ حال کر دیتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ طہ

اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

ذکر الٰہی سے منہ موڑنے والے بدکردار لوگ ہیں اور زمانہ گواہ ہے ایسے لوگ کبھی فلاح نہیں پاتے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ الحشر

اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں وہی فاسق ہیں۔

ناشکری کرنا

اللہ جل جلالہ نے انسان کو ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے ، لیکن اس کے باوجود فطرتاً انسان ناشکری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ حالانکہ اسے اپنے ربّ کا شکرگذار ہوتے ہوئے ان نعمتوں کا اظہار بھی کرنا چاہئے تاکہ دوسرے لوگ جان لیں جو اپنے پروردگار کی نعمتوں کا شکرادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید عطافرماتا ہے۔

وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾ الضحیٰ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا چرچا کرنا بھی شکر گزاری کے زمرے میں ہی آئے گا۔ نعمتوں کے چرچے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ان نعمتوں میں وافر حصّہ یتیم و مساکین پر خرچ کیا جائے۔ ایسا نہ کرنا احسان فراموشی اور ناشکری ہے اور بخل کی ایک قبیح صورت ہے۔ جس کے نتیجے میں انسان ان نعمتوں سے محروم بھی کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَ اِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَ لَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ ﴿۷﴾ ابراہیم

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنادیا کہ اگر احسان مانوگے تو میں تمہیں اور دونگا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

سورہ بقرہ میں آتا ہے:-

فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ البقرہ

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

سورہ النحل میں ارشاد فرمایا:-

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ النحل

اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ایک بستی کہ امان و اطمینان سے تھی ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا بدلہ ان کے کیے کا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :- ﴿إِنَّ اللهَ لَيُمَتِّعُ بِالنِّعْمَةِ مَا شَاءَ، فَإِذَا لَمْ يَشْكُرْ عَلَيْهَا قَلَبَهَا عَذَابًا﴾۔

اللہ تعالیٰ جب تک چاہتا ہے اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے، پھر جب نعمتوں کا شکرادا نہیں کیا جاتا تو اللہ انہیں عذاب سے بدل دیتا ہے۔

وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ النمل

اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ العادیات

بیشک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

ناشکر گزاری کا نقصان یہ ہے کہ انسان خود کو اللہ تعالیٰ کے عتاب اور عذاب کا مستحق بنالیتا ہے لیکن اگر وہ شکرگذار بن جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو روک لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾ النساء

اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ، اور اللہ (ہر حق کا) قدر شناس ہے (ہر عمل کا) خوب جاننے والا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:-

مَنْ عَرِفَ نِعْمَةَ اللهِ بِقَلْبِهِ وَحَمِدَهُ بِلِسَانِهِ لَمْ يَسْتَتِمَّ ذٰلِكَ حَتّٰى يَرَى الزِّيَادَةَ۔

" جس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو اپنے دل سے پہچانا اور اپنی زبان سے اس کی حمد و ثنا بیان کی، تو وہ ضرور اپنی نعمتوں میں زیادتی دیکھے گا"

إِذَا كَانَ شُكْرِيَ نِعْمَةَ اللهِ نِعْمَةً

جب اللہ جل جلالہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا بھی ایک نعمت ہے

عَلَيَّ لَهُ فِيْ مِثْلِهَا يُجِبُ الشُّكْرُ

تو پھر مجھ پر اللہ کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

فَكَيْفَ وُقُوْعُ الشُّكْرِ إِلَّا بِفَضْلِهِ

اور اس کے فضل و کرم کے بغیر شکر تک نہیں پہنچا جا سکتا

وَإِنْ طَالَتِ الْأَيَّامُ وَاتَّصَلَ الْعُمْرُ

اگرچہ کتنا ہی وقت کیوں نہ بیت جائے

إِذَا مَسَّ بِالسَّرَاءِ عَمَّ سُرُوْرُهَا

فارغ بالی اور خوشحالی میں شکرادا کرنے خوشی بڑھتی ہے

وَإِنْ مَسَّ بِالضَّرَاءِ أَعْقَبَهَا الْأَجْرُ

اور مصیبت میں شکرادا کرنا اجر و ثواب کا موجب بنتا ہے۔

وَمَا مِنْهُمَا إِلَّا لِلّٰهِ فِيْهِ مِنَّةٌ

خوش حالی اور مصیبت دونوں میں ہی احسان چھپا ہوتا ہے

تَضِيْقُ بِهَا الْأَوْهَامُ وَالبَرُّ وَالْبَحْرُ

جس کو سمجھنے کے لئے خیالات، خشکی اور سمندر کی وسعتیں بھی بے بس ہیں۔

انْشَدَنِي مَحْمُوْدٌ الْوَرَّاقُ، الشکر لابن ابی الدنیا، رقم: ۸۳ صفحہ :۳۱

رزق کا احترام

ایک مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق کا مکمل احترام کرے۔ رزق کی بے حرمتی کرنے سے بھوک وافلاس کے نازل ہونے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔اسی طرح کھانے میں نقص نکالنا بھی کفران نعمت میں شمار ہوتا ہے۔رزق کا احترام کتنا ضروری ہے اس بات کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے ہی کر لیجئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ(أَكْرِمُوا الْخُبْزَ).

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا روٹی کا اکرام (احترام کرو) کرو!

رواہ الحاکم وصححہ ووافقہ الذہبی ورواہ البیہقی فی شعب الایمان وصححہ السیوطی فی الجامع الصغیر وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع الصغیر ۱/۲۶۵.

نیچے گرے ہوئے لقمہ کو صاف کرکے کھالینا قدردانی ہے، حضرت حذیفہ الیمان رضی اللہ عنہ ملک فارس پہنچے سرداران فارس کے ساتھ ایک دفعہ کھانے کا اتفاق ہوا دوران طعام لقمہ انکے ہاتھ سے گر گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اٹھالیا اور کھانے کیلئے اسکو صاف کرلیا حاضرین

میں سے کسی نے آپ کو ٹوکا اور کہا کہ سردران فارس اسے دیکھ لیں گے تو کیا کہیں گے ؟ اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خفگی یعنی ناراضی کا اظہار کیا اور سب کے سامنے اس لقمہ کو صاف کر کے کھالیا اور فرمایا "أَ أَتْرُكُ سُنَّةَ حَبِيْبِي لِهَؤُلَاءِ الْحَمْقَى "؟ کیا میں عقل کے ان محروموں کی وجہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو ترک کر دوں؟ (لباس الرسول ﷺ والصحابۃ والصحابیات رضی اللہ عنہم: ۱۶۲) ۔

ایک بار کا ذکر ہے کہ مشہور محدث حضرت ہدیہ بن خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ ، عباسی خلیفہ مامون الرشید کے دستر خوان پر موجود ہیں کھانا کھا لینے کے بعد مامون الرشید نے دیکھا کہ حضرت ہدیہ بن خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ دستر خوان پر گرے ہوئے ریزے چن چن کر کھا رہے ہیں ، خلیفہ نے حیرانی کے عالم میں دریافت کیا یا شیخ! کیا آپ ابھی سیر نہیں ہوئے؟ تو جواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے نھوں نے فرمایا' میں سیر ہو چکا۔ لیکن مجھ سے حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے کہ" دستر خوان پر گرے ہوئے رزق کے ذرات اٹھا کر کھانے والوں کو کبھی مفلسی اور فاقہ کا خوف نہیں رہیگا" پھر فرمایا میں تو اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کر رہا ہوں ، حضرت ہدیہ بن خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل اور اس کے سبب سے واقف ہو جانے پر خلیفہ مامون الرشید نے متاثر ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں نذرانہ پیش کیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ: إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ. وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تھے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ اس سے گرد مٹی دور کردے اور کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اور ہمیں حکم دیا کہ ہم برتن (پیالہ و پلیٹ وغیرہ) کو پورا صاف کریں اور فرمایا کہ تم میں سے کسی کو معلوم نہیں کھانے کے کون سے حصہ میں اس کے لئے برکت رکھی گئی ہے۔

وَرَوَى ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الشُّكْرِ لَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى كِسْرَةً مُلْقَاةً فَقَالَ "يَا عَائِشَةُ أَحْسِنِي جِوَارَ نِعَمِ اللهِ عَلَيْكِ فَإِنَّهَا قَلَّ إِنْ نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ فَكَادَتْ تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ" وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور ایک روٹی کا ٹکڑا زمین پر پڑا ہوا دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اٹھایا، صاف کیا اور کھالیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اچھی چیز کا احترام کیا کرو، روٹی جب کسی سے بھاگتی ہے تو لوٹ کر نہیں آتی۔

"أَكْرِمُوا الْخُبْزَ، فَإِنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ، فَمَنْ أَكْرَمَ الْخُبْزَ أَكْرَمَهُ اللهُ" .

(الطبرانی عن ابی سکینۃ)،إخرجہ الطبرانی (۳۳۵/۲۲، رقم: ۸۴۰) . قال الہیثمی (۳۴/۵) : فیہ خلف بن یحییٰ قاضی الری وہو ضعیف وابو سکینۃ قال ابن المدینی : لاصحبۃ لہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: رزق کا احترام کرو، جو شخص رزق کا احترام کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا کرے گا اور اس کا رزق بڑھا دے گا۔(طبرانی)

روٹی کا احترام کیسے کریں؟

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَام :(أَنَّهُ قَالَ أَكْرِمُوا الْخُبْزَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْزَلَهُ مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَ أَخْرَجَهُ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ وَ مَا إِكْرَامُهُ قَالَ لَا يُقْطَعُ وَ لَا يُوْطَأُ وَ عَنْهُ قَالَ إِذَا حَضَرَ لَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ غَيْرُهُ)

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے: روٹی کا احترام کریں، اللہ تعالیٰ نے اس کو آسمانی برکات سے بھیجا ہے اور زمین کی برکات سے نکالا ہے. آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوچھا گیا مولا اس کا احترام کیسے کیا جائے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: روٹی کا احترام کرنا اس طرح ہے کہ اسے دور مت پھینکیں اور پاؤں کے نیچے مت آنے دو اور جب آپ اسے دستر خواں پر رکھیں تو دوسری غذاؤں کا انتظار نہ کریں اور اس کو بے اعتنائی (جیسے کہ اس کی پرواہ ہی نہ ہو) کی نظر سے نہ دیکھیں. مکارم الاخلاق

المقاصد حسنہ (المؤلف: محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد السخاوی شمس الدین ابو عبد اللہ) میں بعض علماء کا قول نقل کیا گیا ہے کہ گیہوں جب پیروں تلے آتا ہے تو اس کے سبب قحط ہو جاتا ہے۔

رزق میں وسعت و برکت لانے کا موجب بننے والے

اعمال و اسباب قرآن و سنت کی روشنی میں

اللہ جل شانہ کی تخلیق کردہ سبھی مخلوقات میں سے انسان ہی وہ واحد مخلوق ہے جو رزق میں کمی بیشی کے لئے اس قدر سوچ بچار میں محو ومگن رہتی ہے۔ رزق میں کمی و بیشی، تنگی و ترشی ،راحت و آسانی تو اللہ رب العالمین کے ہی اختیار میں ہے، اس کے باوجود انسان کا بھی اپنے رزق میں واقع ہونے والی کمی و زیادتی میں انتہائی اہم کردار ہے، کیونکہ انسان سے سرزد ہونے والے کئی ایک اعمال ایسے ہیں کہ جن کے سبب اس کے رزق میں برکت پیدا ہوتی ہے اور بعض اعمال اسی رزق میں کمی لانے کی وجہ بن جاتے ہیں اور بعض اوقات یہی اعمال انسان کے مقدّر میں لکھے ہوئے رزق کی فراہمی میں رکاوٹ کا سبب ٹھہرتے ہیں۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَ مَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ النساء

ترجمہ: اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لئے رسول بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ۔

اب ہم اسباب و وجوہات کا جائزہ لیتے ہیں جو انسانی رزق میں وسعت اور برکت لانے کا موجب ٹھہرتے ہیں۔ اس بات سے کون واقف نہیں کہ رازق حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کریم ہے۔ اس کی عبادت میں کوتاہی نہ کرنا رزق میں وسعت اور برکت لاتا ہے۔ رزق میں وسعت اور برکت کے اصل اسباب و حکمت تو اللہ جل شانہ ہی کے علم میں ہیں لیکن قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں کچھ اسباب بیان کرتے ہیں۔

اہل و عیال سمیت نماز قائم کرنا

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمائیں اور اس پر ثابت قدم رہیں، ہم آپ سے رزق طلب نہیں کرتے (بلکہ) ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور بہتر انجام پر ہیزگاری کا ہی ہے۔

دیکھنے میں اکثر یہی آتا ہے کہ لوگ اپنے آرام اور اشغال میں اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ نماز کی ادائیگی سے منہ موڑ لیتے ہیں۔اور بالخصوص دن چڑھے تک پاؤں پسارے پڑے رہتے ہیں جس کا نتیجہ رزق میں کمی و کوتاہی کی صورت میں نکلتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ»

(الترغیب: ۵۳۰/۲، مسند احمد: ۵۲۹۰، شعب الایمان: ۴۴۰۲، إسناده ضعيف جداً)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے وقت سونا (انسان کو) رزق سے محروم کر دیتا ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ....) اخرجه مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة العشاء والصبح فی جماعة، (۱/ ۴۵۴)، برقم: (۶۵۷)

جس نے نماز فجر (باجماعت) ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ (امان) میں ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ بِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاَنَا مُضْتَجِعَةٌ فَحَرَّكَنِيْ بِرِجْلِهِ ثُمَّ قَالَ يَابُنَيَّةُ قُوْمِيْ اشْهَدِيْ رِزْقَ رَبِّكِ وَلَاتَكُوْنِيْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُقَسِّمُ أَرْزَاقَ النَّاسِ مَابَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

(ترغیب ۲/۵۳)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیّدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ میں صبح کے وقت لیٹی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ہلایا اور فرمایا، اے بیٹی! اٹھو اپنے رب کے تقسیم رزق کے پاس حاضر رہو۔ غافل رہنے والوں میں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ صبح صادق اور سورج نکلنے کے درمیان لوگوں کے رزق تقسیم فرماتے ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کرنا

اگر گھروں کے اندر عبادت اور تلاوت قرآن مجید کا اہتمام رکھا جائے تو خیر و برکت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝۲۹ ص

یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت مانیں۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:-

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝۱۵۵

الانعام

اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اُتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ۝۵۰ الانبیاء

اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اتارا تو کیا تم اس کے منکر ہو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی عظمت اور خیر و برکت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دستر خوان ہے، چنانچہ جو شخص اس کا کچھ بھی حصہ سیکھ سکتا ہے تو ضرور سیکھ لے، کیونکہ وہ گھر خیر سے بالکل ہی خالی ہوتا ہے جس میں قرآن نہ ہو، بلکہ وہ گھر جس میں قرآن نہ ہو اس ویران گھر کی طرح ہے جس کو کوئی بھی آباد کرنے والا نہ ہو، جبکہ اس گھر سے تو شیطان بھاگ ہی جاتا ہے جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے، غور سے سنو! تمہارے یہ دل ایک برتن ہیں، لہٰذا ان میں قرآن مجید بھر لو، کسی اور چیز سے انہیں مت بھرنا۔"

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّه كَانَ يَقُولُ : " إِنَّ الْبَيْتَ لَيَتَّسِعُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِيْنُ، وَيَكْثُرُ خَيْرُهُ أَنْ يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ، وَإِنَّ الْبَيْتَ لَيَضِيقُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِيْنُ، وَيَقِلُّ خَيْرُهُ، أَنْ لَا يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ "رواه الدارمی فی سننہ من کتاب فضائل القرآن باب فضل من قرا القرآن

اپنے گھروں کو قرآن مجید کی تلاوت سے مزین (سجایا) کرو بے شک وہ گھر جس میں قرآن مجید پڑھا جائے وہ اپنے مسکینوں کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے، اس میں خیر و برکت بڑھتی ہے (رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، اور شیطان وہاں سے اپنا ٹھکانہ اٹھالیتا ہے اور جس گھر میں قرآن مجید کی تلاوت نہ ہو وہ اپنے رہنے والوں کے لئے تنگ ہو جاتا ہے۔ اس میں خیر و برکت کم ہو جاتی ہے، فرشتے وہاں آنا چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان وہاں اپنے ٹھکانہ بنا لیتے ہیں۔ (کنزالعمال)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. صحیح مسلم :كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: -اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے۔

اپنے گھروں کو نماز اور تلاوت قرآن مجید سے آباد رکھو کیونکہ تمام گھروں میں سب سے زیادہ فقر وافلاس (غربت) کا نشانہ وہ گھر ہے جو نماز اور تلاوت سے خالی ہو۔ (دیلمی)

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا فَاقَةَ لِعَبْدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا غِنًى لَهُ بَعْدَهُ.

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو (کبھی) فاقہ نہیں ہوگا جو قرآن پڑھتا ہے اور اس (قرآن) کے بعد اس کے لیے (اس سے بڑی) کوئی غنا (دولت اور تونگری) نہیں ہے۔ (إخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف، ٦/ ١٢٠، الرقم: ٢٩٩٥٤)

تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ظاہراً اور خفیہ صدقہ و خیرات کرنا بھی انسان کے رزق میں وسعت اور برکت لاتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ فاطر

بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہر گز ٹوٹا (نقصان) نہیں، تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے، بیشک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔

توبہ واستغفار کرنا

قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر توبہ واستغفار کو اختیار کرتے ہوئے رزق میں فراوانی و برکت کے حصول کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں اشکِ ندامت بہاتے ہوئے توبہ واستغفار کرنا رزق کے بند دروازے وا کر دیتا ہے۔ بزبان قرآن ہم جانتے ہیں کہ سیّدنا حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۱ سورہ النوح

میں نے ان (قوم) سے کہا: اپنے رب سے معافی مانگو، بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا ہے، وہ تم پر خوب بارش برسائے گا، تمہیں مال واولاد کی فراوانی بخشے گا، تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا ، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کثرت کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے چھٹکارا اور ہر تنگی سے کشادگی عنایت فرماتے ہیں اور اسے ایسی راہوں سے رزق عطا فرماتے ہیں، جس کا اس کے وہم وگمان میں گزر تک نہیں ہوتا۔

(ابوداؤد: ۱۵۱۸، المسند ۴/۵۵، کتاب السنن الکبریٰ ۶/۱۱۸، سنن ابن ماجہ ۲/۳۳۹)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: إِذَا أَبْطَأَتِ الْاَرْزَاقُ عَلَيْكَ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يُوَسِّعْ عَلَيْكَ فِيْهَا"

جب تم پر رزق کی کمی ہو جائے تو اپنے گناہوں سے توبہ کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری روزی میں برکت عطا کرے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ (التحریم:۸)

"اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے دہنے عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔"

ایک مرتبہ قحط کے موقع پر سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دُعا کرنے کے لیے نکلے اور صرف استغفار ہی پڑھتے رہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیرالمومنین! آپ نے بارش کے لیے تو دُعا کی ہی نہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے آسمان کے اُن دروازوں کو کھٹکھٹا دیا ہے جہاں سے بارش نازل ہوتی ہے اور پھر سورۂ نوح کی یہ آیات (**فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝**) لوگوں کو پڑھ کر سنا دیں۔

(ابن جریر و ابن کثیر)

ترجمہ: "اور میں نے کہا: اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا، تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔"

جس نے مومن مرد و عورت کے لئے ہر روز ستائیس (۲۷) بار اللہ سے استغفار کیا ، اس کو مستجاب الدعوات (وہ جس کی دعائیں قبول ہوں) میں لکھا جائے گا ، اور ان کے طفیل زمین والوں کو رزق رسانی ہوتی ہے۔[الجامع الصغیر السیوطی: ۸۴۲۰ ، خلاصۃ حکم المحدث: ضعیف]

جناب ربیع بن صبیح رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں ایک شخص نے خشک سالی کی شکائت کی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا " اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔" ایک دوسرے شخص نے اپنی تنگدستی (غربت) کا ذکر کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بھی یہی فرمایا " استغفار کرو: اسی مجلس ایک تیسرے فرد نے کہا۔ میں بے اولاد ہوں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بھی استغفار کرنے کا کہا۔ایک اور شخص نے اپنی زمین کی پیداوار کی کمی کی شکائت کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شخص کو بھی یہی فرمایا " استغفار کرو۔" اس بات پر مجلس میں موجود لوگوں نے کہا: یہ کیا معاملہ ہے کہ حضرت آپ سب کو مختلف شکایتوں کا ایک ہی علاج بتا رہے ہیں ؟لوگوں کے اس استفسار کے جواب میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سورہ نوح کی مذکورہ بالا آیات تلاوت کیں۔

اللہ سے ڈرنا، گناہوں سے بچنا

سچا اور کھرا انسان وہی ہے جو اپنے پروردگار حقیقی سے محبت کرتا ہو اور تقویٰ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی ناراضی سے ڈرے، اور ہر اس عمل سے گریز کرے جس سے اللہ جل جلالہ کے خفا ہونے کا ذرا برابر شائبہ واندیشہ ہو۔ جو کوئی حق تعالیٰ سے سچے معنوں میں ڈرتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہر پل، ہر جا اس کا خیال رکھتے ہوئے اسے فتح ونصرت سے نوازتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾ (سورہ الطلاق، آیت: ۳-۲)

”جو اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے لیے راہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا، جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو گا۔“

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَوۡ اَنَّ اَہۡلَ الۡقُرٰۤی اٰمَنُوۡا وَ اتَّقَوۡا لَفَتَحۡنَا عَلَیۡہِمۡ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لٰکِنۡ کَذَّبُوۡا فَاَخَذۡنٰہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۹۶﴾ (سورۃ الاعراف، آیت: ۹۶)

ترجمہ :اور اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقوی اختیار کرتے، تو ہم آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے ان پر کھول دیتے، لیکن انہوں نے جھٹلایا اس لیے ہم نے ان کی کمائی کی پاداش میں ان کو پکڑ لیا۔

یَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ مَنْ يَتُوْبُ

وہ ڈر رہے ہیں جو ہمہ وقت توبہ واستغفار میں مصروف رہتے ہیں۔

فَكَيْفَ بِحَالَةِ مَنْ لَا يَتُوْبُ

توان کا کیا حال ہوگا جو سرے سے ہی توبہ واستغفار سے غافل ہیں۔

تقویٰ رزق کا سبب ہے اس بات کا اظہار اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ملتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ سورہ المائدہ

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اترا تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ان میں کوئی گروہ اگر اعتدال پر ہے اور ان میں اکثر بہت ہی برے کام کر رہے ہیں۔

سیّدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر وہ تورات، انجیل اور قرآنِ مجید کی تعلیمات پر عمل کرتے تو وہ (اللہ) ان کے آسمان سے نازل ہونے والے اور زمین سے اگنے والے رزق میں اضافہ فرما دیتے۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/۸۶)

وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ ط

اور کئی طرح کے لوگوں کو جو ہم نے دنیا کی زندگی میں آرائش کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تاکہ ان کی آزمائش کریں ان پر نگاہ نہ کرنا۔ اور تمہاری پروردگار کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو۔ ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں۔ بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہل) تقویٰ کا ہے۔

أَلَا إِنَّمَا التَّقْوَى هِيَ الْعِزُّ وَالْكَرَمُ

وَحُبُّكَ لِلدُّنْيَا هُوَ الذُّلُّ وَالْعَدَمُ

وَلَيْسَ عَلَى عَبْدٍ تَقِيٍّ نَقِيْصَةٌ
إِذَا صَحَّحَ التَّقْوَى ، وَإِنْ حَاكَ أَوْ حَجَمُ

(أبو العتاهية)

١۔ سن لو کہ پرہیزگاری ہی عزّت اور بزرگی ہے۔اور دنیا کی محبت تو ذلّت یعنی رسوائی او خواری ہے۔

٢۔جب کوئی شخص اپنے اندر تقویٰ یعنی پریزگاری کا وصف پیدا کرلے تو وہ اگر جولاہے کا یا حجام کا پیشہ بھی اختیار کرلے۔تو اس میں کوئی عیب نہیں۔

عبادت الٰہی میں انہماک

ہم اس بات سے کماحقہ واقف ہیں کہ انسان کو بےکار اور بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا یہ بات ہم قرآن کریم کی مقدس تعلیمات جان سکتے ہیں کہ حیاتِ انسانی کا ایک واضح اور انتہائی غیر مبہم مقصد ہے، اور وہ ہے "عبادت". اور وہ بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۙ﴿۲۱﴾ (البقرہ، آیت: ۲۱)

اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا.

ایک دوسرے مقام پر فرمایا

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾ الذاریات

ہم نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا۔

اِنَّنِىۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِىۡ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِىۡ ﴿۱۴﴾ الانبیاء

بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔

اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ الانبیاء

کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔

وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ الانبیاء

اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ .

(مسند احمد: ج۲، ص۳۵۸، سنن الترمذی: ۲۴۶۶، سنن ابن ماجہ: ۴۱۰۷ الزھد)

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! میری عبادت میں منہمک رہو، میں تیرا دل غنا سے بھردوں گا اور تمہاری محتاجی کا دروازہ بند کروں گا ، اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو(میں) تمہارے ہاتھوں کو کثرتِ مشاغل سے بھردوں گا ،اور تمہاری محتاجی کا دروازہ بندہ نہیں کروں گا۔

اللہ عزّوجل پہ توکل کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ○ (سورہ طلاق)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو، اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بیشک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ۚ وَ اللّٰہُ ہُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۱۵﴾ فاطر

اے لوگو ! تم سب اللہ کے محتاج اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔

فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۚ وَ لَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَا نۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ ۪ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ وَ شَاوِرۡہُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ ﴿۱۵۹﴾

آل عمران

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب ! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

وَ مَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ابراھیم

اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھا دیں اور تم جو ہمیں ستا رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے، اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْ خِمَاصًا، وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔

(مسند احمد: ۲۰۵، النسائی، ابن ماجہ، الحاکم، وقال الترمذی حسن صحیح)

سیّدنا حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم حسن وخوبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے ، وہ صبح کے وقت خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کے وقت آسودہ ہو کر لوٹتے ہیں۔

توکل کے معنی یہ ہیں کہ انسان اسباب تو اختیار کرے لیکن اسباب پر ہر گز بھروسہ نہ کرے کیونکہ اسباب اختیار ہے لیکن نتیجہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہیئے، اور اسی سے دعا کرنی چاہیئے کہ ان اسباب وسعی وکاوش کا نتیجہ خیر وبرکات لئے ہوئے ہو۔ محنت ومشقّت اختیار کرنا اور اللہ جل جلالہ پر بھروسہ کرنا اللہ کا دوست بنا دیتا ہے کیونکہ مادی و معنوی اسباب کا اختیار کرنا درحقیقت اللہ رب العزّت کی اطاعت وفرماں برداری کو اختیار کرنا ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ پر توکل کرنا ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ سورۃالنساء

یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لیے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے۔اے ایمان والو ! ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ سورۃالانفال

اور تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے اُن کے مقابلہ کے لیے مہیار کھو تاکہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دُوسرے اعداء کو خوف زدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدل تمہاری طرف پلٹایا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہر گز ظلم نہ ہوگا۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ سورۃ الجمعہ

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

میرے بھائیو اس بات کو اچھی طرح جان لیجئے! توکل کے معانی یہ ہر گز نہیں ہے کہ کسبِ معاش کے لئے کی جانے والی سعی وکاوش کو ترک کر دیا جائے اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے گھر میں بیٹھ جائیں کہ اللہ کریم ہی رازق ہے اور وہی ہمیں رزق عطا کرے گا، بلاشک وشبہ رازق حقیقی اللہ ربّ العالمین کے سوا کوئی اور نہیں، مذکور بالا حدیث مبارکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پرندوں کی کس قدر خوبصورت مثال پیش کی ہے کہ وہ اپنا رزق تلاش کرنے کی خاطر علی الصبح اپنے گھونسلوں سے نکل جاتے ہیں۔ان کا صبح سویرے اپنے آشیانوں سے یوں نکلنا ہی ان کی سعی و کوشش ہے۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ انھیں رزق

سے نوازتے ہیں اور وہ آسودہ وسیراب ہو کر شام کے وقت اپنے آشیانوں کا رخ کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ معنوی ومادی اسباب کا اختیار کرنا توکل کے ہرگز خلاف نہیں ہے، بلکہ ان اسباب کواختیار کرنا عین تقاضائے شریعت ہے۔اگر ایسا نہ ہوتا تو نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں نصیحت نہ فرماتے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھاکہ میں اپنی اونٹنی کو باندھے بغیر چھوڑ دوں اور توکل ا ختیار کرلوں؟اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے باندھو، پھر توکل کرو۔ (مسند الشاب،رقم الحدیث: ۳۶۸/ ۱۴۶۳۳)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے (کسی مسلمان)کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں کہ وہ رزق کی طلب کے لئے ہاتھ پیر چلائے بغیر بیٹھ کر بس یہی دعا کرتا رہے کہ "(اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ)اے اللہ ! مجھے رزق عطا فرما۔" اسے علم ہونا چاہیئے کہ آسمان سے سونا چاندی نہیں برستا۔(احیاء علوم الدین از امام غزالی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ، جلد دوم)

عَنْ عَلِيٍّ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ـ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ وَقَالَ " مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ ". فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلاَ

نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ " لاَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ " ثُمَّ قَرَأَ { فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى } الآيَةَ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین کرید رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اسی دوران میں) فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کا جہنم کا یا جنت کا ٹھکانا لکھا جا چکا ہے، ایک مسلمان نے اس پر عرض کیا یا رسول اللہ ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پھر کیوں نہ ہم اس پر بھروسہ کر لیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں عمل کرو کیونکہ ہر شخص (اپنی تقدیر کے مطابق) عمل کی آسانی پاتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی۔ " { فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى } " الآیہ۔ (پس جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا)

(بخاری کتاب ہشتم، رقم الحدیث: ٦٦٠٥)

میرے مسلمان بھائیو ! آپ ہی دیکھ لیجئے کہ اللہ عزّوجل کیا فرمارہے ہیں۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ النجم

اور انسان کے لئے صرف اتنا ہی ہے جتنی اس نے کوشش کی ہے اور اس کی کوشش عنقریب اس کے سامنے پیش کردی جائے گی۔

اس فرمان سے یہ بات انسان پر واضح کردی گئی کہ سہل کوشی اور سستی مت اختیار کرو، کیونکہ انسان کے لئے خیر و برکت اور فائدہ ومنفعت اس کی کوشش اور کام کرنے میں ہی پنہاں ہے اللہ جل شانہ کے سب سے برگزیدہ بندے انبیاء ورسل علیہم السلام ہوتے ہیں اور یہ بات ہر ذی شعور جانتا ہے، وہ سہل کوش ہر گز نہ تھے وہ سخت سے سخت محنت کرنے کے عادی تھے ان میں بعض انبیاء علیہم السلام نے مویشی چرائے چرواہوں جیسا کام کیا، درزیوں کی طرح کپڑے سیئے ،لوہے سے نیزہ و تلوار اور زِرہیں بنائیں ، کئی ایک نے کھیتوں میں ہل چلائے اور عملی طور زراعت کو اپنا کر دکھایا،مال واسباب کی تجارت کی ۔ اور بنی نوع پر واضح کردیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق بہم پہنچانے کا ضامن ہونے کے ہر گز یہ معانی نہیں کہ انسان پاؤں پسار کر اپنے گھر میں بیٹھے رہے اور انتظار کرے کہ بغیر سعی و کوشش کے اسے اس کا رزق حاصل ہو جائے۔ اگر ایسا ہوتا تو انبیاء علیہم السّلام اور آئمہ اکرام تلاشِ رزق میں اس قدر محنت و مشقّت نہ کرتے ۔ جو بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ مفاہیمِ دین سے آگاہ وآشنا بھی تھے اور اس پر عمل پیرا بھی۔

وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ اور دن کو وقت معاش قرار دیا ہے۔ سورۃ النبأ

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ البقرہ

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو، تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بیشک اس سے پہلے تم بھکے ہوئے تھے۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ مریم

اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں آتا ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ ۔ (البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب البوع، باب کسب الرجل و عملہ بیدہ، (رقم الحدیث: ۲۰۷۴)

تم میں کوئی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی چیز نہیں کھاتا اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔

ایک دوسری روایت میں ہے: عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔(البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب البوع، باب کسب الرجل وعملہ بدزہ، (رقم الحدیث: ۲۰۷۴)

تم سے کوئی اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ کسی سے کوئی سوال کرے، کوئی اسے دے یا نہ دے۔"

انسان جب اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال کے لئے کمانے کے لئے نکلتا ہے تو اسے کئی ایک مشکلات اور دشواریاں در پیش آتی ہیں، ان سے گبھرانا نہیں چاہئے بلکہ اس میں خیر کا پہلو دیکھئے سیّدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روٹی روزی کمانے کی فکر کو بعض (مخصوص) گناہوں کا کفارہ قرار دیا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالیہ ہے:"اِنَّ مِنَ الذُّنُوبِ ذُنُوْبًا۔لَايُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَلَاالصِّيَامُ وَلَاالْحَجُّ وَلَاالْعُمْرَةُ، قَالُوْا: فَمَا يُكَفِّرُهَا يَارَسُوْلَ اللهِ؟! قَالَ: الْهُمُوْمُ فِي طَلَبِ الْمَعِيْشَةِ".(الہیثمی،

نورالدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب الکسب والتجارۃ ومحبتہا والحث علی طلب الرزق (رقم الحدیث: ۶۲۳۹): ۴/۱۰۹).

(انسان سے سرزد ہونے والے) گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں، جنہیں نہ نماز معاف کرواتی ہے، نہ ہی روزہ اور نہ حج و عمرہ معاف کراتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! پھرانہیں کون سی چیز معاف کرواتی ہے؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کا کفارہ کسب معاش (رزق کمانے کی جدوجہد) میں پیش آنے والی پریشانیاں ہیں"۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ"۔ (ابن ابی عاصم فی السنۃ: ۲۶۴)

سیّدنا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رزق بندے کو اس طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح اس کی اجل (موت) اس کو ڈھونڈتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول منسوب ہے آپ نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ، أَنَّ الرِّزْقَ رِزْقَانِ: رِزْقٌ تَطْلُبُهُ، وَرِزْقٌ يَطْلُبُكَ۔

اے میرے بیٹے جان لو! رزق کی دو اقسام ہوتی ہیں ایک وہ کہ تو جسے ڈھونڈنے نکلے اور ایک وہ جو تجھے تلاش کرتے ہوئے تیرے پیچھے آئے۔

ایک با عمل مسلمان اس بات کماحقّہ واقف ہے اللہ جل جلالہ پر توکل کے معنی ہر گز یہ نہیں کہ حصولِ رزق کیلیے سعی و کوشش کو ترک کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ لوگوں کو تلاش و حصول روزی کی دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِىْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ (الملک/ ۱۵)

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام (تابع) کر دی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

ایک مومن یہ بات خوب جانتا ہے کہ ایک سچے مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ رزق کے حصول کے لیے عملی جدوجہد ضرور کرے، لیکن اس کا اعتماد اور بھروسہ فقط اللہ جل شانہ پر ہو نہ کہ اپنی محنت و مشقت پر۔ اور اس بات پر اس کا یقین محکم ہو کہ اس کا اور باقی سبھی مخلوقات کا رزق صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۝۱۷

(سورۂ عنکبوت : ۱۷)

تو اللہ کے پاس رزق ڈھونڈو اور اس کی بندگی کرو اور اس کا احسان مانو، تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖؗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۝۳ فاطر: ۳

اے لوگو ! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔

رزق کے معاملے پر ہمارا بھروسہ اور یقین کامل اللہ ربّ العالمین پہ ہی ہونا چاہئے، جو اس ذات سے بدگمانی کرتے ہیں ان کا کیا انجام ہوتا ہے ذیل کے عبرت ناک واقعے سے اندازہ کر لیجئے۔

۹۹۸ چہروں قبلہ سے پھر جانا

سیّدنا حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر ایک کفن چور نوجوان نے توبہ کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نوجوان سے دریافت کیا؟ کہ اس کا اصل معاملہ کیا ہے اس استفسار کے جواب میں اس نے کہا: میں نے کفن چوری کرنے کے لئے ایک ہزار قبریں کھودیں اور ان میں سے دو کے علاوہ سبھی مردوں کے چہرے قبلے کے رخ سے پھرے ہوئے تھے۔اس پر

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: رزق کے معاملے میں اپنے ربّ سے بدگمانی نے ان مسکینوں کے چہرے قبلے سے پھیر دیئے۔

سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قولِ زرّیں ہے " دل کو اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص رکھ اور ہاتھ پاؤں سے اہل خانہ (بال بچوں) کے لیے رزق کما۔ یہی فلاح (بہتری) کا راستہ ہے"

کتاب وسنت پر عمل پیرا رہنا

جو لوگ کتاب الٰہی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا رہتے ہیں ان کو دنیاوی واخروی رزق کی بے شمار نعمتیں عطا کی جاتی ہیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ (المائدہ:٦٦)

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب سے اترا تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ان میں کوئی گروہ اگر اعتدال پر ہے اور ان میں اکثر بہت ہی برے کام کر رہے ہیں

نکاح کرنا

وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : (أَطِيْعُوا اللهَ فِيْمَا أَمَرَكُمْ بِهِ مِنَ النِّكَاحِ، يُنْجِزْ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ مِنَ الْغِنٰى)۔

رواہ ابن ابی حاتم فی "التفسیر" (۲۵۸۲/۸) بسند مرسل.

حضرت ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا کہ: اللہ (عزّوجل) نے جو تمھیں نکاح کا حکم فرمایا، تم اُسکی اطاعت کرو اُس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: -

اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

"اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ (عزّوجل) اُنھیں اپنے فضل سے غنی کردے گا۔" (سورہ نور: آیت ۳۲)

ثابت ہوا کہ نکاح کرنا اللہ ربّ العزّت کے فضل و کرم کے نزول کا باعث ہے۔

وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ النّور

اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ (عليه السّلام) : الْحَدِيثُ الَّذِي يَرْوِيهِ النَّاسُ حَقٌّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ ، فَأَمَرَهُ بِالتَّزْوِيجِ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ أَتَاهُ فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَأَمَرَهُ بِالتَّزْوِيجِ ، حَتَّى أَمَرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟

فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (عليه السّلام) : " [نَعَمْ] ، هُوَ حَقٌّ " .ثُمَّ قَالَ : " الرِّزْقُ مَعَ النِّسَاءِ وَالْعِيَالِ " .

حضرت اسحاق بن عمّار رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصّادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا یہ قصّہ صحیح ہے جو لوگ سناتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنی غربت اور فقرو ناداری کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نکاح (شادی) کرنے کا حکم دیا، کچھ عرصے بعد وہی شخص دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے وہی شکایت دہرائی،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اسے نکاح کرنے کا حکم دیا اور اس

نے نکاح کیا، حتّٰی کہ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت امام صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جی ہاں یہ قصّہ درست ہے، اور پھر فرمایا: رزق بیویوں اور بچّوں کے ساتھ ہے۔

(الکافی : 5 / 330 ، للشیخ ابی جعفر محمد بن یعقوب بن إسحاق الکُلینی ، المُلَقَّب بثقة الإسلام ، المتوفی سنة: 329 ہجریة، طبعة دار الکتب الإسلامیة، سنة: 1365 ہجریة/ شمسیة، طہران / إیران)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : "تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ ، فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَكُمْ بِالْمَالِ"

(الکتب» المستدرک علی الصحیحین» کتاب النکاح: ۲۷۲۶، ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، مجمع الزوائد ۴/۲۵۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-
”عورتوں سے شادی کرو، وہ تمہارے پاس مال اموال لائیں گی۔“

یہاں مال واموال سے مراد جہیز کو نہ لیا جائے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ نکاح میں پائی جانے والی خیر وبرکت کے سبب مال واسباب میں فراخی و وسعت آئے گی جس کا وعدہ اللہ سبحانہ و تعالٰی نے کیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی شادی کو غناء و مالداری کا سبب قرار دیا ہے. اسی طرح سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

وقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ : (التمسوا الغنى فى الباه) رواه ابن ابی حاتم فى "التفسير" (٨٦٨/٣) ، وفي سنده انقطاع بين إبراهيم بن محمد بن المنتشر، وهو من صغار التابعين، وبين عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ . ، روح المعانی ١٨/٤٩)

سیّدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "نکاح کرو تاکہ خوشحال بنو۔"

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : (عَجِبْتُ لِرَجُلٍ لَا يَطْلُبُ الْغِنَى بِالْبَاءَةِ ، وَاللهُ تَعَالَى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهِ : (إِنْ يَكُوْنُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ) النور/٣٢ . عزاه السخاوی فی "المقاصد الحسنة" (ص/١٤٩) لعبد الرزاق، عن معمر، عن قتادة، إن عمر قال : وذكره . وقتادة عن عمر: منقطع .

سیّدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :- ایسے شخص پر تعجب حیرانی ہے، جو نکاح کی رغبت نہیں رکھتا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرماتا ہے، " اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کردے گا۔"

نکاح میں پائی جانے والی خیر و برکت کا اندازہ اس بات سے کرلیجئے کہ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے :-

"مجھے اس فقیر پر تعجب ہوتا ہے جو شادی کر کے اپنی محتاجی دور کرنے کا سامان نہیں کرتا۔" (تیسیر الرحمٰن ٢/١٠٤ از ڈاکٹر محمد لقمان سلفی)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمْ : الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ ، وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ)۔

رواہ الترمذی (١٦٥٥) وصححہ ابن العربی فی "عارضۃ الأحوذی" (٣/٥) ، وحسنہ الألبانی فی " صحیح الترمذی "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-"تین قسم کے افراد کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے: (١) فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے کی۔ (٢) اس غلام کی جو اپنی قیمت ادا کرکے آزاد ہونا چاہتا ہو۔ (٣) نکاح کرنے والے کی جو پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنا چاہتا ہو"۔ (جامع ترمذی)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : (رَغَّبَهُمُ اللهُ فِي التَّزْوِيْجِ ، وَأَمَرَ بِهِ الْأَحْرَارَ وَالْعَبِيْدَ ، وَوَعَدَهُمْ عَلَيْهِ الْغِنَى) . رواہ ابن جریر الطبری (١٧/٢٧٥) من طریق علی بن ابی طلحۃ، وہی طریق صحیحۃ معتمدۃ عن ابن عباس .

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : (الْتَمِسُوا الْغِنَى فِي النِّكَاحِ) . رواہ ابن جریر الطبری فی "جامع التأویل" (١٧/٢٧٥) ، فی سندہ انقطاع بین القاسم بن الولید، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ.

سیّدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نکاح کے ذریعے سے غنی بنو۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي۔ واخرجه الْبَيْهَقِيّ عَنِ الرقاشي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے، اسے چاہیئے کہ باقی آدھے دین (کے معاملے) میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

اس کے معانی یہ ہوئے کہ نکاح کرنے والے شخص کو اللہ تبارک و تعالیٰ رزق اور مال واسباب میں وسعت اور فراخی عطا فرماتے ہیں۔ نکاح کرنے سے انسان کا نہ صرف ایمان محفوظ ہو جاتا ہے بلکہ اس کی عائلی زندگی میں نظم وضبط کے ساتھ ساتھ مال و متاع کی فراوانی بھی دُر آتی ہے۔

اللہ کے راستے میں خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے سے انسان کے مال ودولت میں کمی واقع نہیں ہوتی 'بلکہ اس میں اللہ رب العالمین بیش بہا وسعت وبرکت عطا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ سبا

کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کردیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے اور تم جو چیز خرچ کروگے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا۔ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

سورۃ الانفال میں ارشاد ہوتا ہے :۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ۚۖ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ؕ اُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۴﴾ۚ الانفال

ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں، یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی

ایک دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ البقرہ

ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔۔۔۔ ﴿۱۹۵﴾ البقرہ

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو

اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا ‌ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۖ ۚ﴿۲۶۸﴾ البقرہ

(اور دیکھنا) شیطان (کا کہنا نہ ماننا وہ) تمہیں تنگ دستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔ اور خدا تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے۔ اور خدا بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے .

سیّدنا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں.

"میں نے قرآن میں نوے (۹۰) مقامات پر پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کی تقدیر میں رزق لکھ دیا ہے اور اسے اس بات کی ضمانت دے دی ہے۔" اور میں نے قرآن مجید میں صرف ایک مقام پڑھا ہے کہ شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے۔ ہم نے اپنے سچے رب کے ۹۰ مقامات پر کئے گئے وعدے پر تو شک کیا اور جھوٹے شیطان کی صرف ایک مقام پر کہی ہوئی بات کو سچ جانا.

{ لَيۡسَ أَحَدٌ مِنۡكُمۡ بِأَكۡسَبَ مِنۡ أَحَدٍ قَدۡ كَتَبَ اللهُ الۡمُصِيۡبَةَ وَالۡأَجَلَ ، وَقَسَّمَ الۡمَعِيۡشَةَ وَالۡعَمَلَ فَالنَّاسُ فِيهَا يَجۡرُونَ إِلَى مُنۡتَهًى }

تم میں سے کوئی ایک دوسرے سے زیادہ کمانے والا نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے مصیبت اور موت کو لکھ دیا ہے۔ اور رزق اور عمل کو تقسیم فرما دیا ہے۔ اس لئے لوگ اپنے اپنے انجام کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں۔ الحلیہ. بروایت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (قَالَ اللهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ)۔

(رواہ البخاری و مسلم ابن ماجہ : ۲۱۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ” اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :اے ابن آدم! خرچ کر، میں تیرے اوپر خرچ کروں گا۔“

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۟ؕ۱۶ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۟۱۷ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۟۱۸ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۟۱۹ الذاریات

اُن نعمتوں کو (کیف و سرور) سے لیتے ہوں گے جو اُن کا رب انہیں (لطف و کرم سے) دیتا ہوگا، بیشک یہ وہ لوگ ہیں جو اس سے قبل (کی زندگی میں) صاحبانِ احسان تھے، وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھے، اور رات کے پچھلے پہروں میں (اٹھ اٹھ کر) مغفرت طلب کرتے تھے، اور اُن کے اموال میں سائل اور محروم (سب حاجت مندوں) کا حق مقرر تھا۔

أَنْفِقْ بِلَالُ، وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا.

(مشکوٰۃ: ۱۸۸۵، رواہ الطبرانی عن ابن مسعود، والحدیث صححہ الألبانی واوردہ فی الصحیحۃ برقم: ۲۶۶۱)

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”اے بلال! خرچ کرو اور عرش والے سے افلاس کا خوف نہ کرو۔“)

سخاوت کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

إِنَّ اللّٰهَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكُرَمَاءَ، جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُودَةَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأَخْلَاقِ، وَيَكْرَهُ سَفَاسِفَهَا۔ صحیح الجامع الصغیر، رقم: ۱۸۰۰

”یقیناً اللہ تعالیٰ کریم ہے، کریم لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے اور سخیوں کو محبوب رکھتا ہے۔ بلند اخلاق لوگوں کو پسند کرتا ہے اور ردی پن کو ناپسند کرتا ہے۔“

سخاوت ہے کیا؟

اَلتَّجَافِيْ عَمَّا يَسْتَحِقُّهُ الْمَرْءُ عِنْدَ غَيْرِهٖ بِطِيْبِ نَفْسٍ.

(فصل) واما الجود والکرم والسخاء والسماحۃ۔ الصفحۃ: ۱۱۱ ، من کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ (صلی اللہ علیہ آلہ وسلم)

اپنے حق کو دوسرے کے پاس خوش دلی کے ساتھ رہنے دینا سماحت کہلاتا ہے۔

سماحت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی خوشی سے اس چیز سے علیحدگی اختیار کرلے جس کا دوسروں کے نزدیک بھی وہی حق دار ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شرافت کے چار ستون ہیں:

۱۔ حسن اخلاق، ۲۔ تواضع، ۳۔ سخاوت، ۴۔ عبادت گزاری

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: **اَلسَّخَاءُ يُكْسِبُ الْمَحَبَّةَ وَ يُزِيْنُ الْأَخْلَاقَ يُمَحِّصُ الذُّنُوْبَ وَ يَجْلِبُ مَحَبَّةَ الْقُلُوْبِ**

(غرر الحکم، صفحہ: ۳۷۸)

سخاوت محبت پیدا کرتی ہے اور اخلاق کی زینت ہے، اور گناہوں کو پاک کرتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت ڈالتی ہے۔

جود و سخا کا مظاہرہ کرنے والے کے ہاں کبھی رزق کی تنگی نہیں آتی کہ وہ جس قدر اللہ کی راہ میں سخاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اتنا ہی اور نوازتا چلا جاتا ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۳۹ سباء

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان سے کہو، "میرا رب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے جو کچھ تم خرچ کر دیتے ہو اُس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے، وہ سب رازقوں سے بہتر رازق ہے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" : السَّخَاءُ شَجَرَةٌ مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ ، أَغْصَانُهَا مُتَدَلِّيَاتٌ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا قَادَهُ ذَلِكَ الْغُصْنُ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَالْبُخْلُ شَجَرَةٌ مِنْ شَجَرِ النَّارِ ، أَغْصَانُهَا مُتَدَلِّيَاتٌ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا قَادَهُ ذَلِكَ الْغُصْنُ إِلَى النَّارِ ." وَفِي رِوَايَةِ السَّلَمِيِّ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سخاوت جنت میں ایک درخت ہے، جس کی شاخیں دنیا تک پھیلی ہوئی ہیں جو سخی ہوگا، اس درخت کی شاخ پکڑ کر جنت میں داخل ہو جائے گا اور بخل دوزخ میں ایک درخت ہے، جس کی شاخیں (بھی) دنیا تک پھیلی ہوئی ہیں جو بخیل ہوگا، اس درخت کی شاخ اس کو دوزخ میں پہنچا دے گی۔

(شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۷/ ۴۳۵، حدیث: ۱۰۸۷۷)

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ" حُرٌّ وَعَبْدٌ ". قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ " طِيبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ". قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ " الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ ". قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ " مَنْ

سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ ". قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيْمَانِ أَفْضَلُ قَالَ " خُلُقٌ حَسَنٌ ". قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلاَةِ أَفْضَلُ قَالَ " طُوْلُ الْقُنُوْتِ ". قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ " أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ ". قَالَ قُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ " مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُرِيْقَ دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ " جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ "رواہ احمد

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دین کے) اس کام میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون تھے؟ فرمایا: ایک حُر (آزاد یعنی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ایک عَبد (غلام یعنی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

میں نے عرض کیا کہ اسلام کیا ہے؟ ارشاد ہوا: خوش کلامی اور کھانا کھلانا۔ میں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا: صبر اور سخاوت کرنا۔ میں نے عرض کیا: کونسا اسلام (یعنی مسلمان) افضل ہے؟ ارشاد ہوا: جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ میں نے عرض کیا کونسا ایمان افضل ہے؟ ارشاد ہوا: اچھے اخلاق۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کونسی نماز افضل ہے؟ ارشاد ہوا: جس میں قیام زیادہ ہو، راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کونسی ہجرت بہتر ہے؟ ارشاد ہوا: ان باتوں کو ترک کرنا جن کو تیرا رب پسند نہیں کرتا۔ راوی نے کہا میں نے

عرض کیا: کونسا جہاد افضل ہے؟ ارشاد ہوا جس کا گھوڑا ہلاک کیا جائے اور اس کا خون بہایا گیا ہو۔ میں نے عرض کیا کونسا وقت بہتر ہے؟ ارشاد ہوا: اخیر شب کا درمیانی وقت) ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نصیحت بہت مشہور ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

فرزند! سخاوت اختیار کرو کہ اس کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں بہتر ہے۔ سخی ہر مقام پر باعزّت ہوتا ہے۔ بخیل دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل رہتا ہے۔

أَنْفِقْ بِلَالُ، وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا.

(مشکوٰۃ: ۱۸۸۵، رواہ الطبرانی عن ابن مسعود، والحدیث صححہ الألبانی واوردہ فی الصحیحۃ برقم: ۲۶۶۱)

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "اے بلال! خرچ کرو اور عرش والے سے افلاس کا خوف نہ کرو۔"

سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگوں کو سخاوت کی طرف رغبت دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

إِذَا جَادَتِ الدُّنْيَا عَلَيْكَ فَجُدْ بِهَا
عَلَى النَّاسِ طُرًّا إِنَّهَا تَتَقَلَّبُ

فَلَا الْجُودُ يُفْنِيهَا إِذَا هِيَ أَقْبَلَتْ

وَلَا الْبُخْلُ يُبْقِيهَا إِذَا هِيَ تَذْهَبُ

جب دنیا تم سے جود و سخا چاہے تو تم لوگوں میں اسے زیادہ کرو، تمہاری یہی سخاوت تمہارے پاس واپس پلٹ کر آئے گی کیونکہ یہ وہ پسندیدہ خصلت (صفت اور خوبی) ہے جو انمٹ ہے (کبھی مٹنے والی نہیں)، جب کوئی چیز فنا ہو جانے والی ہو تو اسے بخل (کنجوسی کے ذریعے باقی نہیں رکھا جاسکتا۔

أئمتنا سیرۃ الائمۃ الاثنی عشر۔ علی محمد علی دخیل الجزء اوّل، سیرۃ الامام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، صفحہ : ۸۱

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:-

كُنْ سَمْحاً وَلَا تَكُنْ مُبَذِّراً، وَكُنْ مُقَدِّراً وَلَا تَكُنْ مُقَتِّراً۔

سخاوت کرو, لیکن فضول خرچی نہ کرو اور جز رسی کرو, مگر بخل نہیں.

طلبہ وطالبات پر خرچ کرنا

حصول علم کا حکم تو ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے ہے اور اس بات سے کون شناسا نہیں کہ فی زمانہ علم کے حصول میں جہاں بہت سی آسانیاں ہیں وہیں بہت سے ذہین طلبہ وطالبات محض اس وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں کہ ان کے پاس مطلوبہ وسائل نہیں ہوتے ۔اس لئے ان ذہین مگر مستحق لوگوں پر خرچ کرنا رزق میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ « لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ.

سیّدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں دو بھائی تھے ، جن میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے جب کہ دوسرے بھائی کوئی پیشہ (کماتے) کرتے تھے ۔ کام کرنے والے بھائی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بارگاہ اقدس میں اپنے دوسرے کی شکایت کی ، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید تمہیں انہیں کے سبب رزق دیا جارہا ہے۔

(جامع ترمذی ، کتاب الزھد ، باب فی التوکل علی اللہ. حدیث نمبر: ۲۵۱۶۔ مستدرک علی الصحیحین ، کتاب العلم ، حدیث نمبر: ۲۹۲)

علماء اکرام لکھتے ہیں کہ علوم شرعی کے حصول میں مگن رہنے والے لوگوں کی مالی مدد و معاونت کرنا بھی رزق میں وسعت و فراوانی کا باعث بنتا ہے

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۷۳)

ان فقیروں کے لئے جو راہ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

زکوۃ ادا کرنا

زکوۃ کی ادائیگی کرنے سے نہ صرف مال پاک ہوتا ہے بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے اور برکت بڑھ جاتی ہے۔

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَ تُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۳﴾ التوبہ

اے محبوب ! ان کے مال میں سے زکوۃ تحصیل کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص خرچ کرتا ہے (زکوۃ نکالتا ہے) تو فرشتے اُس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ! جو شخص اللہ کے راستے میں خرچ کررہا ہے اس کو اور زیادہ عطا فرما، اور اے اللہ جس شخص نے اپنے مال کو روک کر رکھ رہا ہے (یعنی زکوۃ ادا نہیں کررہا ہے) تو اے اللہ اس کے مال پر ہلاکت ڈال دے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صدقہ کسی مال میں کمی نہیں کرتا ہے۔ (صحیح مسلم :۲۵۸۸/۶۹)

زکوۃ کو ادا کرنا خیر و برکات کے نزول کا ذریعہ بنتا ہے، ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

(ما منع قوم زکاۃ اموالھم إلا منعوا القطر من السماء)

جو لوگ اپنے اموال کی زکوۃ نہیں دیتے تو وہ بارش سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

(المستدرک ۵۴۰/۴ ح ۸۶۲۳ نحو المعنیٰ، اتحاف المھرۃ ۵۹۰/۸ ح ۱۰۰۱۵ و سندہ صحیح و صححہ الحاکم و وافقہ الذہبی)

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ سورہ التوبہ

زکوۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو، یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا، اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ

السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآىِٕلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ البقرہ

کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کروہاں اصلی نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔

عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک

صلہ رحمی سے مراد ہے کہ حسب استطاعت اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کا معاملہ کیا جائے اور انھیں شدائد و مصائب سے محفوظ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴿۸۳﴾ سورۃ البقرۃ

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو پھر تم پھر گئے مگر تم میں کے تھوڑے اور تم رد گردان ہو۔

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ

السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ سورۃ البقرۃ

کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصلی نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنھوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ البقرہ

(اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں

باپ اور قریب کے رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کروگے خدا اس کو جانتا ہے.

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِيۡتَآىِٕ ذِى الۡقُرۡبٰى ۔۔۔۔۔۔ ﴿۹۰﴾

سورۃ النحل

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا بے حیائی اور بُری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

وَ اٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَ الۡمِسۡكِيۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِيۡلِ وَ لَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِيۡرًا ﴿۲۶﴾

سورۃ الاسراء

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور فضول نہ اڑا۔

وَ الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَ يَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ الۡحِسَابِ ﴿۲۱﴾ سورۃ الرعد

اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی بُرائی سے اندیشہ رکھتے ہیں

فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَ الۡمِسۡكِيۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِيۡلِ ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۸﴾ سورۃ الروم

تو رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور انہیں کا کام بنا۔

صلہ رحمی کرنا بھی انسان کے رزق میں فراوانی و برکت کا سبب بنتا ہے۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، والدین کے لئے دعائے خیر کرنے سے بھی رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اپنے اندر کس قدر فوائد لئے ہوئے ہے۔ اس کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے ہی کر لیجئے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ , قَالَ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ , أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ , وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ , فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ "

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من أحب البسط فی الرزق : ۲۰۶۷)

”جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کے رزق میں کشادگی اور اس کی عمر میں درازی ہو تو اسے صلہ رحمی سے کام لینا چاہیے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے وسعت رزق اور لمبی عمر کی خواہش ہو، اسے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، حدیث: ۵۹۸۵، مسند احمد، حدیث: : ۱۲۱۲))

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ ، وَيُوَسَّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ ، وَيُدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةُ السُّوءِ ، فَلْيَتَّقِ اللهَ ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ " .

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے لمبی عمر، وسعتِ رزق اور بری موت سے چھٹکارا پانے کی خواہش ہو ، اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور شتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک (صلہ رحمی) کرنا چاہیے۔

سیّدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: صلہ رحمی انسان کو خوش اخلاق بناتی، عمر کو طویل اور رزق میں برکت لاتی ہے۔

وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ ، وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

(رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی، سنن نسائی کتاب الزکواۃ، باب الصدقہ علی الا قارب)

سیّدنا حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ مسکین کو صدقہ دینے پر ایک اجر ہے۔ اور رشتہ دار کو صدقہ دینے پر دو اجر ملتے ہیں۔ ایک تو صدقہ کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کرنے کا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنْ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا. (بخاری: کتاب الأدب، باب: لیس الواصل بالمکافی: ۵۹۹۱)

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-" وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں جو کسی رشتہ دار کے ساتھ احسان کے بدلے میں احسان کرتا ہے، بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔"

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهُ مَا لَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَا لَهُ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ. (بخاری: باب فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ: ۵۹۸۳)

سیّدنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

"اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ دو اور رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رحم کا اطلاق رشتہ داروں پر ہوتا ہے، خواہ ان کے درمیان وراثت اور محرمیت کا تعلق ہو یا نہ ہو۔

کمزور اور ضعیفوں کے ساتھ حسن سلوک

غریب و نادار، لاچار و بے بس، ضعیف و کمزور، ناتواں، مسکین و یتیم اور بیوہ، بیمار، مفلوک الحال مسافر کی مدد کرنا ہر صاحب حیثیّت مسلمان کا فرض ہے۔ رنگ و نسل، ذات پات وغیرہ سے ماورا ہو کر ہر کمزور اور ضعیف کا خیال کرنا اور انتہائی خندہ پیشانی سے ان کی ہر طرح کی مدد و معاونت کرنا انسان کے تقویٰ اور رزق میں فراخی اور وسعت لانے کا باعث بنتا ہے۔ اللہ جل شانہ کے عطا کردہ مال و متاع سے حالات اور مصائب کے ستائے ہوئے افراد کی مدد کرنا تقاضائے بشریّت بھی ہے اور اللہ جل شانہ کے محبوب بندے بننے کا ذریعہ بھی۔

وَاَحۡسِنُوۡا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ﴿۱۹۵﴾ البقرہ

بیشک بھلائی والے (احسان اور نیکی کرنے والے) اللہ کے محبوب ہیں۔

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابْغُونِي ضُعَفَاءَكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ)۔

سیّدنا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ میری رضا اپنے کمزوروں کے اندر تلاش کرو، کیوں کہ تمہیں کمزوروں کی وجہ سے رزق ملتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“

(مسند احمد: ۵/۱۹۸، ابوداؤد، حدیث: ۲۵۹۱، ترمذی، ابواب الجہاد: ۱۷۵۴)

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَأَى سَعْدُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلاً عَمَّنْ دُوْنَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟)

سیّدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (سیّدنا) سعد نے دیکھا کہ انہیں دیگر لوگوں پر فضیلت (مال و متاع کے حوالے سے) حاصل ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کمزوروں کے طفیل ہی تمہیں رزق ملتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔"

(بخاری، کتاب الجہاد والسیر: ۱۷۹/۱۰۸, ۱۴)

فِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ (إِنَّمَا نَصَرَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعَفَتِهِمْ بِدَعَوَاتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ). (صحیح سنن النسائی: ۲۹۷۸)

اللہ تعالیٰ اس امت کی اس کے کمزور اشخاص کی وجہ سے مدد کرتا ہے، ان کی دعاؤں، ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کی وجہ سے۔

شکر ادا کرنا

سیّدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے جب تمہیں تھوڑی بہت نعمتیں حاصل ہوں تو ناشکری سے انہیں اپنے تک پہنچنے سے پہلے بھگا نہ دو۔

یہ ہم سب کا عمومی تجربہ اور رویہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کی گئ نعمتوں کو ضائع بہت کرتے ہیں اور اس پر شرمسار بھی نہیں ہوتے بلکہ ناشکری کرتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں ہمیں واضح بتلا دیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ کے شکر گذار انسان ہی اس کی عبادت کرتے ہیں، اس کے معنی یہ ہوئے کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے وہ عبدیت سے محروم ہو گئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاشۡكُرُوۡا لِلّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ۝١٧٢ البقرہ

اگر تم اللہ کی عبادت کرتے ہو تو تم اس کا شکر ادا کرو۔

وَّاشۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ۝١١٤ النحل

اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعۡبُدۡ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ۝٦٦ الزمر

بلکہ صرف اللہ کی ہی عبادت کرو اور شکر گذاروں میں شامل رہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو لاتعداد نعمتوں سے نوازتا ہے اور ہدایت فرماتا ہے کہ کفران نعمت نہ کرو بلکہ اللہ کے شکر گذار بندے بن جاؤ.

فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ البقرہ

پس تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ میرا شکرادا کرو اور کفران نعمت نہ کرو۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے مال واسباب اور موجودہ نعمتوں میں اضافہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے شکر گذار بندے بن جایئے۔ قرآن مجید میں ناشکری کرنے والوں کو شدید وعید سنائی گئی ہے اور ان کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾ ابراہیم

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنادیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

جو لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پر شکرادا کرتے ہیں اور ان کی قدر کرتے ہیں انہیں دونوں جہانوں میں اس کا اجر ملے گا جبکہ ناشکری اور بے قدری کرنے والوں کا معاملہ اس کے برعکس ہوگا

اور وہ شدید عذاب کے مستحق ٹھہرائے جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پرواہ بھی نہیں کرتا۔

وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ لقمان

اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیاں سراہا۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾ الزمر

اگر تم ناشکری کرو تو بیشک اللہ بے نیاز ہے تم سے اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں، اور اگر شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے بیشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ابراہیم

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو گن نہیں سکو گے۔ بیشک انسان ہی ظالم اور ناشکرا ہے۔

اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں:-

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ سبا

اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں .

سورۂ عادیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو کنود کہہ کر اس کی مذمت فرمائی ہے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ العادیات

بیشک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

کنود وہ شخص ہے جو نعمت پر شکر نہیں کرتا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کنود کی شرح میں فرماتے ہیں: "انسان ناشکرا ہے مصیبتوں کا شمار کرتا ہے اور نعمتوں کا ذکر تک نہیں!"

اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ انسان شکر گذار بن جائے اور اس کے انعام و اکرام سے پوری طرح مستفید ہو۔

وَّ لٰكِنۡ يُّرِيۡدُ لِيُطَهِّرَكُمۡ وَ لِيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝٦ المائدہ

لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے، اور اپنی نعمت تم پر مکمل فرما دے، تا کہ تم اسکے شکر گزار بن جاؤ۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر گذاری کرنے والوں کے لئے کیا جزا ہے خود ہی ملاحظہ فرمالیجئے۔

وَ سَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ ۝١٤٤ آل عمران

اور اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو عنقریب بدلہ دے گا۔

اس کے بعد فرمایا:-

وَ مَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ۚ وَ مَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ؕ وَ سَنَجۡزِى الشّٰكِرِيۡنَ ۝١٤٥ آل عمران

جو دنیا کا بدلہ چاہے ہم اسے دنیاوی بدلہ دیتے ہیں، اور جو آخرت کا بدلہ چاہے تو ہم اسے اخروی بدلہ دیتے ہیں، اور عنقریب ہم شکر گزاروں کو جزا دینگے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بہت تذکرہ کیا کرو کیونکہ نعمتوں کا بار بار تذکرہ ہی نعمتوں کا شکر ہے"۔

اللہ جل شانہ کے برگذیدہ بندوں کے اوصاف حمیدہ میں سے ایک وصف یہ بھی ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے بہت شکرگذار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

اِنَّهٗ كَانَ عَبۡدًا شَكُوۡرًا ۝۳ الاسراء

بے شک وہ نوح علیہ السّلام شکرگذار بندہ تھا۔

سیّدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ سیّدنا حضرت نوح علیہ السلام جب لباس پہنتے یا کھانا کھاتے یا کوئی مشروب پیتے تو فوراً" الحمد للہ ." کہتے۔اسی وجہ سے ان کا لقب عبدالشکور رکھا گیا، یعنی شکرگذار بندہ۔(الدرالمنشور ۲۳۶/۵ ۔۲۳۷)

اور سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارے فرمایا:-

اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۱۲۰ شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰهُ وَهَدٰٮهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝۱۲۱ النحل

بیشک ابراہیم ایک امام تھا اللہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا اور مشرک نہ تھا، اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا، اللہ نے اسے چن لیا اور اسے سیدھی راہ دکھائی۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نبوّت عطا فرمائی گئی اور اللہ جل جلالہ نے انہیں شرفِ ہم کلامی سے نوازا اور فرمایا:-

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ الاعراف

فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے، تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو۔

انسان چاہے جتنا بھی اللہ تعالیٰ کی کی عبادت اور نعمتوں کی شکرگذاری کرلے، اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے سے قاصر ہے۔اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:-

"رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مُطَاوِعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي

وَاغْسِلْ حُوبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي ."

سنن ابن ماجہ : کتاب الدعاء

یا اللہ ! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر اور ذکر کرنے والا بنا، تجھ سے بہت زیادہ ڈرنے والا، تیری اطاعت کرنیوالا، تیرے لئے مرمٹنے والا، اور تیری ہی جانب رجوع اور انابت کرنیوالا بنا، میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھوڈال، میری دعا قبول فرما، میری حجت ثابت کردے، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان راست فرما، اور میرے سینے سے کینہ نکال باہر کر۔

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَفْطُرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

(مسلم، الصحیح، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب : اکثار الاعمال والاجتہاد فی العبادۃ، ۴ : ۲۱۷۲، رقم : ۲۸۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تو کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدم سوج جاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کرتے ہیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے گئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”: اے عائشہ ! کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہو جاؤں؟“

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ﴿ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَتْ خَيْرًا لَهُ وإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَتْ خَيْرًا لَهُ ﴾." (مسلم، کتاب الزہد والرقائق)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مجھے مومن کے حال پر تعجب ہوتا ہے، اس کے ہر حال میں بھلائی (خیر) ہے اگر اس کو راحت پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کی کامیابی ہے اور اگر اس کو ضرر (نقصان) پہنچے تو صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کی کامیابی ہے۔

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے توان کی عمر دراز کرتا ہے اور انہیں شکر کا الہام فرماتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۱/۱۴۸، الحدیث: ۹۵۴)

سیّدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو اپنی نعمت عطافرمائی اور اس نے الحمد اللہ کہاتو یہ حمد اس نعمت سے افضل ہوگی۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، ۴/۲۵۰، الحدیث: ۳۸۰۵، طبرانی)

انہی سے ایک دوسری روایت یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شکر کا مطلب ہے کہ کسی کے احسان و نعمت کی وجہ سے زبان، دل یا اعضاء کے ساتھ اس کی تعظیم کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:-

(أَلتَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ شُكْرٌ، وَتَرْكُهَا كُفْرٌ وَمَنْ لَا يَشْكُرُ الْقَلِيْلَ لَا يَشْكُرُ الْكَثِيْرَ، وَمَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ، وَالْجَمَاعَةُ بَرَكَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ۔)

"اللہ کی نعمت بیان کرنا شکر اور ترک کرنا ناشکری ہے۔جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا وہ اللہ کا شکر بھی نہیں کر سکتا اور جماعت باعث برکت ہے اور گروہ بندی باعث عذاب ہے۔" (صحیح الجامع الصغیر، رقم الحدیث: ۳۰۱۴)

مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَشْكُرَكَ وَأَنَا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَشْكُرَكَ إِلَّا بِنِعْمَةٍ ثَانِيَةٍ مِنْ نِعَمِكَ وَفِي لَفْظٍ أَخَرٍ وَشُكْرِي لَكَ نِعْمَةٌ أُخْرَى مِنْكَ تُوجِبُ عَلَيَّ الشُّكْرَ لَكَ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ إِذَا عَرَفْتَ هَذَا فَقَدْ شَكَرْتَنِي وَفِي خَبَرٍ آخَرٍ إِذَا عَرَفْتَ أَنَّ النِّعْمَةَ مِنِّي رَضِيتُ مِنْكَ بِذَلِكَ شُكْرًا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصّلوۃ والسّلام نے عرض کی: یا اللہ! میں تیرا شکر کیسے ادا کروں کہ میرا شکر کرنا بھی تو تیری ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب تو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے اور اس پر راضی رہا تو یہ شکر ادا کرنا ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر)

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝۴۰

النمل

اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا،

وَ اللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ التغابن

اور اللہ قدر فرمانے والے حلم والا ہے۔

اہل جنت کا کلام شکر ہی ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ الزمر

اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں، تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں (اچھے کام کرنیوالوں) کا۔

اہل جنت کا آخری کلام بھی کلمہ شکر ہی ہوگا۔

دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰﴾ یونس

ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں کو سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا
(وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، فَلَا تَنْسَىٰ أَنْ تَقُولَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ، اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (ترمذی)

اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں، تو تم ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا نہ بھولنا کہ اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری مدد فرمایئے۔

سیّدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ بندہ کھانا کھا کر اور پانی پی کر اس کا شکر ادا کرے۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَيُمَتِّعُ بِالنِّعْمَةِ مَا شَاءَ، فَإِذَا لَمْ يُشْكَرْ عَلَيْهَا قَلَبَهَا عَذَابًا﴾

اللہ جب تک چاہتا ہے اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے، پھر جب نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا جاتا تو اللہ انہیں عذاب سے بدل دیتا ہے۔(الدر المنثور ۱/۲۷۹)

وَ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىہُ وَ اَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ فِیۡ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾ النمل

اے میرے رب ! مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔

خرید وفروخت کے دوران دینی فرائض بجالانا

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوۡنَ يَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِيۡهِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَيَزِيۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ النّور

(یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید وفروخت۔ وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر کو چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں تاکہ خدا ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور جس کو چاہتا ہے خدا بے شمار رزق دیتا ہے۔

یکے بعد دیگرے عمرہ وحج کرنا

پے در پے عمرے اور حج کا ادا کرنا نہ صرف گناہوں سے پاکیزگی کا باعث بنتا ہے بلکہ مومن کے رزق میں وسعت اور خیر وبرکات کا موجب بھی ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَابِعُوا بَيْنَ الحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ، وَالفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ المَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. وَفِي البَابِ عَنْ عُمَرَ، وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَجَابِرٍ.: «حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

(سنن الترمذی / ۷ - ابواب الحج / باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ رقم الحدیث : ۸۱۰ ، صحیح ابن ماجۃ: ۲۳۵۲)

سیّدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔حج اور عمرے میں متابعت کرو کیونکہ یہ دونوں فقر وگناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندے سے زنگ دور کردیتی ہے۔ اور حج مبرور کا ثواب سوائے جنت کے اور کچھ نہیں۔

(حَدِیْثُ مَرْفُوعٌ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ مُتَابَعَةَ مَا بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ ".

سیّدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- پے درپے حج اور عمرہ کرو، کیونکہ یہ غربت اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

حج اور عمرہ کی ادائیگی چونکہ مسلمان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرلیتا ہے اور اس کے اندر خوف الٰہی بڑھ جاتا ہے جو اس کے تقوے کی صلاحیت کو جلا بخشتا ہے۔ اور یہی چیز اس کے رزق میں خیر وبرکت کا سبب بنتی ہے۔ اور یوں برکات الٰہیہ کا نزول ہونے لگتا ہے۔

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:-

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ الاعراف

اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ضرور ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے کیے پر گرفتار کیا۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:-

وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿۲﴾ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ۔۔۔۔ ﴿۳﴾ الطلاق

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

اور فرمایا:-

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ الجن

اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر وہ راہ پر سیدھے رہتے تو ضرور ہم انہیں وافر پانی دیتے۔

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ لَا نَسْــٴَـلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ طٰہٰ

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ، کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لیے۔

اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرنا

انسانی زندگی دھوپ اور چھاؤں کا نام ہے۔ بعض اوقات انسان کی زندگی میں ایسے مشکل مرحلے آجاتے ہیں۔ گویا نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن والا معاملہ بن جاتا ہے۔اور انسان کو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ رزق کے سبھی دروازے اس پر بند ہو گئے۔ رزق میں اتنی تنگی در آتی ہے کہ جان پر بن آتی ہے۔ قرض و مرض اس کے احاطہ زندگی کو اس قدر تنگ کر دیتے ہیں کہ سبھی خویش واقارب اس سے منہ موڑلیتے ہیں۔اور انسان مایوسیوں کی اتھاہ گہرائیوں جا گرتا ہے۔اسے سمجھ میں نہیں آتا کہ اس جہنم زدہ زندگی سے خلاصی کیونکر ممکن ہو۔دل و دماغ اس قدر مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں کہ وہ اپنی ہی زندگی کے درپے ہو جاتا ہے۔دین اسلام چونکہ ایک مکمل دستور حیات ہے اور وہ انسان کی ہر مرحلہ زندگی پر رہنمائی کرتا ہے۔ہمیں سنن انبیاء علیہم السّلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر زندگی میں کبھی ایسا مرحلہ آجائے تو ایسے مقام سے ہجرت کر جاؤ۔اور اللہ جل شانہ کا فضل و کرم کسی دوسرے مقام پر جا کر تلاش کرو۔ یہی ہجرت ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے دروازے کھول دے گی۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ الملک

وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر رکھا ہے، چلو اُس کی چھاتی پر اور کھاؤ خدا کا رزق، اُسی کے حضور تمہیں دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔

چرند پرند کو ہی لے لیجئے جب کسی مقام پر موسم وحالات ان کے لئے شدّت اختیار کر جاتے ہیں تو وہ اس مقام سے کوچ کرتے ہوئے کسی دوسرے دیس کی راہ لیتے ہیں اور وہاں اپنا رزق تلاش کرتے ہیں۔ فارسی کا مقولہ ہے جوئندہ یابندہ یعنی ڈھونڈنے والا پا ہی لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: - اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۔۔۔ ﴿۱۲۸﴾ الاعراف

زمین اللہ کی ہے ۔

اگر ایک جگہ روزی روٹی تنگ پڑ گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کی وسیع و عریض زمین پر کہیں اور چلا جائے اور اس کا فضل وہاں تلاش کرے۔

قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ ﴿۹۷﴾ النساء

کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ

۔۔۔۔ ﴿۱۰۰﴾ (سورۃ النساء)

اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ العنکبوت

اے میرے بندو ! جو ایمان لائے بیشک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف پھروگے اور بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ضرور ہم انہیں جنت کے بالا خانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے، کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں اور وہی سنتا جانتا ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ لا تحمل رزقھا کے معنی ہیں کہ وہ اپنے پاس اپنے رزق کو جمع نہیں کر سکتا ۔جب وہ صبح اٹھتا ہے تو اللہ جل شانہ اسے اس کا رزق عطا فرما دیتے ہیں۔

خود ہی دیکھ لیجیئے کتنے پرندے اور جانور ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں لئے پھرتے یعنی ذخیرہ نہیں کرتے اور جہاں بھی جاتے ہیں ان کا رزق انہیں مل جاتا ہے۔ اگر کسی انسان کو اس کے وطن میں رزق اور ترقی کے مواقع میسّر نہیں تو اسے چاہئے وہاں سے ہجرت کر جائے اور اپنے رب کریم کا فضل کسی دوسری جگہ پہ تلاش کرے۔

قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ، حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ، حَدَّثَنِي أَبُو سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ":الْبِلَادُ بِلَادُ اللهِ ، وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللهِ ، فَحَيْثُمَا أَصَبْتَ خَيْرًا فَأَقِمْ ."

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ تمام شہر اللہ کے شہر ہیں اور کل بندے اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں جہاں تو بھلائی پا سکتا ہو وہیں قیام کر۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

لَيْسَ بَلَدٌ بِأَحَقَّ بِكَ مِنْ بَلَدٍ خَيْرُ الْبِلَادِ مَا حَمَلَكَ.

تیرے لیے کوئی شہر بھی دوسرے شہر سے بہتر نہیں ہے. بس بہترین شہر وہی ہے جو تجھے قبول کرلے اور تیری ترقی کے اسباب فراہم کردے. نہج البلاغہ، کلمات قصار، کلمہ نمبر ۴۴۲

وَقَدْ قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي جُمْلَةِ كَلَامٍ لَهُ فِي الْأَوَامِرِ كَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " سَافِرُوا تَصِحُّوا وَتُرْزَقُوا. "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ سفر کرو تاکہ صحت اور روزی پاؤ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": سَافِرُوا تَصِحُّوا وَتَغْنَمُوا. " (البيهقي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ سفر کرو تاکہ صحت اور غنیمت ملے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": سَافِرُوا تَرْبَحُوا، وَصُومُوا تَصِحُّوا، وَاغْزُوا تَغْنَمُوا. " الإمام أحمد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفر کرو، نفع اٹھاؤ گے، روزے رکھو صحت مند رہو گے۔ جہاد کرو غنیمت ملے گی۔

اگر کسی مقام پر دینی معاملات میں ایسی صورت حال درپیش ہو کہ دین پر عمل پیرا ہونا اس قدر مشکل بنا دیا جائے کہ انسان اپنے دینی فرائض کی ادائیگی سے محروم کر دیا جائے تو اس پر لازم ہے کہ حتّی الامکان کوشش کر کے وہاں سے وہ کسی ایسے مقام کی طرف ہجرت کر جائے

جہاں اسے اپنے دینی معمولات پر عمل کرنے کی آزادی ہو۔ علمائے حق فرماتے ہیں ہر وہ ہجرت جو حصول علم، حج کی ادائیگی، یا پھر جہاد کے فریضے کو سرانجام دینے کے لئے کی جائے تاکہ علم میں اضافہ ہو، پرہیزگاری میں اضافہ ممکن ہو جائے یا پاکیزہ رزق اور ترقی کے وافر مواقع دستیاب ہوں تو یہ سبھی ہجرتیں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت پر محمول کی جائیں گی۔اور اگر اس راستے میں موت نے آن لیا تو اس کا اجر اللہ جل جلالہ سے پائیں گے۔

عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَرَّ بِدِيْنِهِ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ وَإِنْ كَانَ شِبْراً مِنَ الْأَرْضِ اِسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ. قال الحافظ: اخرجه الثعلبی من مرسل الحسن۔ (حاشیۃ الکشاف ۴۶۱/۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ گیا۔ اگرچہ وہ دوسری زمین سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر ہو، اس نے اپنے لئے جنت کو واجب کرلیا۔

وَعَنْ سَهْلٍ إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَاصِي وَالْبِدَعُ فِي أَرْضٍ فَاخْرُجُوْا مِنْهَا إِلَى أَرْضِ الْمُطِيْعِيْنَ۔

حضرت سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب کسی سرزمین میں علی الاعلان گناہوں اور بدعتوں کی کثرت ہو جائے تو وہاں سے اطاعت والی سرزمین میں ہجرت کر جاؤ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- **وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ** (ورواہ الترمذی:۱۶۲۱، ورواہ ابن ماجۃ: ۳۹۳۴، عن فَضَالَۃ بْن عُبَيْدٍ)

اصل مہاجر وہ شخص ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو ترک کردے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- **أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ أَنْ تَهْجُرَ السُّوْءَ.**

(کنزالاعمال: ۴۶۲۶۴ رواہ الطبرانی)

سب سے افضل ہجرت یہ ہے کہ تم برائیوں کو ترک چھوڑ کردو۔

آیات الرزق فی القرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

۱۔اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ البقرہ

وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری میں اٹھائیں۔

۲۔الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّکُمۡ ۚ فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰہِ اَنۡدَادًا وَّ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ البقرہ

جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو۔ تو اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ۔

۳۔وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ البقرہ

اور خوشخبری دے، انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے، کہ ان کے لئے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں رواں جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا، (صورت دیکھ کر) کہیں گے، یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ (صورت میں) ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور ان کے لئے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

۴۔وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ البقرہ

اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور انہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں اپنی ہی جانوں کو بگاڑ کرتے تھے -اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ-

۵- وَ اِذِ اسۡتَسۡقٰی مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبۡ بِّعَصَاکَ الۡحَجَرَ ؕ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡہُ اثۡنَتَا عَشۡرَۃَ عَیۡنًا ؕ قَدۡ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَہُمۡ ؕ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ اللّٰہِ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ﴿۶۰﴾ البقرہ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو.

۶ ـ وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ ہٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارۡزُقۡ اَہۡلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡہُمۡ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ

قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ البقرہ

اور جب عرض کی ابراہیم علیہ السّلام نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کردے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذابِ دوزخ کی طرف مجبور کردوں گا اور بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

۷ ۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ البقرہ

اے ایمان والو ! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو.

۸ ۔ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ البقرہ

کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی اور مسلمانوں سے ہنستے ہیں اور ڈر والے ان سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے.

٩ ۔ وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾ البقرہ

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہئے اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے.

۱۰ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ البقرہ

اے ایمان والو ! اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفروخت ہے اور نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ شفاعت، اور کافر خود ہی ظالم ہیں.

۱۱۔ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ آل عمران

تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔

۱۲۔ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ آل عمران

تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریا کو اس کا متکفل بنایا زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے.

۱۳ ۔ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵ النساء

اور بے عقلوں کو ان کا مال جسے خدا نے تم لوگوں کے لئے سبب معیشت بنایا ہے مت دو (ہاں) اس میں سے ان کو کھلاتے اور پہناتے رہے اور ان سے معقول باتیں کہتے رہو.

۱۴ ۔ وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸

النساء

اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار اور یتیم اور محتاج آجائیں تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دے دیا کرو۔ اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرو.

۱۵ ۔ وَ مَا ذَا عَلَیۡہِمۡ لَوۡ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقَہُمُ اللّٰہُ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِہِمۡ عَلِیۡمًا ﴿۳۹﴾ النساء

اور اگر یہ لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے ان کو دیا تھا اس میں سے خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان ہوتا اور خدا ان کو خوب جانتا ہے۔

۱۶ ۔ وَ کُلُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡۤ اَنۡتُمۡ بِہٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ المائدہ

اور جو حلال طیّب روزی خدا نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو۔

۱۷ ۔ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوۡنُ لَنَا عِیۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنۡکَ ۚ وَ ارۡزُقۡنَا وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۱۱۴﴾ المائدہ

(تب) عیسیٰ بن مریم نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لیے (وہ دن) عید قرار پائے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے لیے اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے تو بہتر رزق دینے والا ہے۔

۱۸ ۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ الانعام

جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بیوقوفی سے بے سمجھی سے قتل کیا اور خدا پر افترا کر کے اس کی عطا فرمائی کی ہوئی روزی کو حرام ٹھہرایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے وہ بے شبہ گمراہ ہیں اور ہدایت یافتہ نہیں ہیں.

۱۹ ۔ وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ الانعام

اور چار پایوں میں بوجھ اٹھانے والے (یعنی بڑے بڑے) بھی پیدا کئے اور زمین سے لگے ہوئے (یعنی چھوٹے چھوٹے) بھی (پس) خدا کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے.

۲۰ ۔ قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـًٔـا وَّ بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ‌ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ ؕ ذٰلِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ الانعام

کہہ کہ (لوگو) آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کر دی ہیں (ان کی نسبت اس نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ (سے بدسلوکی نہ کرنا بلکہ) سلوک کرتے رہنا اور ناداری (کے اندیشے) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ تم کو اور ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اور بےحیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا اور کسی جان (والے) کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت حکم دے) ان باتوں کا وہ تمہیں ارشاد فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو.

۲۱ ۔ قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ قُلۡ هِیَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا خَالِصَةً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ کَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۲﴾ الاعراف

پوچھو تو کہ جو زینت (وآرائش) اور کھانے (پینے) کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ان کو حرام کس نے کیا ہے؟ کہہ دو کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن خاص ان ہی کا حصہ ہوں گی۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں سمجھنے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔

۲۲ ۔ وَ نَادٰۤی اَصۡحٰبُ النَّارِ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ اَنۡ اَفِیۡضُوۡا عَلَیۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿ۙ۵۰﴾ الاعراف

اور وہ دوزخی بہشتیوں سے (گڑگڑا کر) کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے ان میں سے (کچھ ہمیں بھی دو) وہ جواب دیں گے کہ خدا نے بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کر دیا ہے۔

۲۳۔ وَ قَطَّعۡنٰهُمُ اثۡنَتَیۡ عَشۡرَةَ اَسۡبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اِذِ اسۡتَسۡقٰهُ قَوۡمُهٗۤ اَنِ اضۡرِبۡ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ ۚ فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَیۡنًا ؕ قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ ؕ وَ ظَلَّلۡنَا عَلَیۡهِمُ الۡغَمَامَ وَ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡهِمُ الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰی ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَ مَا ظَلَمُوۡنَا وَ لٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ الاعراف

اور ہم نے ان کو (یعنی بنی اسرائیل کو) الگ الگ کرکے بارہ قبیلے (اور) بڑی بڑی جماعتیں بنا دیا۔ اور جب موسیٰ سے ان کی قوم نے پانی طلب کیا تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مار دو۔ تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کرلیا۔ اور ہم نے ان (کے سروں) پر بادل کو سائبان بنائے رکھا اور ان پر من و سلویٰ اتارتے رہے۔ اور (ان سے کہا کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم تمہیں دیتے ہیں انہیں کھاؤ۔ اور ان لوگوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ (جو) نقصان کیا اپنا ہی کیا.

۲۴۔ الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ؕ﴿۳﴾ الانفال

(اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں.

۲۵ ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَھُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ وَ مَغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ۚ﴿۴﴾ الانفال

یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے درجے) اور بخشش اور عزت کی روزی ہے.

۲۶۔ وَ اذۡکُرُوۡۤا اِذۡ اَنۡتُمۡ قَلِیۡلٌ مُّسۡتَضۡعَفُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ تَخَافُوۡنَ اَنۡ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىکُمۡ وَ اَیَّدَکُمۡ بِنَصۡرِہٖ وَ رَزَقَکُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

الانفال

اور اس وقت کو یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اُڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے خان وماں نہ کردیں) تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو۔

۲۷۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ الانفال

اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لیے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

۲۸۔ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ یونس

(ان سے) پوچھو کہ تم کو آسمان اور زمین میں رزق کون دیتا ہے یا (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور بے جان سے جاندار کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے۔ جھٹ کہہ دیں گے کہ خدا۔ تو کہو کہ پھر تم (خدا سے) ڈرتے کیوں نہیں؟

۲۹۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ۝۵۹ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ۝۵۹ یونس

کہو کہ بھلا دیکھو تو خدا نے تمہارے لئے جو رزق نازل فرمایا تو تم نے اس میں سے (بعض کو) حرام ٹھہرایا اور (بعض کو) حلال (ان سے) پوچھو کیا خدا نے تم کو اس کا حکم دیا ہے یا تم خدا پر افتراء کرتے ہو۔

۳۰۔ وَلَقَدۡ بَوَّاۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مُبَوَّاَ صِدۡقٍ وَّ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡا حَتّٰی جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۳﴾ یونس

اور ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کو عمدہ جگہ دی اور کھانے کو پاکیزہ چیزیں عطا کیں لیکن وہ باوجود علم ہونے کے اختلاف کرتے رہے۔ بے شک جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا فیصلہ کردے گا۔

۳۱۔ وَ مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا وَ یَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّہَا وَ مُسۡتَوۡدَعَہَا ؕ کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۶﴾

ہود

اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمے ہے وہ جہاں رہتا ہے، اسے بھی جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی۔ یہ سب کچھ کتاب روشن میں (لکھا ہوا) ہے۔

۳۲۔قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ رَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾ ہود

انہوں نے کہا کہ اے قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہوں اور اس نے اپنے ہاں سے مجھے نیک روزی دی ہو (تو کیا میں ان کے خلاف کروں گا؟) اور میں نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک مجھ سے ہوسکے (تمہارے معاملات کی) اصلاح چاہتا ہوں اور (اس بارے میں) مجھے توفیق کا ملنا خدا ہی (کے فضل) سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

۳۳ ۔ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ یوسف

یوسف نے کہا کہ جو کھانا تم کو ملنے والا ہے وہ آنے نہیں پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو اس کی تعبیر بتادوں گا۔ یہ ان (باتوں) میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہیں جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے اور روز آخرت سے انکار کرتے ہیں میں ان کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں۔

۳۴۔ وَ الَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً وَّ یَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَی الدَّارِ ﴿۲۲﴾ الرعد

اللہ خیر الرازقین

اور جو پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی دور کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔

۳۵۔ اَللّٰهُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ وَ فَرِحُوۡا بِالۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ وَ مَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا فِی الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ الرعد

خدا جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اور کافر لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت (کے مقابلے) میں (بہت) تھوڑا فائدہ ہے۔

۳۶ ۔ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَ لَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ الابراھیم

(اے پیغمبر) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھا کریں اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہو گا اور نہ دوستی (کام آئے گی) ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔

۳۷ ۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الْفُلْکَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الْاَنْھٰرَ ﴿۳۲﴾ الابراھیم

خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لیے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا۔

۳۸۔ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝۳۷ الابراہیم

اے پروردگار میں نے اپنی اولاد کو میدان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے۔ اے پروردگار تاکہ یہ نماز پڑھیں تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کردے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔

۳۹۔ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝۲۰ الحجر

اور ہم ہی نے تمہارے لیے اور ان لوگوں کے لیے جن کو تم روزی نہیں دیتے اس میں معاش کے سامان پیدا کیے۔

۴۰ ۔ وَ يَجۡعَلُوۡنَ لِمَا لَا يَعۡلَمُوۡنَ نَصِيۡبًا مِّمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسۡـَٔلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ النحل

اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے ایسی چیزوں کا حصہ مقرر کرتے ہیں جن کو جانتے ہی نہیں۔ (کافرو) خدا کی قسم کہ جو تم افتراء کرتے ہو اس کی تم سے ضرور پرسش ہو گی۔

۴۱ ۔وَ مِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَ الۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ النحل

اور کھجور اور انگور کے میووں سے بھی (تم پینے کی چیزیں تیار کرتے ہو کہ ان سے شراب بناتے ہو) اور عمدہ رزق (کھاتے ہو) جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لیے ان (چیزوں) میں (قدرت خدا کی) نشانی ہے۔

۴۲ ۔ وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ النحل

اور خدا نے رزق (و دولت) میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے تو جن لوگوں کو فضیلت دی ہے وہ اپنا رزق اپنے مملوکوں کو تو دے ڈالنے والے ہیں نہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ لوگ نعمت الہیٰ کے منکر ہیں۔

۴۳ ۔ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ النحل

اور خدا ہی نے تم میں سے تمہارے لیے عورتیں پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور کھانے کو تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں۔ تو کیا بے اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے اور خدا کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں۔

۴۴۔ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ النحل

اور خدا کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین میں روزی دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ کسی اور طرح کا مقدور رکھتے ہیں۔

۴۵۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

النحل

خدا ایک اور مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے جو (بالکل) دوسرے کے اختیار میں ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور ایک ایسا شخص ہے جس کو ہم نے اپنے ہاں سے (بہت سا) مال طیب عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے (رات دن) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا رہتا ہے تو کیا یہ دونوں شخص برابر ہیں؟ (ہرگز نہیں) الحمد للہ لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھ رکھتے۔

۴۶ ۔ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ النحل

اور خدا ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ (ہر طرح) امن چین سے بستی تھی ہر طرف سے رزق بافراغت چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے ان کے اعمال کے سبب ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا۔

۴۷ ۔ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ النحل

پس خدا نے جو تم کو حلال طیّب رزق دیا ہے اسے کھاؤ۔ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو۔ اگر اسی کی عبادت کرتے ہو۔

۴۸۔ اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ۝۳۰ الاسراء

بے شک تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کردیتا ہے اور (جس کی روزی چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور (ان کو) دیکھ رہا ہے۔

۴۹۔ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ‌ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَاِيَّاكُمۡ‌ؕ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡاً كَبِيۡرًا ۝۳۱ الاسراء

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا۔ (کیونکہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔

۵۰۔ وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِىۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰهُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيۡلًا ۝۷۰ الاسراء

اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

۵۱۔ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ الكهف

اور اس طرح ہم نے ان کو اٹھایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ تم (یہاں) کتنی مدت رہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔ انہوں نے کہا کہ جتنی مدت تم رہے ہو تمہارا پروردگار ہی اس کو خوب جانتا ہے۔ تو اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کو بھیجو وہ دیکھے کہ نفیس کھانا کون سا ہے تو اس میں سے کھانا لے آئے اور آہستہ آہستہ آئے جائے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے۔

۵۲۔لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿۶۲﴾ مریم

وہ اس میں سلام کے سوا کوئی بیہودہ کلام نہ سنیں گے، اور ان کے لئے صبح وشام کا کھانا تیار ہوگا۔

۵۳۔كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَ لَا تَطۡغَوۡا فِيۡهِ فَيَحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبِىۡ ۚ وَ مَنۡ يَّحۡلِلۡ عَلَيۡهِ غَضَبِىۡ فَقَدۡ هَوٰى ﴿۸۱﴾ طٰہٰ

(اور حکم دیا کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ۔ اور اس میں حد سے نہ نکلنا۔ ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہوا وہ ہلاک ہوگیا۔

۵۴۔وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ وَ رِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰى ﴿۱۳۱﴾ طٰہٰ

اور کئی طرح کے لوگوں کو جو ہم نے دنیا کی زندگی میں آرائش کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تاکہ ان کی آزمائش کریں ان پر نگاہ نہ کرنا۔ اور تمہاری پروردگار کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

۵۵۔ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ طٰہٰ

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو۔ ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں۔ بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہل) تقویٰ کا ہے۔

۵۶۔ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ الحج

تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کے لئے حاضر ہوں۔ اور (قربانی کے) ایام معلوم میں چہار پایاں مویشی (کے ذبح کے وقت) جو خدا نے ان کو دیئے ہیں ان پر خدا کا نام لیں۔ اس میں سے تم خود بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ۔

۵۷۔ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الحج

اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے ان کو دیئے ہیں (ان کے ذبح کرنے کے وقت) ان پر خدا کا نام لیں۔ سو تمہارا معبود ایک ہی ہے تو اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔

۵۸۔ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ الحج

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز آداب سے پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے (اس میں سے) (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

۵۹۔فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۝۵۰ الحج

توجو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے بخشش اور آبرو کی روزی ہے۔

۶۰۔وَ الَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوۡۤا اَوۡ مَاتُوۡا لَيَرۡزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝۵۸ الحج

اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں ہجرت کی پھر مارے گئے یا مر گئے۔ ان کو خدا اچھی روزی دے گا۔ اور بے شک خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

۶۱ ۔اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ خَرۡجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيۡرٌ ۖ وَّ هُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝۷۲ المومنون

کیا تم ان سے (تبلیغ کے صلے میں) کچھ مال مانگتے ہو، تو تمہارا پروردگار کا مال بہت اچھا ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

۶۲۔اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾

النّور

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے۔ اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے۔ یہ (پاک لوگ) ان (بدگویوں) کی باتوں سے بری ہیں (اور) ان کے لئے بخشش اور نیک روزی ہے۔

۶۳۔لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ النّور

تاکہ خدا ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور جس کو چاہتا ہے خدا بے شمار رزق دیتا ہے۔

۶۴۔ اَمَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَمَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۶۴﴾ النمل

بھلا کون خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا۔ پھر اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے اور (کون) تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) کہہ دو کہ (مشرکو) اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔

۶۵۔ اُولٰٓئِكَ يُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ بِمَا صَبَرُوۡا وَيَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۵۴﴾ القصص

ان لوگوں کو دگنا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ صبر کرتے رہے ہیں اور بھلائی کے ساتھ برائی کو دور کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۶۶۔وَ قَالُوۡۤا اِنۡ نَّتَّبِعِ الۡهُدٰی مَعَكَ نُتَخَطَّفۡ مِنۡ اَرۡضِنَا ؕ اَوَ لَمۡ نُمَكِّنۡ لَّهُمۡ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجۡبٰۤی اِلَیۡهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیۡءٍ رِّزۡقًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۷﴾

القصص

اور کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے اُچک لئے جائیں۔ کیا ہم نے اُن کو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں (اور یہ) رزق ہماری طرف سے ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۶۷۔وَ اَصۡبَحَ الَّذِیۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ یَقُوۡلُوۡنَ وَیۡكَاَنَّ اللّٰهَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَ یَقۡدِرُ ۚ لَوۡ لَاۤ اَنۡ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَیۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَیۡكَاَنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾ القصص

اور تمہیں اُمید نہ تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی۔ مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے (نازل ہوئی) تو تم ہرگز کافروں کے مددگار نہ ہونا۔

۶۸۔ اِنَّمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا وَّ تَخۡلُقُوۡنَ اِفۡكًا ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَمۡلِكُوۡنَ لَـكُمۡ رِزۡقًا فَابۡتَغُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ الرِّزۡقَ وَ اعۡبُدُوۡهُ وَ اشۡكُرُوۡا لَهٗ ؕ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾ العنکبوت

تو تم خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے اور طوفان باندھتے ہو تو جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے پس خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

۶۹۔ وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ دَآبَّةٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرۡزُقُهَا وَاِيَّاكُمۡ ۖ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۶۰﴾ العنکبوت

اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے خدا ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۷۰۔ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ العنکبوت

خدا ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

۷۱۔ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ الروم

وہ تمہارے لئے تمہارے ہی حال کی ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ بھلا جن (لونڈی غلاموں) کے تم مالک ہو وہ اس (مال) میں جو ہم نے تم کو عطا فرمایا ہے تمہارے شریک ہیں، اور (کیا) تم اس

میں (اُن کو اپنے) برابر (مالک سمجھتے) ہو (اور کیا) تم اُن سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنوں سے ڈرتے ہو، اسی طرح عقل والوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

۷۲۔اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۷﴾ الروم

کیا اُنھوں نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

۷۳۔اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ رَزَقَكُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُكُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡكُمۡ ؕ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِكُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ﴿۴۰﴾ الروم

خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا۔ پھر زندہ کرے گا۔ بھلا تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ وہ پاک ہے اور (اس کی شان) ان کے شریکوں سے بلند ہے۔

۷۳۔تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ السجدہ

اُن کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور اُمید سے پکارتے اور جو (مال) ہم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۷۴۔وَ مَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

الاحزاب

اور جو تم میں سے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبردار رہے گی اور عمل نیک کرے گی۔اس کو ہم دونا ثواب دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

۷۵۔لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ سباء

اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کو بدلہ دے۔یہی ہیں جن کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

۷۶۔ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ۵ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ سباء

(اہل) سبا کے لئے ان کے مقام بود و باش میں ایک نشانی تھی (یعنی) دو باغ (ایک) داہنی طرف اور (ایک) بائیں طرف۔ اپنے پروردگار کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر کرو۔ (یہاں تمہارے رہنے کو یہ) پاکیزہ شہر ہے اور (وہاں بخشنے کو) خدائے غفار۔

۷۷۔ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ وَ اِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ سباء

پوچھو کہ تم کو آسمانوں اور زمین سے کون رزق دیتا ہے؟ کہو کہ خدا اور ہم یا تم (یا تو) سیدھے رستے پر ہیں یا صریح گمراہی میں۔

۷۸۔ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ؑ سباء

کہہ دو کہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے (اور جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۷۹۔قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ سباء

کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا۔ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

۸۰۔یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ٘ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾ فاطر

لوگو خدا کے جو تم پر احسانات ہیں ان کو یاد کرو۔ کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق (اور رازق ہے) جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں بہکے پھرتے ہو؟

۸۱۔اِنَّ الَّذِیۡنَ یَتۡلُوۡنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً یَّرۡجُوۡنَ تِجَارَۃً لَّنۡ تَبُوۡرَ ﴿۲۹﴾ فاطر

جو لوگ خدا کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہو گی۔

۸۲۔وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ مَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ اللّٰہُ اَطۡعَمَہٗۤ ٭ۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۴۷﴾ یٰس

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق خدا نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم ان لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر خدا چاہتا تو خود کھلا دیتا۔ تم تو صریح غلطی میں ہو۔

۸۳۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ رِزۡقٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۴۱﴾ الصافات

یہی لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر ہے۔

۸۴۔ اِنَّ هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ ص

یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔

۸۵۔ اَوَ لَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾ الزمر

کیا ان کو معلوم نہیں کہ خدا ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کے لئے اس میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

۸۶۔ هُوَ الَّذِىۡ يُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَـكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ رِزۡقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنۡ يُّنِيۡبُ ﴿۱۳﴾ غافر

وہی تو ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تم پر آسمان سے رزق اُتارتا ہے۔ اور نصیحت تو وہی پکڑتا ہے جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے۔

۸۷۔ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ غافر

جو برے کام کرے گا اس کو بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا۔ اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے وہاں ان کو بے شمار رزق ملے گا۔

۸۸۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

غافر

خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھیرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی خوب بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ پس خدائے پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہے۔

۹۷۔لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑫ الشوریٰ

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے (اور جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔

۹۰۔اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ⑲ الشوریٰ

خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے۔ اور وہ زور والا (اور) زبردست ہے۔

۹۱۔وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ㉗

الشوریٰ

اور اگر خدا اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے۔ لیکن وہ جو چیز چاہتا ہے اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا اور دیکھتا ہے۔

۹۲۔وَ الَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّہِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ۪ وَ اَمۡرُہُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَہُمۡ ۪ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿ۚ۳۸﴾ الشوریٰ

اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں۔ اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۹۳۔وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا وَ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۵﴾ الجاثیہ

اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور وہ جو خدا نے آسمان سے (ذریعۂ) رزق نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ کیا اس میں اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

۹۴۔وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحُکۡمَ وَ النُّبُوَّۃَ وَ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰہُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ۚ الجاثیہ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (ہدایت) اور حکومت اور نبوت بخشی اور پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں اور اہل عالم پر فضیلت دی۔

۹۵۔رِّزۡقًا لِّلۡعِبَادِ ۙ وَ اَحۡیَیۡنَا بِہٖ بَلۡدَۃً مَّیۡتًا ؕ کَذٰلِکَ الۡخُرُوۡجُ ﴿۱۱﴾ ق

(یہ سب کچھ) بندوں کو روزی دینے کے لئے (کیا ہے) اور اس (پانی) سے ہم نے شہر مردہ (یعنی زمین افتادہ) کو زندہ کیا۔ (بس) اسی طرح (قیامت کے روز) نکل پڑنا ہے۔

۹۶۔وَ فِی السَّمَآءِ رِزۡقُکُمۡ وَ مَا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ الذاریات

اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے۔

۹۷۔مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ الذاریات

میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے (کھانا) کھلائیں۔

۹۸۔وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ الواقعہ

[اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ (اسے) جھٹلاتے ہو۔

۹۹ ۔وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا اِنْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىِٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ الجمعہ

اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

۱۰۰۔وَ اَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡ لَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَکُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰﴾ المنافقون

اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس (وقت) سے پیشتر خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں خیرات کرلیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا۔

۱۰۱۔وَّ یَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾ الطلاق

اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔ خدا اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کردیتا ہے۔ خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

۱۰۲۔ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿۷﴾ الطلاق

صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے۔ اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔ اور خدا عنقریب تنگی کے بعد کشائش بخشے گا۔

۱۰۳۔ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ الطلاق

وہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اندھیریوں سے اجالے کی طرف لے جائے، اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں، بیشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی۔

۱۰۴۔ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ الملک

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام (تابع) کر دی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے.

۱۰۵۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ الملک

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا تو اس کی راہوں میں چلو پھرو اور خدا کا (دیا ہو) رزق کھاؤ اور تم کو اسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے۔

۱۰۶۔ وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۥ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿١٦﴾ الفجر

اور جب (دوسری طرح) آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ (ہائے) میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔

فقر و فاقہ سے نجات کے لئے

فقر و فاقہ سے نجات کے لئے ہر فرض نماز کی ادائیگی کے بعد ایک بار یا سات بار پڑھا کریں۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۞

رزق میں اضافہ کیلئے

معاشی حالات کی خرابی اور رزق میں تنگی دور کرنے کیلئے ہر نماز کے بعد سورۃ فاطر کی مندرجہ ذیل آیت مبارکہ کی تین تین مرتبہ تلاوت کیا کریں۔ اول وآخر درود شریف پڑھنا نہ بھولیں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۚ وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَكَهُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا ۝ (فاطر41)

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خدا ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں۔ اگر وہ ٹل جائیں تو خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے۔ بے شک وہ بردبار (اور) بخشنے والا ہے۔

فہم علم اور کثرت رزق و مال کے لئے

فہم علم اور کثرت رزق و مال کے لئے روزانہ نماز فجر کو ادا کرنے کے بعد اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ تین مرتبہ مندرجہ ذیل استغفار پڑھا کریں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَھُمَا مِنْ جَمِیْعِ جُرْمِیْ وَ اِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

زیادتی و فراوانی رزق کے لئے

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ پڑھا کیجئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ ھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ﴿۱۹﴾ (7 مرتبہ)

اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے جسے چاہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت و عزت والا ہے۔

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَأَدِمْ نِعْمَتِكَ وَالْطُفْ بِنَا فِیْمَا قَدَّرْتَہٗ

عَلَیْنَا وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ۔ (7 مرتبہ)

وسعت رزق کے لئے پڑھیں

نماز فجر کے بعد باقاعدگی سے سات مرتبہ پڑھیں۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞

اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے سنتا جانتا۔

اپنے رزق میں وسعت پایئے

اگر آپ اپنے رزق میں وسعت و فراخی کے طالب ہیں، تو روزانہ اوّل و آخر درود شریف سورۃ الم نشرح کی تلاوت اکتالیس (۴۱) بار کیا کریں۔ کچھ عرصہ کی مداومت کے بعد انشاء اللہ العزیز آپ کی مراد پوری ہو گی۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ٪﴿۸﴾

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمد ﷺ) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بے شک کھول دیا) اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور تمہارا ذکر بلند کیا ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

برائے ترقی رزق اللہ الصمد کا عمل

اگر کسی کو رزق میں تنگی کا سامنا ہے تو اسے چاہئے کہ بعد نماز فجر سو بار **اَللّٰہُ الصَّمَدُ** اول وآخر درود شریف ١١، ١١ مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا رزق زیادہ ہوگا اور قرض بھی ادا ہو جائے گا۔

"یَاوَارِثُ" کی کثرت اور رزق میں فراخی

اگر کوئی شخص اسم مبارک **"یَاوَارِثُ"** کا کثرت سے ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے رزق میں وسعت اور روزی میں فراخی عطا فرمائے گا۔

رزق میں برکت کے لئے

جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں خیر و برکت ہو تو وہ اس عمل کو بجالایا کرے انشاء اللہ العزیز بہت فراخی و برکت نصیب ہوگی۔روزانہ اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ تین سو تیرہ دفعہ (۳۱۳) سورہ اخلاص سورۃ اور پانچ سو دفعہ (۵۰۰) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پڑھا کرے۔

اللہ خیر الرازقین

سورۃ القارعہ سے رزق میں وسعت

اگر کوئی شخص اپنے رزق میں وسعت کا طلبگار ہو تو وہ سورۃ القارعہ کی کثرت کے ساتھ تلاوت کیا کرے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے رزق میں وسعت عطا فرمائے گا۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝٩ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَاهِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

کھڑ کھڑانے والی کیا ہے؟ اور تم کیا جانو! کھڑ کھڑانے والی کیا ہے؟ (وہ قیامت ہے) جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے وہ دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے اس کا مرجع ہاویہ ہے اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

ادائیگی قرض کے پڑھے

اگر کوئی شخص قرض کے بھاری بوجھ تلے دبا ہوا ہو اور اس کی ادائیگی اس کے مشکل ہو رہی ہو تو اوّل وآخر درود شریف کے وہ سورۃ التحریم کی بکثرت تلاوت کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے غیب سے اس کے قرض کی ادائیگی کی صورت پیدا فرمائے گا۔

یالطیف کا عمل برائے ترقی رزق

صلوٰۃ فجر یا صلوٰۃ عشاء کی ادائیگی کے بعد اوّل وآخر گیارہ، گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ **یَا لَطِیْفُ** کو ایک سو انیس (۱۱۹) مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک سو انیس (۱۱۹) مرتبہ اس آیت مبارکہ **اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾** کو پڑھیں۔ انشاء اللہ العزیز غیب سے رزق کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

تنگدستی سے نجات کیلیے

جو شخص بعد نماز فجر سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں ترقی عطا فرمائیں گے۔

رزق میں تنگی کی پریشانی دور کرنے کے لئے

اگر آپ رزق کی تنگی کی وجہ سے پریشان ہیں تو نماز فرض کی ادائیگی کے بعد ہاتھ نہ اٹھائیں دس بار ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اور دس مرتبہ يَا بَاسِطُ پڑھیں پھر ہاتھ چہرے پر پھیریں اور پھونک ماریں آپ کا ہاتھ انشاءاللہ تعالیٰ کبھی خالی نہیں رہے گا۔

رزق میں ترقی اور وسعت کے لئے

فراخی رزق کے لئے اس آیت مبارکہ کو اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ ایک ہزار بار روزانہ پڑھنا نہایت مفید ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ مِّثۡلَ مَاۤ اَنَّکُمۡ تَنۡطِقُوۡنَ ﴿۲۳﴾ الذاریات

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

توآسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو۔

برائے ترقی رزق

اپنے رزق میں ترقی اور وسعت کے حصول کے لئے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سات مرتبہ بلاناغہ پڑھا کریں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یَا اَللّٰہُ، یَا سَمِیۡعُ، یَا عَلِیۡمُ، یَا سَرِیۡعُ الۡحِسَاب، یَاوَاسِعُ، یَاعَدۡلُ، یَاعَلِیُّ، یَاعَظِیۡمُ، یَامُتَعَالُ، یَاعَزِیۡزُ، یَا غَفُوۡرُ، یَا بَاعِثُ، یَا فَعَالُ لِّمَا یُرِیۡدُ، یَا رَافِعُ، یَا مُعِیۡدُ، یَا مَانِعُ، یَا نَافِعُ، یَا جَامِعُ، یَا بَدِیۡعُ.

رزق میں ترقی ہو

اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر میں برکت زیادہ ہو جائے، رزق میں ترقی ہو اور اسے اپنے دشمنوں پر فتح نصیب ہو ۔اسے چاہئے کہ اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ اس دعا کو صبح وشام تین ، تین مرتبہ پڑھا کرے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

سُبۡحَانَ اللّٰہِ مِلۡءَ الۡمِیۡزَانِ وَمُنۡتَھَی الۡعِلۡمِ وَمَبۡلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ الۡعَرۡشِ۔

پاک تر ہے اللہ میزان کے اندازے کے مطابق علم کی انتہا تک رضا کی رسائی تک اور عرش کے وزن تک

اضافہء رزق کی دعا

رزق میں اضافے اور تکالیف سے نجات کیلئے کثرت سے پڑھا کریں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا مَلۡجَا وَ لَا مَنۡجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيۡهِ۞

اللہ کے سوا نقصان سے بچنے اور فائدہ حاصل کرنے کی طاقت کسی اور کو نہیں ہے۔اللہ کے سوا کوئی اور جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔

ادائیگی قرض کے لئے بہترین وظیفہ

سیّدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں نماز جمعہ ، نبی کریم ﷺ کی امامت میں ادا نہیں کرسکا جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو مجھ سے دریافت کیا: اے معاذ ! کس چیز نے تمہیں نماز سے روکا ؟ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یوحنا یہودی کا کچھ مقدار سونے کا مقروض ہوں وہ میرے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا تاکہ جب میں گھر سے باہر نکلوں تو وہ مجھ سے اپنا سونا مانگے۔ چونکہ میرے پاس سونا نہیں ہے اس لئے میں گھر سے باہر نہیں نکلا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا : اے معاذ ! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا قرض ادا کرے ؟ میں نے عرض کیا : جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : تم آیات ((اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۫ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۫ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ کی تلاوت کرو اس کے بعد یوں پڑھو : ((يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ رَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَا تَشَآءُ وَ تَمْنَعُ مِنْهُمَا مَا تَشَآءُ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَاقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ يَا كَرِيْمُ.

یعنی (خدایا تو صاحب اقتدار ہے جس کو چاہتا ہے اقتدار دیتا ہے اور جس سے چاہے چھین لیتا ہے ، جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے ساری خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور تو ہی ہر شے پر قادر ہے ۔ تو رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان اور بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے) (اے دنیا اور آخرت کو بخشنے والا، اے دو جہان کے مہربان ، تو دنیا اور آخرت میں سے جو چاہو دیتے ہو اور دونوں میں سے جو چاہتے ہو منع کرتے ہو پس محمد و آل محمد پر درود بھیج اور میرے قرض کو ادا کر اے کریم) اگر تمھارے ذمے پوری زمین کے برابر سونا ہی کیوں نہ ہو ، اللہ تعالیٰ ادا کرے گا۔

قرض کی ادائیگی میں آسانی کی دعا

اگر آپ کا بال بال قرض میں جکڑا ہوا ہے تو اس دعا کو ہر نماز کی ادائیگی کے بعد خلوص نیّت کے ساتھ سات یا گیارہ بار اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ پڑھا کیجئیے۔ساتھ ساتھ دنیاوی جدوجہد کو جاری رکھیں۔ انشاءاللہ العزیز، اللہ جل شانہ آپ کو کامیابی وکامرانی سے نوازیں گے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔ (رواہ الترمذی ۱۹۶/۲، والحاکم ۵۳۸/۱ وقال صحیح ووافقہ الذہبی)

اے اللہ ! اپنے حلال کے ذریعے مجھے حرام سے بچا اور مجھے اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے مستغنی فرمادے۔

رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے پڑھیں

رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے ہر نماز کی ادائیگی کے بعد سات مرتبہ پڑھیں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ﴿۲۴﴾ (قصص: ۲۴)

اے میرے رب! میں اس کھانے کا جو تو میرے لیے اتارے محتاج ہوں.

رزق میں فراخی و وسعت

بعض بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی تین رات تک مسلسل سورہ واللیل اور سورہ الشّمس کو سات سات بار پڑھے اور تیس مرتبہ ذیل میں مذکور دعا پڑھے گا، اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے رزق میں فراخی و وسعت عطا فرمائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

اور اگر اسے الجھن اور مسئلے کا سامنا ہے تو اسے چاہئے کہ اس عمل کو متواتر تین دن تک کرے تو اس کی مراد اللہ رب العزّت کے حکم سے پوری ہو گی۔

وسعتِ رزق کی دعا

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ ,

وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ۞

اے اللہ! مجھ پر میرے بڑھاپے اور میری عمر کے خاتمے تک اپنا رزق کشادہ رکھنا۔(المستدرک علی الصحیحین)

رزق و سکون کا حصول

سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۱۱۴ کو ہر نماز کے بعد اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ ۱۱ مرتبہ پڑھا کیجئے۔ انشاء اللہ آپ کے رزق اور سکون میں خیر و برکت حاصل ہو گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآٮِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنۡكَ‌ ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے اللہ ! اے رب ہمارے ! ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

رزق کی تنگی سے حفاظت کا مجرب عمل

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کو ستر مرتبہ پابندی سے درج ذیل آیت مبارکہ پڑھا کرے وہ رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گااور فرمایا کہ انتہائی مجرب عمل ہے۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾

ترجمہ :اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے جسے چاہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت و عزت والا ہے۔

رزق کی کشادگی وفراوانی کے لئے پڑھیں

رزق میں کشادگی و فراوانی کے لئے ہر فرض نماز کی ادائیگی کے بعد پڑھیں، اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے رزق میں فراخی وفراوانی ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ (ابو داؤد موقوفاً ۳۲۱/۴) (۱۲۸)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان (۱۲۹) پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

علمِ نافع و مال کثیر کا حصول

شیخ المشائخ حضرت کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ " مرقع شریف " میں فرماتے ہیں، اگر کوئی شخص بلا ناغہ دو ماہ تک روزانہ ۴۰۰ مرتبہ مندرجہ ذیل استغفار پڑھے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے نفع بخش علم اور کثرت مال سے نوازے گا۔ انشاء اللہ العزیز، اوّل وآخر درود شریف ضرور پڑھا کیجئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ مِنْ جَمِيْعِ جُرْمِىْ وَ ظُلْمِىْ وَاِسْرَافِىْ عَلٰى نَفْسِىْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

بلا مشقّت دینی و دنیاوی حاجات کا حصول

اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ اس دعا مبارکہ کو پڑھنا معمول بنالیں۔ آپ کی دینی و دنیاوی حاجات آسانی سے پوری ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ العزیز

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يَا نُوْرَ النُّوْرِ، يَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ، يَا بَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِّيْ وَلِشِيْعَتِيْ مِنَ الضِّيْقِ مَخْرَجًا، وَمِنَ الْهَمِّ مَخْرَجًا، وَ اَوْسَعْ لَنَا الْمِنْهَجَ، وَأَطْلِقْ لَنَا مَا عِنْدَكَ مَا يُفَرِّجُ، وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَصَلِّ يَا رَبِّيْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ۞

رزق کیلئے خاص دعائیں

جمعۃ المبارک کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اور کسی سے کوئی گفتگو کرنے سے پہلے سات بار سورہ فاتحہ، سات بار سورہ اخلاص، سات بار معوذتین پڑھنے والا ایک جمعۃ المبارک سے دوسرے جمعۃ المبارک تک محفوظ رہے گا اور شیطان لعین سے بھی بچا رہے گا۔ نماز جمعہ کے بعد اس دعا کے پڑھنے کو اللہ جل جلالہ اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے گا۔ اور اسے ایسی جگہ سے روزی دے گا جو پڑھنے والے کے گمان میں بھی نہیں ہو گی۔ انشاء اللہ الرحمٰن۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیۡدُ یَا مُبۡدِئُ یَا مُعِیۡدُ یَا رَحِیۡمُ یَا وَدُوۡدُ اَغۡنِنِیۡ بِحَلَالِكَ عَنۡ حَرَامِكَ وَ بِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ.

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ۔ (الحزب الاعظم)

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہم پر اپنی برکتیں اپنی رحمتیں، اپنے فضل اور اپنے دیئے ہوئے رزق میں فراخی نصیب فرمائیے۔

رزق میں خیر و برکت کا حصول

ہر شبِ جمعہ کو اس دعا کو اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ ایک سو مرتبہ پڑھا کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ رزق کی تنگی دور ہو گی اور فراخی رزق کے ساتھ ساتھ خیر و برکت حاصل ہو گیا ور قرض کے بوجھ سے نجات حاصل ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا نُوْرُ یَا نُوْرُ یَا نُوْرُ یَا ذَالطَّوْلِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ .

فقر و فاقہ دور کرنے کا آسان سا حل

سیّدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے گھر میں داخل ہو کر سورۃ الاخلاص پڑھی تو اس کے گھر والوں سے اور اس کے پڑوس سے فقر دور ہو گیا۔

حاجت روائی و آسانیوں کا حصول

ذیل میں دی گئیں آیات اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ ۱۰ دنوں تک روزانہ ۱۰ بار پابندی کے ساتھ پڑھنے سے انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ تنگدست کی تنگدستی دور فرمائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ (سورہ آل عمران)

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

پھر خدا نے غم ورنج کے بعد تم پر تسلی نازل فرمائی (یعنی) نیند کہ تم میں سے ایک جماعت پر طاری ہو گئی اور کچھ لوگ جن کو جان کے لالے پڑ رہے تھے خدا کے بارے میں ناحق (ایام) کفر کے سے گمان کرتے تھے اور کہتے تھے بھلا ہمارے اختیار کی کچھ بات ہے؟ تم کہہ دو کہ بے شک سب باتیں خدا ہی کے اختیار میں ہیں یہ لوگ (بہت سی باتیں) دلوں میں مخفی رکھتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے تھے کہتے تھے کہ ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل ہی نہ کیے جاتے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا تھا وہ اپنی اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے اس سے غرض یہ تھی کہ خدا تمہارے سینوں کی باتوں کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو خالص اور صاف کر دے اور خدا دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا ۫ سِیۡمَاہُمۡ فِیۡ وُجُوۡہِہِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُہُمۡ فِی التَّوۡرٰىۃِ ۚۖۛ وَ مَثَلُہُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ ۚ۟ۛ کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِہٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیۡظَ بِہِمُ الۡکُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۲۹﴾ (سورہ الفتح)

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

محمد ﷺ خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل،)اے دیکھنے والے (تو ان کو دیکھتا ہے کہ)خدا کے آگے (جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔) کثرت (سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے یہی اوصاف تورات میں)مرقوم (ہیں۔ اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔)وہ (گویا ایک کھیتی ہیں جس نے)پہلے زمین سے (اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

عمل برائے خلاصی قرض

اگر کوئی شخص بعد نماز عشاء اسی جگہ پر جہاں نماز ادا کی ہے اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ مسلسل ۴۱ دن تک سورۃ النصر کی ایک تسبیح پڑھتا رہے انشاءاللہ تعالیٰ قرض کا خاتمہ ہوگا اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝٣

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

رزقِ غیبی کے حصول کالاجواب نسخہء کیمیا

عن إبي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : (من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم سبعا وعشرين مرة إو خمسا وعشرين مرة إحد العددين كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم إهل الأرض)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر دن مومن مرد و عورت کے ۲۵/۲۷ دعائے مغفرت کرے گا تو ان مستجاب الدعوات لوگوں میں سے ہو جائے گا، جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ (استغفار کی کچھ دعائیں یوں ہیں۔)

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِيۡ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ . (إبراهيم/٤١)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ .

وسعت رزق کے لئے دعا

سیدنا ابن طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ جس کسی نے بھی اس دعا کو پڑھا تو اس کے رزق میں وسعت پیدا ہوئی۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ يَا سَبَبَ مَنْ لَّا سَبَبَ لَهٗ ، يَا سَبَبَ كُلَّ ذِیْ سَبَبٍ، يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ، سَبِّبْ لِیْ سَبَبًا لَنْ أَسْتَطِيْعَ لَهُ طَلَبًا.. صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ، وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَبِطَاعَتِكَ عَنْ

مَعْصِيَتِكَ، وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

دستِ غیب سے رزق کا حاصل ہونا

جو کوئی شخص ان آیات مبارکہ کا ورد رکھے گا۔اسے ان کی برکت معلوم ہوگی۔ان آیات مبارکہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے رزق وہاں سے حاصل ہو جہاں سے خیال بھی نہ ہو۔تلاوت سے پہلے درود شریف پڑھیں اور تلاوت کے بعد بھی درود شریف پڑھ کر اپنے رزق میں خیر و برکت اور اضافے کی صدق دل سے دعا کیا کریں۔

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ (البقرہ:۳)

اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۷ (آل عمران:۳۷)

زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ (المائدہ: ۱۱۴)

اور ہمیں رزق دے تو بہتر رزق دینے والا ہے

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ ﴿۱۴﴾ (الانعام: ۱۴)

کہو کیا میں خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو مددگار بناؤں کہ (وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی (سب کو) کھانا دیتا ہے اور خود کسی سے کھانا نہیں لیتا

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ (الاعراف: ۱۳۷)

اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے ان کو زمین (شام) کے مشرق و مغرب کا جس میں ہم نے برکت دی تھی

فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ (الانفال:۲۶)

تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

(ابراہیم:۳۷)

اے پروردگار تاکہ یہ نماز پڑھیں تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں

وَ لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ؑ (الاعراف:۱۰)

اور ہم ہی نے زمین میں تمہارا ٹھکانہ بنایا اور اس میں تمہارے لیے سامان معشیت پیدا کیۓ۔ (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ (الاسراء:۲۰)

ہم اُن کو اور ان کو سب کو تمہارے پروردگار کی بخشش سے مدد دیتے ہیں۔ اور تمہارے پروردگار کی بخشش (کسی سے) رکی ہوئی نہیں

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ؀ (الحجر:۲۱)

اور ہمارے ہاں ہر چیز کے خزانے ہیں........................

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ (کھف: ۸۴-۸۵)

ہم نے اس کو زمین میں بڑی دسترس دی تھی اور ہر طرح کا سامان عطا کیا تھا تو اس نے (سفر کا) ایک سامان کیا۔

وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿١٣١﴾ (طٰہٰ:١٣١)

اور تمہاری پروردگار کی (عطافرمائی ہوئی) روزی بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿٦٢﴾ (مریم:٦٢)

اور ان کے لئے صبح وشام کا کھانا تیار ہوگا

وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ (الانبیاء:١٠٥)

اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہوں گے

فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ (المومنون:٧٢)

تو تمہارا پروردگار کا مال بہت اچھا ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ (النور:۳۸)

تاکہ خدا ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور جس کو چاہتا ہے خدا بے شمار رزق دیتا ہے

قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ (النمل:۳۶)

کیا تم مجھے مال سے مدد دینا چاہتے ہو، جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہوگے

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ (النمل:۶۴)

بھلا کون خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا۔ پھر اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے اور (کون) تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں)

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ (قصص:۵)

اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں اُن پر احسان کریں اور اُن کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں

رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ (قصص:۲۴)

پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا ○ (قصص:۵۷)

کیا ہم نے اُن کو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں (اور یہ) رزق ہماری طرف سے ہے

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ (العنکبوت:۱۷)

پس خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٠ (العنکبوت: ٦٠)

اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے خدا ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ۝ (لقمان: ٢٠)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو خدا نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝١٥ (سبا: ١٥)

اپنے پروردگار کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر کرو۔ (یہاں تمہارے رہنے کو یہ) پاکیزہ شہر ہے اور (وہاں بخشنے کو) خدائے غفار

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَ مَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲ (فاطر: ۲)

خدا جو اپنی رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں۔ اور جو بند کر دے تو اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے

وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۳۹ (سبا: ۳۹)

اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا۔ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝۴۴ (فاطر: ۴۴)

اور خدا ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے۔ وہ علم والا (اور) قدرت والا ہے

إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ (ص: ٥٤)

یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا

هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ (ص: ٣٩)

(ہم نے کہا) یہ ہماری بخشش ہے (چاہو) تو احسان کرو یا (چاہو تو) رکھ چھوڑو (تم سے) کچھ حساب نہیں ہے

مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ﴿٩٦﴾ (النحل: ٩٦)

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے کہ (کبھی ختم نہیں ہوگا)

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ﴿٤٠﴾ (الروم: ٤٠)

خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا۔ پھر زندہ کرے گا۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝٢ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝٣ (الطلاق : ۳-۲)

اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔ خدا اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کر دیتا ہے۔ خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے.

لطف و کرم اور وسعتِ رزق لانے والی آیات

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ ۫ وَ ہُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ ۚ وَ ہُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ﴿۱۰۳﴾ (الانعام)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّ رَبِّیۡ لَطِیۡفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۰۰﴾

(یوسف)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصۡبِحُ الۡاَرۡضُ مُخۡضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ ﴿۶۳﴾ (الحج)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو صبح کو زمین ہریالی ہو گئی، بیشک اللہ پاک خبر دار ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنۡ تَكُ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَكُنۡ فِیۡ صَخۡرَةٍ اَوۡ فِی السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِی الۡاَرۡضِ یَاۡتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ ﴿۱۶﴾ (لقمان)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے میرے بیٹے برائی اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمان میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اسے لے آئے گا بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ اذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَ الۡحِکۡمَۃِ ؕ

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا ﴿۳۴﴾ (الاحزاب)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت بیشک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ ہُوَ الۡقَوِیُّ

الۡعَزِیۡزُ ﴿۱۹﴾ (الشوریٰ)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے جسے چاہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت و عزت والا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَلَا يَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۱۴﴾ (الملک)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا؟ اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار۔

دفعیہ آلام و غم

اگر کوئی شخص ہر روز گیارہ مرتبہ ان آیات کی تلاوت کیا کرے گا اس کے آلام و غم دور ہو جائیں گے اور آسانیاں نصیب ہوں گی۔ اوّل و آخر درود شریف ضرور پڑھیں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا يَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۲۵۵﴾ (البقرہ)

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی میں سمائے ہوئے آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ؕ‏ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ ۙ‏ ﴿۳﴾ (آل عمران)

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں آپ زندہ اور ونکا قائم رکھنے والا، اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيۡثًا ﴿۸۷﴾ (النساء)

اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۝٨ (سورہ طٰہٰ)

اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، اسی کے ہیں سب اچھے نام

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝١٣

(سورہ التغابن)

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں۔

رزق کھینچ لانے والی آیات

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ ان آیات مبارکہ کی تلاوت کرے گا، اس کے کام آسانی پیدا ہو گی اور اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ (سبأ: ۳۶)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَوَ لَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾ (الزمر: ۵۲)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

کیاانہیں معلوم نہیں کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے، بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے،

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

لَهٗ مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۲﴾ (الشوری: ۱۲)

اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں روزی وسیع کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ لَوۡ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ لٰکِنۡ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿۲۷﴾

الشوری

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے لیکن وہ اندازہ سے اتارتا ہے جتنا چاہے، بیشک وہ بندوں سے خبردار ہے انہیں دیکھتا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَ یَقۡدِرُ لَہٗ ؕ وَ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَہُوَ یُخۡلِفُہٗ ۚ وَ ہُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۳۹﴾ (سبأ: ۳۹)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

زُیِّنَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا وَ یَسۡخَرُوۡنَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۘ وَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا فَوۡقَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ (البقرۃ: ۲۱۲)

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور جو کافر ہیں ان کے لئے دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی ہے اور وہ مومنوں سے تمسخر کرتے ہیں لیکن جو پرہیزگار ہیں وہ قیامت کے دن ان پر غالب ہوں گے اور خدا جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ وَّاَنۡۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا زَكَرِيَّا الۡمِحۡرَابَ ۙ وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا ۚ قَالَ يٰمَرۡيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ﴿۳۷﴾ (آل عمران : ۳۷)

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریا کو اس کا متکفل بنایا زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

قُلۡ مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ اَمَّنۡ يَّمۡلِكُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ مَنۡ يُّخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَ يُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَيِّ وَ مَنۡ يُّدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۳۱﴾ (یونس : ۳۱)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

تم فرماؤ تمہیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَمَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَ مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۶۴﴾ (النمل : ۶۴)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

یا وہ جو خلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے، تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ دَآبَّةٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ۖۗ اَللّٰهُ يَرۡزُقُهَا وَ اِيَّاكُمۡ ۖ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۶۰﴾ (العنکبوت : ۶۰)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں اور وہی سنتا جانتا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قُلۡ مَنۡ یَّرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰہُ ۙ وَ اِنَّاۤ اَوۡ اِیَّاکُمۡ لَعَلٰی ہُدًی اَوۡ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۴﴾ (سبأ: ۲۴)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

تم فرماؤ کون جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے تم خود ہی فرماؤ اللہ اور بیشک ہم یا تم یا تو ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ؕ ہَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَیۡرُ اللّٰہِ یَرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۫ۖ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۳﴾ (فاطر: ۳)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے لوگو ! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ ہُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ﴿۱۹﴾ (الشوریٰ : ۱۹)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے جسے چاہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت و عزت والا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ وَ فَرِحُوۡا بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ؕ وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا فِی الۡاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ (الرعد : ۲۶)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے، اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے (نازاں ہوئے) اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ﴿۳۰﴾ (الاسراء : ۳۰)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

بیشک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور کستا ہے) تنگی دیتا ہے (بیشک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا دیکھتا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ اَصۡبَحَ الَّذِيۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَقُوۡلُوۡنَ وَيۡكَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَ يَقۡدِرُ ۚ لَوۡ لَاۤ اَنۡ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيۡكَاَنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡـكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾ (القصص : ۸۲)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح کہنے لگے عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے اگر اللہ ہم پر احسان فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا، اے عجب، کافروں کا بھلا نہیں۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ (العنکبوت : ٦٢)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے، بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۞ (الروم : ٣٧)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔

آیات لجلب الرزق

رزق کے حصول میں آسانی اور برکت کے لیے صبح وشام درج ذیل آیات مبارکہ کی تلاوت کریں۔ اوّل وآخر درود شریف ضرور پڑھیں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَايَنۡتُمۡ بِدَيۡنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكۡتُبُوۡهُ ‌ؕ وَلۡيَكۡتُبْ بَّيۡنَكُمۡ كَاتِبٌ ۢ بِالۡعَدۡلِ ‌ۚ وَ لَا يَاۡبَ كَاتِبٌ اَنۡ يَّكۡتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلۡيَكۡتُبۡ ‌ۚ وَ لۡيُمۡلِلِ الَّذِىۡ عَلَيۡهِ الۡحَـقُّ وَلۡيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبۡخَسۡ مِنۡهُ شَيۡـــًٔا ‌ؕ فَاِنۡ كَانَ الَّذِىۡ عَلَيۡهِ الۡحَـقُّ سَفِيۡهًا اَوۡ ضَعِيۡفًا اَوۡ لَا يَسۡتَطِيۡعُ اَنۡ يُّمِلَّ هُوَ فَلۡيُمۡلِلۡ وَلِيُّهٗ بِالۡعَدۡلِ‌ؕ وَاسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِيۡدَيۡنِ مِنۡ رِّجَالِكُمۡ‌ۚ فَاِنۡ

لَّمۡ يَكُوۡنَا رَجُلَيۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحۡدٰىهُمَا الۡاُخۡرٰى‌ ؕ وَلَا يَاۡبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا ‌ؕ وَلَا تَسۡـَٔمُوۡۤا اَنۡ تَكۡتُبُوۡهُ صَغِيۡرًا اَوۡ كَبِيۡرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ‌ ؕ ذٰلِكُمۡ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَاَقۡوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدۡنٰٓى اَلَّا تَرۡتَابُوۡٓا اِلَّآ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيۡرُوۡنَهَا بَيۡنَكُمۡ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا تَكۡتُبُوۡهَا ‌ؕ وَاَشۡهِدُوۡۤا اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ ۖ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيۡدٌ ؕ وَاِنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاِنَّهٗ فُسُوۡقٌ ۢ بِكُمۡ‌ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۲۸۲﴾ (البقرہ)

(۲۸۲) اے ایمان والو! جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے اور جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے، اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس کو دوسری یاد دلا دے، اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کر لو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضَرر دیا جائے، نہ گواہ کو (یا، نہ لکھنے والا ضَرر دے نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا، اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝۲۶ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۝۲۷

(۲۶) یوں عرض کر، اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے چھین لے، اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے (۲۷) تو دن کا حصّہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔

رزق میں فراوانی و آسانی کے لئے

جس شخص کو رزق میں تنگی کا سامنا ہو اور وہ اپنے رزق میں آسانی اور فراوانی کا طالب ہو تو اس چاہیئے کہ سورۃ جاثیہ کی آیات مبارکہ ۳۶ اور ۳۷ کو صبح وشام تین تین بار تلاوت کیا کرے اول و آخر درود شریف پڑھا جائے۔ انشاء اللہ العزیز اسکی سات پشتوں میں بھی رزق کی تنگی نہ ہو گی۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ ، وَ رَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾

(۳۶) تو اللہ ہی کے لیے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہاں کا رب،

(۳۷) اور اسی کے لیے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں ، اور وہی عزت و حکمت والا ہے،

رزق کی فراوانی کے لئے

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَ بِحَمۡدِہٖ اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ وَ اَسۡئَلُہٗ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۞ ۱۰۰ مرتبہ نماز فجر کے بعد

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

يَا مَنۡ يَّكۡفِيۡ مِنۡ كُلِّ شَيۡءٍ وَلَا يَكۡفِيۡ مِنۡهُ شَيۡءٌ اِكۡفِنِيۡ مَا أَهَمَّنِيۡ ۞ ۳ مرتبہ بعد نماز فجر

آسانی سے روزی میسّر ہو

صبح و شام اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ اس دعا مبارکہ کو تین تین بار پڑھنے سے آپ کو اپنی روزی روٹی کمانے میں آسانی نصیب ہو گی اور آپ کی آنے والی سات نسلیں رزق کی تنگی سے محفوظ رہیں گی۔ انشاء اللہ العزیز

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ اَسۡئَلُكَ بِاِسۡمِكَ الۡعَظِیۡمِ الۡاَعۡظَمِ اَنۡ تَرۡزُقَنِیۡ رِزۡقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا بِرَحۡمَتِكَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ ۞ بعض کتابوں میں یَارَبُّ یَارَبُّ یَارَبُّ تحریر ہے۔

رزق کی فراوانی کیلئے

سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو انھوں نے اپنی تنگدستی کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ اَقۡذِفۡ فِیۡ قَلۡبِیۡ رَجَائِكَ وَاقۡطَعۡ رَجَائِیۡ عَمَّنۡ سِوَاكَ حَتّٰی لَااَرۡجُوۡ اَحَدًا غَیۡرَكَ ،اَللّٰھُمَّ وَ مَا ضَعُفَتۡ عَنۡہُ قُوَّتِیۡ وَقَصُرَ عَنۡہُ عَمَلِیۡ وَلَمۡ تَنۡتَہِ اِلَیۡہِ رَغۡبَتِیۡ وَلَمۡ تَبۡلُغۡہُ مَسۡأَلَتِیۡ وَلَمۡ یَجۡرِ عَلٰی لِسَانِیۡ مِمَّا اَعۡطَیۡتَ اَحَدًا مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ وَ الۡآخِرِیۡنَ مِنَ الۡیَقِیۡنِ فَخُصَّنِیۡ بِہٖ یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۞

اے اللہ ! میرے دل میں اپنی امید ڈال دے اور میری امید کو اپنے علاوہ ہر کسی سے منقطع کر دے۔ حتیٰ کہ تیرے علاوہ میں کسی سے امید نہ لگاؤں۔ اے اللہ ! وہ یقین جو تو نے اولین وآخرین کو عطا کیا ہے، جس کے حصول سے میری قوت ضعیف ہے اور میرا عمل اس سے (یعنی اس کے حصول سے) کم و ناقص ہے۔ میری رغبت اور میرا سوال اس تک نہیں پہنچا اور نہ میری زبان پر (اس یقین کے کلمات) جاری ہوئے۔ پس مجھے اس یقین کے ساتھ خاص کر دے۔

فقر و فاقہ کا خاتمہ کے لئے بہترین دعا

حافظ نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "فضائل الاعمال" میں ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں کہ عاصم ابن ابی النجود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو ایک دن فقر و فاقہ و تنگدستی سے دوچار ہونا پڑا۔ میں نے اپنی مصیبت کو اپنے بعض دوستوں سے بیان کیا اور ان سے امداد کا طالب ہوا۔ لیکن ان دوستوں نے بھی بے توجہی کا مظاہرہ کیا۔ جس کا مجھے بے حد ملال ہوا۔ اور میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ کسی بندے کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔ لہٰذا میں صحرا میں نکل گیا۔ اور وہاں نماز حاجت ادا کی اور پھر سجدے میں جا کر انتہائی آہ و زاری اور انکساری کے ساتھ یہ دعا پڑھی:

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يَا مُسَبِّبَ الۡاَسۡبَابِ يَا مُفَتِّحَ الۡاَبۡوَابِ يَا سَامِعَ الۡاَصۡوَاتِ يَا مُجِيۡبَ الدَّعۡوَاتِ يَا قَاضِيَ الۡحَاجَاتِ اِكۡفِنِيۡ بِحَلَالِكَ عَنۡ حَرَامِكَ وَاَغۡنِنِيۡ بِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ.

دعائے وسعتِ رزق

نماز فجر کے بعد ایک بار پڑھیں۔ انشااللہ العزیز رزق میں وسعت اور خیر و برکت ہو گی۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يَا مَنۡ يَّمۡلِكُ حَوَآئِجَ السَّآئِلِيۡنَ،وَ يَعۡلَمُ ضَمِيۡرَ الصَّامِتِيۡنَ،لِكُلِّ مَسۡئَلَةٍ مِّنۡكَ سَمۡعٌ حَاضِرٌ وَّ جَوَابٌ عَتِيۡدٌ وَّلِكُلِّ صَامِتٍ مِّنۡكَ عِلۡمٌ بَاطِنٌ مُّحِيۡطٌ ، اَللّٰهُمَّ اَسۡئَلُكَ بِمَوَاعِيۡدِكَ الصَّادِقَةِ ، وَ اَيَادِيۡكَ الۡفَاضِلَةِ ، وَ رَحۡمَتِكَ الۡوَاسِعَةِ وَ سُلۡطٰنِكَ وَ مُلۡكِكَ الدَّآئِمِ وَ كَلِمَاتِكَ التَّآمَّاتِ يَا مَنۡ لَّا تَنۡفَعُهٗ طَاعَةُ الۡمُطِيۡعِيۡنَ وَلَا تَضُرُّهٗ مَعۡصِيَةُ الۡعَاصِيۡنَ،صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ،وَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ وَاَعْطِنِیْ بِهِ الْعَافِیَةَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۞

تنگی معاش کا حل

جسے تنگی معاش کا سامنا ہو وہ درج ذیل دعا کو اول وآخر درود شریف کے ساتھ پڑھنا اپنا معمول بنالے۔انشاء اللہ رزق میں کشائش وبرکت پائے گا۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يَا دَائِمَ الْعِزِّ وَالْمُلْكِ وَالْبَقَاءِ يَا ذَالْمَجْدِ وَالْعَطَاءِ يَا وَدُوْدُ يَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِيْدِ الْفَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ۞

فراخی معاش کا حصول

فراخی معاش کے حصول کے لئے کثرت سے اس دعا کو اپنے ورد میں رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حاجت روائی فرمائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یَا دَائِمَ الۡعِزِّ وَ الۡبَقَاءِ یَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ والۡجُوۡدِ وَالۡعَطَایَا۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَحۡمٰنُ یَا رَحِیۡمُ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ۞

درازی عمر، اضافہ ٔ مال اور نجات کا حصول

اگر کوئی نماز فریضہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرے اور آسمان کی طرف پھونک تو اللہ جل جلالہ اسے درازی عمر، زیادتی مال اور مغفرت کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾

اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔ خدا اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کر دیتا ہے۔ خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے

وظیفہ برائے حصولِ ملازمت

اگر کوئی بے روزگار حصولِ ملازمت کا خواہاں ہو تو اسے چاہیئے کہ اوّل وآخر گیارہ ، گیارہ بار درود شریف کے ساتھ اس آیت مبارکہ کو ۳۱۳ (تین سو تیرہ) بار بلا ناغہ اکتالیس روز تک پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ملازمت مل جائے گی۔ ۴۱ دن سے پہلے ہی مقصد حاصل جائے تو بھی اکتالیس دن وظیفہ پورا کریں۔ ترک مت کریں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۸﴾

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو گن نہ سکو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے.

روزگار کیلئے

اوّل وآخر گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں ایک سو اکیس بار مندرجہ ذیل کلمات پڑھا کریں۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يَا عَلِيْمُ يَا رَؤُفُ يَا شَافِيُ يَا وَهَابُ

رزق میں حصولِ برکت کے لئے پڑھیں

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَ عَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ مَا عِنْدِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ الرِّضَا بِمَا قَضَيْتَ عَلَيَّ، يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۞

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعۡلَمُ سِرِّیۡ وَ عَلَانِیَتِیۡ فَاقۡبَلۡ مَعۡذِرَتِیۡ وَ تَعۡلَمُ حَاجَتِیۡ فَاَعۡطِنِیۡ سُؤۡلِیۡ وَ تَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ ذَنۡبِیۡ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ اِیۡمَانًا یُبَاشِرُ قَلۡبِیۡ وَ یَقِیۡنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعۡلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیۡبُنِیۡ اِلَّا مَا كَتَبۡتَ لِیۡ وَارۡضِنِیۡ بِمَا قَسَمۡتَ لِیۡ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ.

وظیفہ برائے کشائش رزق

حضرت شیخ المشائخ محمد گولواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو کوئی اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ گیارہ مرتبہ ان کلمات کو ۱۲ / ربیع الاوّل کے مبارک دن پر پڑھے گا۔آنے والے سارا سال خوشحال رہے گا۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يَا اَللّٰهُ ، يَا رَحْمٰنُ ، يَا غَفُوْرُ ، يَا رَحِيْمُ

يَا حَنَّانُ ، يَا مَنّانُ ، يَا دَيَّانُ ، يَا سُبْحَانُ

اللہ تعالیٰ سے فضل و کرم مانگئے

نماز فرض ادا کرنے بعد سجدے میں سر رکھ کر اس دعا کو پڑھئے انشاء اللہ العزیز آپ کے رزق میں فراخی وسعت آئے گی۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اُرْزُقْنِيْ وَ ارْزُقْ عَيَالِيْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ذات اور اے دینے والوں میں سب سے بہترین دینے والے ،رزق عطا فرما مجھے اور رزق عطا فرما میرے عیال کو اپنے فضل سے۔ کیونکہ تو بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

حصولِ رزق کی ایک بہترین دعا

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ رِزْقِيْ فِي السَّمَاءِ ، فَأَنْزِلْهُ ، وَإِنْ كَانَ فِي الْأَرْضِ ، فَأَخْرِجْهُ ، وَإِنْ كَانَ نَائِيًا فَقَرِّبْهُ ، وَإِنْ كَانَ قَرِيْبًا ، فَيَسِّرْهُ وَإِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَأَكْثِرْهُ وَبَارِكْ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

رزق میں فراخی ووسعت

بعض بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی تین رات تک مسلسل سورہ واللیل اور سورہ الشّمس کو سات سات بار پڑھے اور تیس مرتبہ ذیل میں مذکور دعا پڑھے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے رزق میں فراخی ووسعت عطافرمائے گا۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ -

اور اگر اسے الجھن اور مسئلے کا سامنا ہے تو اسے چاہئے کہ اس عمل کو متواتر تین دن تک کرے تو اس کی مراد اللہ رب العزّت کے حکم سے پوری ہوگی۔

معاشی مسائل کا حقیقی اور پائیدار حل

درود برائے وسعت و برکت

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَ رَسُوۡلِكَ نَبِيِّ الرَّحۡمَةِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ وَسَلِّمۡ عَدَدَ مَااَحَاطَ بِهٖ عِلۡمُكَ وَ جَرٰى بِهٖ قَلَمُكَ وَ نَفَذَ بِهٖ حُكۡمُكَ ، اَللّٰهُمَّ يَا مَنۡ بِيَدِهٖ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَنۡ يَّقُوۡلُ لِشَّیۡءٍ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ، اَسۡأَلُكَ اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَنۡ تُعَافِيَنِیۡ مِنَ الدَّيۡنِ وَ تُغۡنِيۡنِیۡ مِنَ الۡفَقۡرِ

وَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا حَلَالًا وَاسِعًا مُبَارِكًا فِیْهِ وَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَسَلِّمْ ۞

ترجمہ: اے اللہ رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ پر جو آپ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ رحم کرنے والے نبی ہیں۔ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کے خاندان اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کے اصحاب پر سلامتی نازل کیجئے۔ ان چیزوں کی تعداد کے مطابق جو آپ کے احاطہ علم میں ہیں۔ اور آپ کے قلم نے ان کو تحریر فرمایا ہے۔ اور آپ کا فیصلہ ان پر نافذ ہوا ہے ۔ اے اللہ اور بادشاہ جس کے قبضے میں تمام آسمانوں اور زمیں کے کارخانے ہیں۔ اور جس کی قدرت اتنی عظیم الشان ہے۔ کہ کسی چیز کے لئے کہہ دے ہو جا۔ تو وہ چیز وجود میں آجائے۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں ۔ رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ پر اور مجھے قرضے سے عافیت دیجئے اور مجھے محتاجی سے نجات دیجئے اور مجھے حلال روزی وسعت اور برکت کے ساتھ عطا فرمایئے۔ اور اے اللہ رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ پر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کے خاندان پر سلامتی نازل فرما.

قرض کی ادائیگی کے لئے نسخۂ کیمیا

اگر آپ مقروض ہیں تو روزانہ ایک سو مرتبہ اس درود شریف کو پڑھنے کا معمول بنا لیں۔ انشاء اللہ خدائے بزرگ و برتر آپ کے قرض کی ادائیگی کا بندوبست فرمائیں گے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ , عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۞

رزق میں خیر و برکت اور بلند مراتب کا حصول

حضرت شیخ محمد تونسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز گیارہ بار پڑھے گا۔ تو گویا اس کے لئے آسمان سے رزق اترتا ہے۔ اور زمین سے اگتا ہے۔ حضرت امام دینوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس درود شریف کو ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھنے سے بلند مرتبے اور رزق کی فراوانی حاصل ہو گی۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا، عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ ، وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ ، وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ ، وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ، وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۞

ترجمہ :۔ اے اللہ تو درود نازل فرما ایسا جو کامل ہو اور سلام بھیج ایسا جو مکمل ہو، ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جن کے ذریعے مشکلیں حل ہوتی ہیں۔اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ اور ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔اور مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔اور خاتمہ بخیر ہوتا ہے۔اور بادل آپ ﷺ کے معزز چہرہ کو دیکھ کر سیراب ہوتا ہے۔اور درود نازل فرما آپ ﷺ کی اولاد پر اور آپ ﷺ کے اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر نفس میں مطابق اپنی معلومات کے شمار کے۔

مال و منال میں خیر و برکت

1. صاحب البیان ارشاد کرتے ہیں۔ جو شخص اپنے مال و منال میں اضافہ اور خیر و برکت چاہتا ہو۔ وہ یہ درود شریف پڑھے۔ 2. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جس مسلمان کے پاس صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو وہ یہ درود پڑھے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنِ وَالْمُسْلِمَاتِ۞

ترجمہ: -اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں۔اور درود نازل فرما سارے مؤمنین اور مؤمنات اور مسلمین اور مسلمات پر۔

کاروبار میں خیر و برکت

کاروباری اور تاجر حضرات روزانہ باوضو ہو کر اپنے کاروبار کی جگہ پر پڑھیں۔انشاءاللہ العزیز اس درود شریف کی برکت سے بے حد خیر و برکت نصیب ہو گی.

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ صَلَوَاتِكَ وَرَحۡمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَیِّدِنَا اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّكَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۞

ترجمہ :۔ اے اللہ اپنی خاص عنایات اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور ہمارے آقا حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد پر بے شک تو تعریف کیا گیا ہے.بزرگ ہے۔۔

درود برائے دافع تنگی معاش

ابو عبداللہ القسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے معاشی تنگی کی شکایت کی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا یہ پڑھو.

﴿بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَھَبْ لَنَا ، اَللّٰھُمَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ مَا تَصُوْنُ بِہٖ وُجُوْھَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لَّنَا ، اَللّٰھُمَّ اِلَیْہِ طَرِیْقًا سَھْلًا مِنْ غَیْرِ تَعْبٍ وَ لَا نَصْبٍ وَ لَا مِنَّۃٍ وَ لَا تَبِعَۃٍ وَ جَنِّبْنَا ، اَللّٰھُمَّ

الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ وَ اَيْنَ كَانَ وَ عِنْدَ مَنْ كَانَ وَ حُلْ

بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اَهْلِهٖ وَاقْبِضْ عَنَّا اَيْدِيَهُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا

قُلُوْبَهُمْ حَتّٰى لَا نَنْقَلِبُ اِلَّا فِيْمَا يُرْضِيْكَ وَلَا

نَسْتَعِيْنُ اِلَّا عَلٰى مَا تُحِبُّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

ترجمہ :۔اے اللہ! درود نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آل پر اور عطا کر ہمیں اے اللہ! اپنے رزق حلال، پاک اور مبارک سے اس قدر کہ تو بچا لے اس کے ذریعے سے ہمارے چہروں کو تیری مخلوق میں سے کسی کے سامنے اپنی حاجت پیش کرنے سے اور نکال دے ہمارے لئے اے اللہ راستہ آسان بغیر مشقّت اور تکان اور بگیر احسان مندی اور تاوان کے اور بچا ہمیں اے اللہ! حرام سے خواہ جہاں کہیں بھی ہو اور جس کے پاس بھی ہو اور آڑ بنا دے ہمارے درمیان اور حرام والوں کے درمیان اور بند کر دے ہم سے ان کے ہاتھوں کو اور پھیر دے ہم سے ان کے دلوں کو یہاں تک کہ نہ ہو ہماری نقل و حرکت مگر اس چیز میں جو تجھے راضی کرے اور ہم مدد نہ لیں تیری نعمت کے ساتھ مگر اسی چیز جو تجھے محبوب ہو۔اے ارحم الرّاحمین! اپنی رحمت سے ایسا ہی کر۔

قرض سے محفوظ رکھنے والا درود شریف

اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ کبھی قرضدار نہ ہو۔اور اگر قرضدار ہو تو جلدی نجات پائے تو اسے چاہئے کہ بعد از صلوٰۃ ظہر یہ دعا پڑھ کر دعا کرے۔انشاء اللہ العزیز اللہ کریم اسے قرض کی ذلت سے نجات دیں گے.

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ :۔اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور برکت اور سلام نازل فرما.

اولاد کی کامیابی اور عزت کے لیے

اولاد کی کامیابی اور عزت کے لیے اگر آپ صبح و شام سات سات مرتبہ اس درود شریف کا ورد اپنے اوپر لازم کرلیں گے تو خالق کائنات اس کی خیر و برکت سے آپ کی اولاد کو دین و دنیا میں ہمیشہ عزت سے نوازے گا۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِالۡعَالَمِیۡنِ حَبِیۡبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّآلِہٖ ، صَلَاۃً اَنۡتَ لَھَا اَھۡلٌ، وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ کَذٰلِکَ ۞

درودِ حاجات

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھۡلِ بَیۡتِہٖ۞

ترجمہ:۔ اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر۔

حدیث قدسی ہے۔ جو شخص یہ درود شریف ہر دن میں سو مرتبہ پڑھے گا اس کی سو حاجتیں اللہ رب العزت پوری کر دیتے ہیں۔ تیس دنیا کی اور ستر آخرت کی

درود غوثیہ اور رزق کی برکتیں

یہ درود شریف سلسلۂ غوثیہ قادریہ کے معمولات میں سے ہے۔ اگر اس درود شریف کو روزانہ سات مرتبہ پڑھا جائے تو سات نعمتیں حاصل ہوں گی۔ ۱. رزق میں برکت حاصل رہے گی ۲. روزمرہ کے کاموں آسانی نصیب ہو گی ۳. اللہ تعالیٰ کی مخلوق عزت و توقیر اور محبت آمیز سلوک کرے گی۔ ۴. محتاجی سے نجات ملے گی ۵. جان کنی کے وقت کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا انشاء اللہ العزیز ۶. جان آسانی کے ساتھ نکلے گی۔ ۷. قبر میں کشادگی عطا ہو گی اگر ایک سو گیارہ بار پڑھنا معمول بنالیں تو لامحدود دینی و دنیاوی برکتوں کا حصول ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَآلِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ .

ترجمہ :۔ اے اللہ ! درود نازل فرما ہمارے آقا اور مولیٰ حضرت محمد ﷺ پر جو جودو کرم کا خزینہ ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر رحمت و برکت اور سلام بھیج۔

خیر و برکت اور رزق لانے والی دعائیں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ دعا کی۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذَنۡبِیۡ وَوَسِّعۡ لِیۡ فِیۡ دَارِیۡ وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡ رِزۡقِیۡ. (کنزالعمال:۲/۶۸۶)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے، ہمارے گھر میں وسعت فرمادیجئے ہمارے رزق میں برکت عطا فرمادیجئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خادمہ سے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر ایک دعا نہ بتادوں ؛چنانچہ یہ دعا بتادی:

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبۡعِ وَرَبَّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیۡءٍ مُنۡزِلَ التَّوۡرَاةِ وَالۡاِنۡجِيۡلِ وَالۡقُرآنِ الۡعَظِيۡمِ اَنۡتَ الۡاَوَّلُ فَلَيۡسَ قَبۡلَكَ شَیۡءٌ وَاَنۡتَ الۡاٰخِرَ فَلَيۡسَ بَعۡدَكَ شَیۡءٌ وَاَنۡتَ الظَّاهِرُ فَلَيۡسَ فَوۡقَكَ شَیۡءٌ وَاَنۡتَ البَاطِنُ فَلَيۡسَ دُوۡنَكَ شَیۡءٌ اِقۡضِ عَنَّا الدِّيۡنَ وَاغۡنِنَا مِنَ الۡفَقۡرِ۔ (ابن ابی شیبہ : ۲۶۳)

ترجمہ: اے اللہ ! ساتوں آسمان کے رب عرش عظیم کے رب ہر شے کے رب، تورات انجیل اورقرآن عظیم کے نازل کرنے والے،آپ ہی اول ہیں آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، آپ ہی آخیر ہیں آپ کے بعد کوئی چیز نہیں، آپ ہی ظاہر ہیں آپ سے اوپر کوئی شے نہیں، آپ ہی باطن ہیں آپ کے علاوہ کوئی شئے نہیں، آپ ہمارے قرضہ کو ادا کردیجئے ہماری تنگدستی دور کرکے غنی بنادیجئے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنَا مِنۡ فَضۡلِكَ وَلَا تَحۡرِمۡنَا رِزۡقَكَ وَبَارِكۡ لَنَا فِیۡمَا رَزَقۡتَنَا وَاجۡعَلۡ رَغۡبَتَنَا فِیۡمَا عِنۡدَكَ وَاجۡعَلۡ غِنَاءَ نَا فِیۡ اَنۡفُسِنَا۔ (ابن ابی شیبہ: ۱۰/۲۸۳)

ترجمہ: اے اللہ ہمیں اپنے فضل سے رزق عطا فرمایئے، ہمیں اپنے رزق سے محروم نہ کیجئے اور جو ہمیں آپ رزق دیں اس میں برکت عطا فرمایئے، جو آپ کے پاس ہے اس کی طرف ہمیں رغبت عطا فرمایئے اور ہمارے نفس میں غنا عطا فرمادیجئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ ہزار بکریاں تمہیں دوں یا یہ پانچ کلمے تمہیں بتادوں جن میں دین اوردنیا کی خوبیاں جمع ہیں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذَنۡبِیۡ وَوَسِّعۡ لِیۡ خُلُقِیۡ وَطَیِّبۡ لِیۡ کَسۡبِیۡ وَقَنِّعۡنِیۡ بِمَا رَزَقۡتَنِیۡ وَلَا تُذۡھِبۡ طَلۡبِیۡ اِلٰی شَیۡءٍ صَرَّفۡتَہٗ عَنِّیۡ۔ (کنزالعمال: ۲/۲۱۷)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما ہمارے اخلاق میں وسعت فرما، ہماری کمائی کو پاکیزہ بنا جو آپ ہمیں نوازیں اس پر قناعت کرنے والا بنا اورہمیں اس کی طلب میں نہ لے جائے جسے آپ نے ہم سے روک رکھا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلُ اللَّيْلِ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَاناً اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَمَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَقُوَّتِيْ فِيْ سَبِيْلِكَ.

(سبل الہدیٰ:۵۲۶)

اے اللہ! صبح کے نکالنے والے، رات کو سکون اور راحت بنانے والے، سورج اور چاند کو حساب کا ذریعہ بنانے والے، ہمارے قرض کو ادا کرنا، تنگدستی سے ہمیں غنی بنا، ہمارے کان، ہماری آنکھ اور ہماری قوت کو اپنے راستہ میں قبول کرنا۔

توسیع رزق کے لئے

شیخ عبداللہ بن اسعد الیافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُوْدُ يَا جَوَّادُ يَا صَمَدُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيْمُ يَا وَهَّابُ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْإِحْسَانُ يَا جَمِيْلُ يَا تَوَّابُ يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيُّ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ يَا عَلِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَءُوْفُ يَا دَيَّانُ اِنْفَحْنِيْ مِنْكَ بِنَفْحَةِ خَيْرٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِرَحْمَتِكَ يَا

أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا اِفْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ إِنْ يَنصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا فَعَالُ لِّمَا يُرِيْدُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، اِكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِىْ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاحْفَظْنِيْ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الرُّوْحَ فِي الْجَسَدِ وَانْصُرْنِي بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ وَ لَا تُشْمِتْ بِيْ أَحَدٌ

إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَيَا نِعْمَ النَّصِيْرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا عَدَدَ خَلقِهِ وَرِضَاءَ نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

يا مَنْ لَّا يَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَيَا مَنْ لَّا يُغَلِّطُهُ السَّائِلُوْنَ وَيَا مَنْ لَّا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ اَذِقْنِيْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ.

سورۃ ق کا عمل

جس گھر میں روزانہ سورہ ق کی تلاوت کی جائے، اللہ جل شانہ کی رحمت اور اس سورہ کی تلاوت کی برکت سے اس گھر کے سبھی مکینوں کے لئے خوش بختی کے دروازے کھل جائیں گے اور وہ امتدادِ زمانہ کے ہاتھوں ہر طرح کی ذلّت ورسوائی سے محفوظ وماموں رہیں گے۔ نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیان سورہ ق پڑھنے سے آپ جیب کبھی خالی نہیں رہے گی اور آپ کی ضروریاتِ زندگی آسانی سے پوری ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ العزیز

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ

الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا

بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥ اَفَلَمْ

يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ زَيَّنّٰهَا وَ مَا

لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا

رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧ۙ تَبْصِرَةً وَّ

ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩ۙ وَ النَّخْلَ

بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝١٠ۙ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ اَحْيَيْنَا بِهٖ

بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ۝١٢ۙ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ

اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ
كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ
بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ
الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا
لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ
ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾ وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ
الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾
لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ

فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ
عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ
لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ اِلَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ
اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا
لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّ وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ
هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ
حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ

مُّنِيْبِ ۣ ۝ۙ۳۳ اِدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝۳۴ لَهُمْ
مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝۳۵ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا
قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي
الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۶ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ
كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَ هُوَ شَهِيْدٌ ۝۳۷ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖۗ وَّ مَا
مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝۳۸ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ۚ۳۹ وَ
مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝۴۰ وَ اسْتَمِعْ يَوْمَ
يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ۙ۴۱ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ

الصَّيۡحَةَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ

وَ نُمِيۡتُ وَ اِلَيۡنَا الۡمَصِيۡرُ ﴿۴۳﴾ يَوۡمَ تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ عَنۡهُمۡ

سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشۡرٌ عَلَيۡنَا يَسِيۡرٌ ﴿۴۴﴾ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا

يَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ ۚ فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ

يَّخَافُ وَعِيۡدِ ﴿۴۵﴾

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

عزت والے قرآن کی قسم بلکہ انھیں اس کا اچنبھا ہوا کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا تو کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے، کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے پھر جیئں گے یہ پلٹنا دور ہے ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب بے ثبات بات میں ہیں تو کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سنوارا اور اس میں کہیں رخنہ نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں لنگر ڈالے) بھاری وزن رکھے) (ف ۹۱۴ اور اس میں ہر بارونق جوڑا اُگایا، سوجھ اور سمجھ ہر رجوع والے بندے کے لیے اور ہم نے آسمان

سے برکت والا پانی اتارا تو اس سے باغ اُگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا، بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے اس سے مردہ شہر جِلایا یونہی قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ان سے پہلے جھٹلایا نوح کی قوم اور رس والوں اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے ہم قوموں اور بَن والوں اور تبع کی قوم نے ان میں ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہو گیا تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہ میں ہیں، اور بیشک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں اور جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا، اور صُور پھونکا گیا یہ ہے وعدۂ عذاب کا دن اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ بیشک تو اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا تو آج تیری نگاہ تیز ہے اور اس کا ہمنشین فرشتہ بولا یہ ہے جو میرے پاس حاضر ہے، حکم ہو گا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو، جو بھلائی سے بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈالو، اس کے ساتھی شیطان نے کہا ہمارے رب میں نے اسے سرکش نہ کیا ہاں یہ آپ ہی دور کی گمراہی میں تھا فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا ڈر سنا چکا تھا میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں، جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے اور پاس لائی جائے گی جنت پر ہیزگاروں کے کہ

ان سے دور نہ ہوگی یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیے جاتے ہو ہر رجوع لانے والے نگہداشت والے کے لیے جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ان سے فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ یہ ہمیشگی کا دن ہے ان کے لیے ہے اس میں جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے اور ان سے پہلے ہم نے کتنی سنگتیں) قومیں (ہلاک فرمادیں کہ گرفت میں ان سے سخت تھیں تو شہروں میں کاوشیں کیں ہے کہیں بھاگنے کی جگہ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دِل رکھتا ہو یا کان لگائے اور متوجہ ہو، اور بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا، اور تکان ہمارے پاس نہ آئی تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد اور کان لگا کر سنو جس دن پکارنے والا پکارے گا ایک پاس جگہ سے جس دن چنگھاڑ سنیں گے حق کے ساتھ، یہ دن ہے قبروں سے باہر آنے کا، بیشک ہم جِلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے جس دن زمین ان سے پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے یہ حشر ہے ہم کو آسان، ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں تو قرآن سے نصیحت کرو اسے جو میری دھمکی سے ڈرے،

وسعتِ رزق اور قبر میں نور کے لئے

سورۃ الذاریات پڑھیئے

وسعتِ رزق اور قبر میں نور کے لئے دن یا رات میں کسی وقت سورۃ الذاریات کو پڑھنے کا معمول بنا لیجئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ الذّٰرِيٰتِ ذَرْوًاۙ ① فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًاۙ ② فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًاۙ ③ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًاۙ ④ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌۙ ⑤ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌؕ ⑥ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِۙ ⑦ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍۙ ⑧ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَؕ ⑨ قُتِلَ

الْخَرّٰصُوْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿١١﴾ يَسْـَٔلُوْنَ

اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿١٣﴾

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٤﴾

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿١٥﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ

رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿١٦﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا

مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ

يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ

الْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾ وَ فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ فِيْۤ

اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا

تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ

اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ
الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ
قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾
فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ
قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ
امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ
عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ
الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْۤا
اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ
حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾

فَاَخۡرَجۡنَا مَنۡ كَانَ فِيۡهَا مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدۡنَا
فِيۡهَا غَيۡرَ بَيۡتٍ مِّنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۚ﴿۳۶﴾ وَ تَرَكۡنَا فِيۡهَاۤ اٰيَةً
لِّلَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ؕ﴿۳۷﴾ وَ فِىۡ مُوۡسٰٓى اِذۡ
اَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكۡنِهٖ وَ
قَالَ سٰحِرٌ اَوۡ مَجۡنُوۡنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذۡنٰهُ وَ جُنُوۡدَهٗ فَنَبَذۡنٰهُمۡ
فِى الۡيَمِّ وَهُوَ مُلِيۡمٌ ؕ﴿۴۰﴾ وَفِىۡ عَادٍ اِذۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الرِّيۡحَ
الۡعَقِيۡمَ ۚ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنۡ شَىۡءٍ اَتَتۡ عَلَيۡهِ اِلَّا جَعَلَتۡهُ
كَالرَّمِيۡمِ ؕ﴿۴۲﴾ وَ فِىۡ ثَمُوۡدَ اِذۡ قِيۡلَ لَهُمۡ تَمَتَّعُوۡا حَتّٰى
حِيۡنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوۡا عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَتۡهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ
هُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مِنۡ قِيَامٍ وَّ مَا كَانُوۡا

مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ

اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ

قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ

اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا

لِيَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِيۡدُ مِنۡهُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ وَّ مَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ يُّطۡعِمُوۡنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّةِ الۡمَتِيۡنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ذَنُوۡبًا مِّثۡلَ ذَنُوۡبِ اَصۡحٰبِهِمۡ فَلَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ يَّوۡمِهِمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۰﴾

قسم ان کی جو بکھیر کر اڑانے والیاں پھر بوجھ اٹھانے والیاں پھر نرم چلنے والیاں پھر حکم سے باٹنے والیاں بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضروری سچ ہے، اور بیشک انصاف ضرور ہونا آرائش والے آسمان کی قسم تم مختلف بات میں ہو اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو مارے جایں دل سے تراشنے والے جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں پوچھتے ہیں انصاف کا دن کب ہوگا اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو اپنا تپنا، یہ ہے وہ جس کی تمہیں جلدی تھی بیشک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے، بیشک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے، وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات استغفار کرتے اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا اور زمین میں نشانیاں ہیں

یقین والوں کو اور خود تم میں تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں، اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو، اے محبوب ! کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا، سلام ناشناسا لوگ ہیں پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا پھر اسے ان کے پاس رکھا کہا کیا تم کھاتے نہیں، تو اپنے جی میں ان سے ڈرنے لگا وہ بولے ڈریے نہیں اور اسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی، اس پر اس کی بی بی چلاتی آئی پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ انہوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرمادیا، اور وہی حکیم دانا ہے، ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو ! تم کس کام سے آئے بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں، جو تمہارے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان کیے رکھے ہیں تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے، تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا اور ہم نے اس میں نشانی باقی رکھی ان کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ میں جب ہم نے اسے روشن سند لے کر فرعون کے پاس بھیجا تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا اور بولا جادوگر ہے یا دیوانہ، تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا اور عاد میں جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی جس چیز پر گزرتی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح چھوڑتی اور ثمود میں جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک برت لو تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو ان کی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آلیا تو وہ نہ کھڑے ہوسکے اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے، اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا، بیشک وہ فاسق لوگ

تھے، اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا اور بیشک ہم وسعت دینے والے ہیں اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھالے والے، اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑ بنائے کہ تم دھیان کرو تو اللہ کی طرف بھاگو بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں، اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ، بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں، یونہی جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا دیوانہ، کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں تو اے محبوب ! تم ان سے منہ پھیر لو تو تم پر کچھ الزام نہیں اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے، اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لیے بنائے کہ میری بندگی کریں میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے تو بیشک ان ظالموں کے لیے عذاب کی ایک باری ہے جیسے ان کے ساتھ والوں کے لیے ایک باری تھی تو مجھ سے جلدی نہ کریں تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیے جاتے ہیں.

رزق میں وسعت و فراوانی

سُورَۃُ الْوَاقِعَۃِ

سُورت الواقعہ کی فضیلت

سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بوڑھے ہوگئے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سورۃ ھود، اور الواقعۃ اور المرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشّمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے (رواہ الترمذی وقال حسن غریب)

حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترجمہ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیمار ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی، تو اس بیماری میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے آپ کی عیادت کی اور فرمایا کہ آپ کو کیا شکایت ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے گناہوں کی شکایت ہے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کی خواہش کیا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے رب کی رحمت، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کے لیے کسی طبیب کو بلاؤں؟

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ طبیب نے تو مجھے بیمار کر دیا ہے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ کچھ مال (وغیرہ) آپ کو دے دوں ؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال (وغیرہ) کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کے بعد آپ کی بیٹیوں کو کام آئے گا؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو میرے بیٹیوں کے بارے میں فقر و محتاجی کا ڈر ہے؟ میں نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۃ الواقعۃ پڑھا کریں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر رات سورۃ الواقعۃ پڑھے تو اس کبھی بھی فقر و فاقہ نہیں پہنچے گا۔

اس کے بعد حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کے راوی ابو ظبیۃ سے نقل کیا کہ وہ سورۃ الواقعۃ کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح نمازیں پڑھتے تھے جس طرح آج تم پڑھتے ہو، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلکی نماز پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز تمہاری نماز سے زیادہ ہلکی ہوتی تھی ، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز میں سورۃ الواقعۃ اور اس جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔(تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ الواقعۃ، فضل سورۃ الواقعۃ)

چالیس دن مسلسل سورہ واقعہ، سورہ مزمل، سورہ الیل اور سورہ الم نشرح پڑھ کر آخر میں دی گئی دعا پڑھیں ۔انشاء اللہ العزیز آپ اپنے رزق میں خیر و برکت اور وسعت پائیں گے۔

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ (وقف لازم) خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ۵ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۵ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ

وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكۡوَابٍ وَّ اَبَارِيۡقَ ۙ۬ وَ كَاۡسٍ مِّنۡ

مَّعِيۡنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَلَا يُنۡزِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ

مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوۡرٌ

عِيۡنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا

يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا وَّ لَا تَاۡثِيۡمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا

قِيۡلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۙ۬ مَاۤ اَصۡحٰبُ

الۡيَمِيۡنِ ﴿۲۷﴾ فِىۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ

مَّمۡدُوۡدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا

مَقۡطُوۡعَةٍ وَّ لَا مَمۡنُوۡعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ

اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا

اَتۡرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿٣٩﴾ وَ ثُلَّةٌ
مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿٤٠﴾ وَ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ مَاۤ اَصۡحٰبُ
الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّ حَمِيۡمٍ ﴿٤٢﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنۡ يَّحۡمُوۡمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا
بَارِدٍ وَّلَا كَرِيۡمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُتۡرَفِيۡنَ ﴿٤٥﴾ وَ
كَانُوۡا يُصِرُّوۡنَ عَلَى الۡحِنۡثِ الۡعَظِيۡمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ ۙ۬
اَئِذَا مِتۡنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ
اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿٤٨﴾ قُلۡ اِنَّ الۡاَوَّلِيۡنَ وَ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿٤٩﴾
لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۙ۬ اِلٰى مِيۡقَاتِ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ
اَيُّهَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُكَذِّبُوۡنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ
زَقُّوۡمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوۡنَ عَلَيۡهِ مِنَ

الْحَمِیْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ
الدِّیْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾
اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ
الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ
تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ
حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾

ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ ﴿۶۹﴾ لَوۡ
نَشَآءُ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًا فَلَوۡ لَا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيۡتُمُ
النَّارَ الَّتِىۡ تُوۡرُوۡنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ
نَحۡنُ الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ ﴿۷۲﴾ نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّ مَتَاعًا
لِّلۡمُقۡوِيۡنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۴﴾ فَلَاۤ اُقۡسِمُ
بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ ﴿۷۶﴾
اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ ﴿۷۷﴾ فِىۡ كِتٰبٍ مَّكۡنُوۡنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا
الۡمُطَهَّرُوۡنَ ﴿۷۹﴾ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا
الۡحَدِيۡثِ اَنۡتُمۡ مُّدۡهِنُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ تَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ
اَنَّكُمۡ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوۡلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ ﴿۸۳﴾ وَ

اَنۡتُمۡ حِیۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡكُمۡ وَ
لٰكِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوۡ لَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ غَیۡرَ مَدِیۡنِیۡنَ ﴿۸۶﴾
تَرۡجِعُوۡنَهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ
الۡمُقَرَّبِیۡنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوۡحٌ وَّ رَیۡحَانٌ ۬ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِیۡمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اَمَّاۤ
اِنۡ كَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ
الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُكَذِّبِیۡنَ الضَّآلِّیۡنَ ﴿۹۲﴾
فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصۡلِیَةُ جَحِیۡمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
حَقُّ الۡیَقِیۡنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِیۡمِ ﴿۹۶﴾

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

جب ہولے گی وہ ہونے والی اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہو گی، کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلندی دینے والی جب زمین کانپے گی تھر تھرا کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چُورا ہو کر تو ہو جائیں گے جیسے روزن کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے اور تین قسم کے ہو جاؤ گے، تو دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے وہی مقربِ بارگاہ ہیں، چین کے باغوں میں، اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ان کے گرد لیے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو اور نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی صلہ ان کے اعمال کا اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ہاں یہ کہنا ہو گا سلام سلام اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے بے کانٹوں کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں اور بلند بچھونوں میں بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا، تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں، انہیں پیار دلائیاں ایک عمر والیاں دہنی طرف والوں کے لیے، اگلوں میں سے ایک گروہ، اور پچھلوں میں سے ایک گروہ اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں، اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی، بیشک وہ اس سے پہلے نعمتوں میں تھے اور اس بڑے گناہ کی ہٹ (ضد) رکھتے تھے، اور کہتے تھے

کیا جب ہم مر جائیں اور ہڈیاں ہو جائیں تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے، اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی، تم فرماؤ بیشک سب اگلے اور پچھلے ضرور اکٹھے کیے جائیں گے، ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر پھر بیشک تم اے گمراہو جھٹلانے والو ضرور تھوہر کے پیڑ میں سے کھاؤ گے، پھر اس سے پیٹ بھرو گے، پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے، پھر ایسا پیو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پئیں یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن، ہم نے تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں نہیں سچ مانتے تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا اور ہم اس سے ہارے نہیں، کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کر دیں جس کی تمہیں خبر نہیں اور بیشک تم جان چکے ہو پہلی اٹھان پھر کیوں نہیں سوچتے تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو، کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ہم چاہیں تو اسے روندن) پامال (کردیں پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ کہ ہم پر چٹی پڑی بلکہ ہم بے نصیب رہے، تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو، کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے تو بھلا بتاؤں تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا یا ہم ہیں پیدا کرنے والے، ہم نے اسے جہنم کا یادگار بنایا اور جنگل میں مسافروں کا فائدہ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی، تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے، بیشک یہ عزت والا قرآن ہے محفوظ نوشتہ میں اسے نہ چھوئیں مگر باوضو اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا، تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہنچے اور تم اس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر

تمہیں نگاہ نیں تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں بدلہ ملنا نہیں کہ اسے لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے تو راحت ہے اور پھول اور چین کے باغ اور اگر دہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام دہنی طرف والوں سے اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو تو اس کی مہمانی کھولتا پانی، اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا یہ بیشک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے، تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو۔

سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ

سورۃالمزمل کے فضائل

اگر آپ کو رزق کی کمی کا سامنا ہے۔رزق کے حصول کی نیت سے باوضو صبح وشام روزانہ سات بار تلاوت کیجئے۔ہر مرض سے شفا کے لیے گیارہ بار روزانہ تلاوت کرکے مریض پر دم کریں۔زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جو شخص شب جمعہ اکتالیس بار سورۃ مزمل پڑھ کر سوئے ان شاء اللہ زیارت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ

الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿۷﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ

تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ

هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَ ذَرْنِيْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ

مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا

ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ

الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ

اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۥ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ

رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰی فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰہُ اَخۡذًا

وَّبِیۡلًا ﴿۱۶﴾ فَکَیۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ کَفَرۡتُمۡ یَوۡمًا یَّجۡعَلُ

الۡوِلۡدَانَ شِیۡبَا ﴿۱۷﴾ ۖ ۙ السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِہٖ ؕ کَانَ وَعۡدُہٗ

مَفۡعُوۡلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ ہٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ

سَبِیۡلًا ﴿۱۹﴾ ع اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ

الَّیۡلِ وَ نِصۡفَہٗ وَ ثُلُثَہٗ وَ طَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ ؕ وَ اللّٰہُ

یُقَدِّرُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ ؕ عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡہُ فَتَابَ

عَلَیۡکُمۡ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنۡ

سَیَکُوۡنُ مِنۡکُمۡ مَّرۡضٰی ۙ وَ اٰخَرُوۡنَ یَضۡرِبُوۡنَ فِی

الۡاَرۡضِ یَبۡتَغُوۡنَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ ۙ وَ اٰخَرُوۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖۙ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ تم کرو، یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے بیشک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو اور مجھ پر چھوڑو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں

تھوڑی مہلت دو بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ، اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب جس دن تھر تھرائیں گے زمین اور پہاڑ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا، بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا، پھر کیسے بچو گے اگر کفر کرو اس دن جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا آسمان اس کے صدمے سے پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا، بیشک یہ نصیحت ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے بیشک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب، کبھی آدمی رات، کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے، اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو ! تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے، اور اللہ سے بخشش مانگو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے.

سورۃ والیل

﴿اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَ الَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ۙ﴿۱﴾ وَ النَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ﴿۲﴾ وَ مَا خَلَقَ
الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰۤی ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنۡ
اَعۡطٰی وَ اتَّقٰی ۙ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ
لِلۡیُسۡرٰی ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَ اسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۸﴾ وَ کَذَّبَ
بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی ؕ﴿۱۰﴾ وَ مَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ
مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡہُدٰی ﴿ۚ۱۲﴾ وَ اِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَۃَ

وَ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۳﴾ فَاَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی ﴿۱۴﴾ لَا یَصۡلٰىہَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَی ﴿۱۵﴾ الَّذِیۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۱۶﴾ وَ سَیُجَنَّبُہَا الۡاَتۡقَی ﴿۱۷﴾ الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنۡدَہٗ مِنۡ نِّعۡمَۃٍ تُجۡزٰۤی ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِ الۡاَعۡلٰی ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوۡفَ یَرۡضٰی ﴿۲۱﴾

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اور رات کی قسم جب چھائے اور دن کی جب چمکے اور اس کی جس نے نر و مادہ بنائے بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے اور اس کا مال اسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑے گا بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ذمہ ہے، اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں، تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اس آگ سے جو بھڑک رہی ہے، نہ جائے گا اس میں مگر بڑا بدبخت، جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور بہت اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے زیادہ پرہیزگار، جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے، اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

سُورَۃ الم نشرح

﴿اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰی رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا بوجھ اتار لیا، جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یَا رَزَّاقَ السَّائِلِیۡنَ یَا رَاحِمَ الۡمَسَاکِیۡنَ یَا وَلِیَّ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَاغَیَّاثَ الۡمُسۡتَغِثِیۡنَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَا کۡفِیۡنِی بِحَلَالِكَ عَنۡ حَرَامِكَ وَ بِطَاعَتِكَ عَنۡ مَعۡصِیَتِكَ وَاغۡنِنِی بِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ یَا اِلَهَ الۡعَالَمِیۡنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اور پھر اس کے بعد کہے۔

وَتَفۡعَلُ ذٰلِكَ بِجَمِیۡعِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ بِحَقِّ سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَھۡلِ بَیۡتِہٖ ۞

سورہ التغابن

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اوّل وآخر درود شریف کے ساتھ تین بار سورہ تغابن کی تلاوت کیا کریں۔ انشاءاللہ العزیز قرض کے بوجھ سے نجات ملے گی۔ ساتھ ہی دنیاوی کوشش جاری رکھیں۔اللہ جل شانہ کامیابی وکامرانی سے نوازیں گے۔

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ؕ
وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝٥ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا وَّ اسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ
وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ
قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝٧ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِيْۤ
اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٨ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ
لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ

يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٠

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ

يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١١ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

الْمُبِيْنُ ۝١٢ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ

وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا

وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں کوئی مسلمان اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے، اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی اور اسی کی طرف پھرنا ہے جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو، اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے، کیا تمہیں ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا اور اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے، کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا، اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا، کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے، تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک تمہیں جتا دیے جائیں گے، اور یہ اللہ کو آسان ہے، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا، اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے، جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں، یہی بڑی کامیابی ہے، اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں، اور کیا ہی برا انجام، کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر اللہ کے حکم سے، اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت فرما دے گا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے، اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو، پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں، اے ایمان والو تمہاری کچھ بی بیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر معاف کرو اور درگزرو اور بخش دو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے، تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو، اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں، اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے وہ تمہارے لیے اس کے دونے کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والے حلم والا ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا۔

پہاڑ کے برابر قرض اتارنے کا عمل

امام حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ تحریم کو پڑھا کرے اگر اس پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے ادا ہو جائے گا۔ جو کوئی سورہ والعادیات کو پڑھا کرے اس کا قرض ادا ہو جائے گا اگرچہ بے حساب ہو۔

سُورَةُ التَّحۡرِيۡمِ

﴿اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ‌ ۚ تَبۡتَغِىۡ مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِكَ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝١ قَدۡ فَرَضَ اللّٰهُ لَـكُمۡ تَحِلَّةَ اَيۡمَانِكُمۡ‌ ۚ وَاللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ ۚ وَهُوَ

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ
وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ
هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٣﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ
بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿٤﴾ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ
اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ
عٰبِدٰتٍ سٰٓىِٕحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ

الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ

اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى

رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ

جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا

عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ

الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ

فِرْعَوْنَ ۘ (وقف لازم) اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي

الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝١١ۙ وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ

بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝١٢ؒ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے غیب بتانے والے) نبی (تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمھارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والاٗ مہربان ہے، بیشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے، اور اللہ علم و حکمت والا ہے، اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی پھر جب وہ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کردیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی حضور کو کس نے بتایا، فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا نبی کی دونوں بیبیو !اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے، اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں، ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں توبہ والیاں بندگی والیاں روزہ داریں بیاہیاں اور کنواریاں اے ایمان والو !اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے)طاقتور (فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں اے کافرو ! آج بہانے نہ بناؤ تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے، اے ایمان والو !اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہوجائے قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے دہنے عرض کریں گے، اے ہمارے

رب ! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے، اے غیب بتانے والے ! (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور کیا ہی برا انجام، اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوح کی عورت اور لوط کی عورت، وہ ہمارے بندوں میں دو سزا وارِ (لائق) قرب بندوں کے نکاح میں تمہیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرمادیا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی، اے میرے رب ! میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی۔

سورۃ العادیات

سورۃ العادیات مکّہ میں نازل ہوئی۔ اس میں گیارہ آیات ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سورت کی تلاوت کا ثواب بھی نصف قرآن کریم کے برابر قرار دیا ہے (در منثور)

بعض بزرگان دین کا کہنا ہے اس سورہ مبارک کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرنا مال و اسباب میں فراخی اور وسعت لاتا ہے۔

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي

الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

"اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (ہے)"

قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی، پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر، پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں، پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں، پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں، بیشک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے، اور بیشک وہ اس پر، خود گواہ ہے، اور بیشک وہ مال کی چاہت میں ضرور کرّا (تیز) ہے، تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں، اور کھول دی جائے گی جو سینوں میں ہے، بیشک ان کے رب کو اس دن ان کی سب خبر ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

لَوْ كَانَ فِي صَخْرَةٍ فِي الْبَحْرِ رَاسِيَةٍ

صمَّاءَ مَلْمُومَةٍ مَلْسٍ نَوَاحِيهَا

رِزْقٌ لِعَبْدٍ يَرَاهُ اللهُ لَانْفَلَقَتْ

حَتَّى يُؤَدَّى إِلَيْهِ كُلُّ مَا فِيْهَا

أَوْ كَانَ تَحْتَ طِبَاقِ السَّبْعِ مَطْلَبُهَا

لَسَهَّلَ اللهُ فِي الْمَرْقَى مَرَاقِيهَا

حَتَّى تُؤَدِّي الَّذِيْ فِي اللَّوْحِ خُطَّ لَهُ

إِنْ هِيَ أَتَتْهُ وَ إِلاَّ سَوْفَ يَأْتِيهَا

ابن ابی الدنیا

وَ مَنْ ظَنَّ أَنَّ الرِّزْقَ يَأْتِي بِحِيْلَةٍ

فَقَدْ كَذَبَتْهُ نَفْسُهُ وَ هُوَ آثِمُ

يَفُوْتُ الْغِنَى مَنْ لَا يَنَامُ عَنِ السُّرَى

وَ آخَرُ يَأْتِي رِزْقُهُ وَ هُوَ نَائِمُ

فَمَا الْفَقْرُ فِيْ ضَعْفِ احْتِيَالٍ وَلَا الْغِنَى

بِكَدٍّ وَ لِلأَرْزَاقِ فِي النَّاسِ قَاسِمُ

سَأَصْبِرُ إِنْ دَهْرٌ أَنَاخَ بِكَلْكَلٍ

وَ أَرْضَى بِحُكْمِ اللهِ مَا اللهُ حَاكِمُ

لَقَدْ عِشْتُ فِيْ ضِيْقٍ مِنَ الدَّهْرِ مُدَّةً

وَ فِيْ سَعَةٍ وَالْعِرْضُ مِنِّي سَالِمُ

ابن الأعرابی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَيْسَ الرِّزْقُ بِالطَّلَبِ

وَلَا الْعَطَايَا لِذِيْ عَقْلٍ وَلَا أَدَبِ

إِنْ قَدَّرَ اللهُ شَيْئًا أَنْتَ طَالِبُهُ

يَوْمًا وَجَدْتَ إِلَيْهِ أَقْرَبَ السَّبَبِ

وَإِنْ أَبَى اللهُ مَا تَهْوَى فَلَا طَلَبٌ

يُجْدِيْ عَلَيْكَ وَلَوْ حَاوَلْتَ مِنْ كَثَبِ

وَ قَدْ أَقُولُ لِنَفْسِيْ وَهْيَ ضَيِّقَةٌ

وَقَدْ أَنَاخَ عَلَيْهَا الدَّهْرُ بِالْعَجَبِ

صَبْرًا عَلَىٰ ضِيْقَةِ الأَيَّامِ إِنَّ لَهَا

فَتْحًا وَمَا الصَّبْرُ إِلَّا عِنْدَ ذِي الْأَدَبِ

سَيَفْتَحُ اللهُ أَبْوَابَ الْعَطَاءِ بِمَا

فِيْهِ لِنَفْسِكَ رَاحَاتٌ مِنَ التَّعَبِ

وَلَوْ يَكُوْنُ كَلَامِيْ حِيْنَ أَنْشُرُهُ

مِنَ اللُّجَيْنِ لَكَانَ الصَّمْتُ مِنْ ذَهَبِ

كَمْ مِنْ قَوِيٍّ قَوِيٍّ فِيْ تَقَلُّبِهِ
مُهَذَّبُ الرَّأْيِ عَنْهُ الرِّزْقُ مُنْحَرِفُ
وَكَمْ ضَعِيفٍ ضَعِيفِ الرَّأْيِ تُبْصِرُهُ
كَأَنَّهُ مِنْ خَلِيْجِ الْبَحْرِ يَغْتَرِفُ

لَا تَطْلُبَنَّ مَعِيْشَةً بِتَذَلُّلٍ

فَلَيَأْتِيَنَّكَ رِزْقُكَ الْمَقْدُوْرُ

وَاعْلَمْ بِأَنَّكَ آخِذٌ كُلَّ الَّذِي

لَكَ فِي الْكِتَابِ مُقَدَّرٌ مَسْطُوْرُ

تَوَكَّلْ عَلَى الرَّحْمٰنِ فِيْ كُلِّ حَاجَةٍ

وَلَا تُؤْثِرَنَّ الْعَجْزَ يَوْمًا عَلَى الطَّلَبْ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ قَالَ لِمَرْيَمٍ

إِلَيْكِ فَهُزِّي الْجِذْعَ يَسَّاقَطِ الرُّطَبْ

وَلَوْ شَاءَ أَنْ تَجْنِيْهِ مِنْ غَيْرِ هَزِّهَا

جَنَتْهُ وَلَكِنْ كُلُّ شَيْءٍ لَهُ سَبَبْ

مَا يُغْلِقُ اللهُ بَابَ الرِّزْقِ عَنْ أَحَدٍ

إِلَّا سَيَفْتَحُ دُونَ البَابِ أَبْوَابَا

الرِّزْقُ يَأْتِي قَدَرًا عَلَى مَهَلٍ

وَالْمَرْءُ مَطْبُوعٌ عَلَى حُبِّ الْعَجَلِ

يَا رَاكِبَ الْهَوْلِ وَالْآفَاتِ وَالْهَلَكَهْ

لَا تَعْجَلَنَّ فَلَيْسَ الرِّزْقُ بِالْحَرَكَهْ

مَنْ غَيْرُ رَبِّكَ فِي السَّبْعِ الْعُلَى مَلِكًا

وَمَنْ أَدَارَ عَلَى أَرْجَائِهَا فَلَكَهْ؟

أَمَا تَرَى الْبَحْرَ وَالصَّيَّادَ تَضْرِبُهُ

أَمْوَاجُهُ وَنُجُومُ اللَّيْلِ مُشْتَبِكَهْ؟

يَجُرُّ أَذْيَالَهُ وَ الْمَوْجُ يَلْطِمُهُ

وَعَقْلُهُ بَيْنَ عَيْنِهِ كَلْكَلَ السَّمَكَهْ

حتَّى إِذَا رَاحَ مَسْرُوْرًا بِهَا فَرِحًا

وَالْحُوْتُ قَدْ شَكَّ سَفُّوْدُ الرَّدَى حَنَكَهُ

أَتَى إِلَيْكَ بِهِ رِزْقًا بِلَا تَعَبٍ

فَصِرْتَ تَمْلِكُ مِنْهُ مِثْلَ مَا مَلَكَهُ

لُطْفًا مِنَ اللهِ يُعْطِيْ ذَا بِحِيْلَتِهِ

هَذَا يَصِيْدُ وَ هَذَا يَأْكُلُ السَّمَكَهْ

لَا تَخْضَعَنَّ لِمَخْلُوقٍ عَلَى طَمَعٍ

فَإِنَّ ذَاكَ مُضِرٌّ مِنْكَ بِالدِّينِ

وَاسْتَرْزِقِ اللهَ مِمَّا فِي خَزَائِنِهِ

فَإِنَّمَا هِيَ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّونِ

أَلَا تَرَى كُلَّ مَنْ تَرْجُو وَتَأْمَلُهُ

مِنَ الْبَرِيَّةِ مِسْكِينُ ابْنُ مِسْكِينِ

إِنِّي رَأَيْتُكَ قَاعِدًا مُسْتَقْبِلِي

فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لِلْهُمُوْمِ قَرِيْنُ

هَوِّنْ عَلَيْكَ وَكُنْ بِرَبِّكَ وَاثِقًا

فَأَخُو التَّوَكُّلِ شَأْنُهُ التَّهْوِيْنُ

طَرَحَ الْأَسَى عَنْ نَفْسِهِ فِيْ رِزْقِهِ

لَمَّا تَيَقَّنَ أَنَّه مَضْمُوْنُ

تَوَكَّلْتُ فِيْ رِزْقِي عَلَى اللهِ خَالِقِيْ

وَأَيْقَنْتُ أَنَّ اللهَ لَا شَكَّ رَازِقِيْ

وَمَا يَكُ مِنْ رِزْقٍ فَلَيْسَ يَفُوْتُنِيْ

وَلَوْ كَانَ فِيْ قَاعِ الْبِحَارِ الْعَوَامِقِ

سَيَأْتِيْ بِهِ اللهُ الْعظِيْمُ بِفَضْلِهِ

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنِّي اللِّسَانُ بِنَاطِقِ

فَفِي أَيِّ شَيءٍ تَذْهَبُ النَّفْسُ حَسْرَةً

وَقدْ قَسَّمَ الرَّحْمٰنُ رِزْقَ الْخَلَائِقِ

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَسْتَغْفِرُاللهَ الْعَظِيْمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ وَ اَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمِ .

ترجمہ :- "میں اس بزرگ و برتر سے معافی مانگتا ہوں۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اور میں اس کی طرف توبہ کرتا اور اسی سے توبہ و مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک وہی ہے توبہ قبول فرمانے والا مہربان۔"

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ كُرُبَاتِنَا ، اَللّٰهُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا .

ترجمہ :- اے اللہ ہماری مصیبتیں دور فرما۔ اے اللہ ہماری لغزشیں معاف فرما۔ اے اللہ ہماری غلطیاں بخش دے۔

وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

سب رسولوں پر سلام اور حمد و ثناء اللہ رب العالمین کے لئے

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

اظہارِ تشکر

میں اپنے دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں جناب حسین عبدالفتاح (فارغ التحصیل جامعۃ الأزہر مصر) جنہوں نے اس کتاب کے عربی متن کی پروف ریڈنگ کرنے کی خدمت سرانجام دی۔اس کے علاوہ احسان مند ہوں جناب رضوان ذوالفقار صاحب، جناب سلیم رضا خان صاحب، جناب ڈاکٹر خالد معید صاحب کا جن کی مدد واستعانت کے بغیر اس کام کی تکمیل ممکن نہ ہو پاتی۔

اپنے ربّ ذوالجلال سے ہر کردہ و ناکردہ خطا کے لیے معافی کا طلب گار ہوں۔اور اس کے حضور دعا گو ہوں کہ اپنے رحم و کرم کے ساتھ اس کتاب کو سبھی اہل ایمان کے توشہ ءآخرت میں شامل فرمادے۔

آمین ! ثم آمین ! ! بحرمتہ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمۡ

طالب دعا

امجد علی خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم تعریف والا	اَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حمد کرنیوالا	حَامِدٌ صلی اللہ علیہ وسلم سراہنے والا	مَحْمُوْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم سراہا گیا	قَاسِمٌ صلی اللہ علیہ وسلم بانٹنے والا	عَاقِبٌ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے آنے والا
فَاتِحٌ صلی اللہ علیہ وسلم کھولنے والا	شَاهِدٌ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دینے والا	حَاشِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھانے والا	رَشِيْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم نیک	مَشْهُوْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیا گیا	بَشِيْرٌ صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری دینے والا
نَذِيْرٌ صلی اللہ علیہ وسلم ڈرانے والا	دَاعٍ صلی اللہ علیہ وسلم بُلانے والا	شَافٍ صلی اللہ علیہ وسلم شفا دینے والا	هَادٍ صلی اللہ علیہ وسلم ہادی	مَهْدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت والا	مَاحٍ صلی اللہ علیہ وسلم محو کرنے والا
مُنْجٍ صلی اللہ علیہ وسلم نجات والا	نَاهٍ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرنیوالا	رَسُوْلٌ صلی اللہ علیہ وسلم رسول	نَبِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم نبی	اُمِّيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم ان پڑھ	تِهَامِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم تہامی
هَاشِمِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم ہاشمی	اَبْطَحِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح والا	عَزِيْزٌ صلی اللہ علیہ وسلم غالب	حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم حرص کرنے والا (لوگوں کے ایمان کے لیے)	رَءُوْفٌ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل	رَحِيْمٌ صلی اللہ علیہ وسلم رحم والا
طٰهٰ صلی اللہ علیہ وسلم طٰہٰ	مُجْتَبٰى صلی اللہ علیہ وسلم چُنا ہُوا	طٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم طٰس	مُرْتَضٰى صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ	حٰمٓ صلی اللہ علیہ وسلم حٰم	مُصْطَفٰى صلی اللہ علیہ وسلم چُنا ہُوا
يٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم یٰس	اَوْلٰى صلی اللہ علیہ وسلم بہتر	مُزَّمِّلٌ صلی اللہ علیہ وسلم کملی والا	وَلِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم دوست	مُدَّثِّرٌ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھنے والا	مَتِيْنٌ صلی اللہ علیہ وسلم مضبوط
مُصَدِّقٌ صلی اللہ علیہ وسلم سچ بولنے والا	طَيِّبٌ صلی اللہ علیہ وسلم پاک	نَاصِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم مدد دینے والا	مَنْصُوْرٌ صلی اللہ علیہ وسلم مدد دیا گیا	مِصْبَاحٌ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ	اٰمِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دینے والا

حجازی صلی اللہ علیہ وسلم حجاز والا	نزاری صلی اللہ علیہ وسلم معزز نزار کی اولاد سے	قریشی صلی اللہ علیہ وسلم قریشی	مضری صلی اللہ علیہ وسلم مضر والا	نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہونیوالا نبی	حافظ صلی اللہ علیہ وسلم یاد رکھنے والا
کامل صلی اللہ علیہ وسلم کامل (پورا)	صادق صلی اللہ علیہ وسلم سچا	امین صلی اللہ علیہ وسلم امانت دار	عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا بندہ	کلیم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے کلام کرنیوالا	حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا دوست
نجی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رازدار	صفی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا مخلص دوست	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کو ختم کرنیوالا	حسیب صلی اللہ علیہ وسلم کافی	مجیب صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرنے والا	شکور صلی اللہ علیہ وسلم شکرگزار
مقتصد صلی اللہ علیہ وسلم میانہ روی سے چلنے والا	رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم مہربانی والا رسول	قوی صلی اللہ علیہ وسلم طاقت والا	حفی صلی اللہ علیہ وسلم خبر رکھنے والا	مامون صلی اللہ علیہ وسلم امن والا	معلوم صلی اللہ علیہ وسلم علم والا
حق صلی اللہ علیہ وسلم سچا	مبین صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر	مطیع صلی اللہ علیہ وسلم تابع دار	رسول الراحۃ صلی اللہ علیہ وسلم راحت والا رسول	اول صلی اللہ علیہ وسلم اول	آخر صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے
ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر	باطن صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ	نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم مہربانی والا نبی	یتیم صلی اللہ علیہ وسلم یتیم	کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخی	حکیم صلی اللہ علیہ وسلم حکمت والا
خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کو ختم کرنیوالا	سید صلی اللہ علیہ وسلم سردار	سراج صلی اللہ علیہ وسلم چمکتا ہوا	منیر صلی اللہ علیہ وسلم چراغ	محرم صلی اللہ علیہ وسلم قابل عزت	مکرم صلی اللہ علیہ وسلم عزت والا
مبشر صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری سنانے والا	مذکر صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرنیوالا	مطہر صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ	قریب صلی اللہ علیہ وسلم قریب	خلیل صلی اللہ علیہ وسلم دوست جانی	مدعو صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دیا ہوا
جواد صلی اللہ علیہ وسلم سخی	خاتم صلی اللہ علیہ وسلم ختم کرنیوالا	عادل صلی اللہ علیہ وسلم عدل کرنیوالا	شہیر صلی اللہ علیہ وسلم شہرت والا	شہید صلی اللہ علیہ وسلم گواہ	رسول الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم رسول الملاحم



عرض ناشر

اس کتاب کو مرتّب کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ کسی قسم کی خطا کا احتمال باقی نہ رہے ، اس کے باوجود کسی بھی خطا کے پائے جانے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی چاہتا ہوں۔آپ سے گذارش ہے کہ دورانِ مطالعہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ لطف تحریری طور پہ اطلاع دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔آمین!!!

Email:Amjad_78692@hotmail.com

